

تعلیم سیرت

سوال و جواب کے آئینے میں

تقریباً دو ہزار سوالات و جوابات پر مشتمل پیغمبر عالم ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک مختصر و جامع سوانحی خاکہ۔ جو ابتدائی درجات کے طلبہ و طالبات کیلئے انتہائی مفید اور سیرت سرور عالم ﷺ کے (کوئز کمپیشن) انعامی مقابلے میں حصہ لینے والوں کے لئے ایک رہنما کتاب ہے۔

تالیف:
مولانا محمد حبیب اللہ قاسمی
استاذ جامعہ اسلامیہ سہارنپور

www.KitaboSunnat.com

کارڈن ایسٹ لیب کراچی
فون: 7216488

ادارۃ القرآن

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

۲۳۳۸۰

DATA ENTERED

صلی اللہ
علیہ وسلم

تعلیم سیرت

سوال و جواب کے آئینے میں

تقریباً دو ہزار سوالات و جوابات پر مشتمل پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک مختصر و جامع سوانحی خاکہ۔ جو ابتدائی درجات کے طلبہ و طالبات کیلئے انتہائی مفید اور سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کوئز کمپیشن) انعامی مقابلے میں حصہ لینے والوں کے لئے ایک رہنما کتاب ہے۔

تالیف

مولانا محمد حبیب اللہ قادری

استاذ جامعہ اسلامیہ سہارنپور

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳۷/ ڈی گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

فون: ۷۲۶۴۸۸۸ فیکس: ۷۲۶۳۶۸۸۸

E-Mail: quran@digicom.net.pk

طبع اول ستمبر ۱۹۹۸ء
 باہتمام فہیم اشرف نور عفا اللہ عنہ
 طباعت ادارۃ القرآن کراچی

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳۷/ ڈی گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۵

فون: ۷۲۶۴۸۸ فیکس / فون: ۷۲۳۳۲۸۸

E-Mail: quran@digicom.net.pk

☆☆☆ دیگر ملنے کے پتے ☆☆☆

- | | |
|---|--|
| ☆ ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی | ☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی |
| ☆ مکتبہ دارالعلوم کراچی | ☆ بیت القرآن اردو بازار کراچی |
| ☆ علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی | ☆ صدیقی ٹرسٹ المنظر سبیلہ کراچی |
| ☆ بیت العلوم ناظمہ روڈ لاہور | ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور |
| ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور | ☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور |
| ☆ مکتبہ رحمانیہ جنگی محلہ قصہ خوانی پشاور | ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی قصہ خوانی پشاور |
| ☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ | ☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی |

23380

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

مرتبہ محترم، مرشدِ دوراں، جامعہ کاشف العلوم پبش پور کے سالارِ کاراں
حضرت الاستاذ الحاج مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ کے نام۔ جنکی مخلصانہ
تربیت نے شعور و ادراک بخشا

قبلہ گرامی، والد معظم مدرسہ دعوت القرآن نوگانو و سہارنپور کے روحِ رواں
جناب حضرت حافظِ رحمت اللہ صاحب کے نام۔ جنکے
سایہ شفقت و عاطفت میں پروان چڑھا۔

عم محترم! (ستادِ گری)؛
حضرت الحاج مولانا محمد ناظم صابندوی رئیس المعهد الاسلامی مانگ موہارنپور کے نام
جن کی بہیم کاوشوں اور غلوں نے اس علی خدمت کے قابل کیا۔

محمد حبیب اللہ قاسمی نوگانوی

ارشاد عالی شریف حضرت الحاج مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی ہتھم جامعہ

کاشف العلوم چھٹیل پور

”مَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مَعْمَدٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدًا مِنَ النَّارِ“ (احديث)

کے پیش نظر سیرت نگاری پر تسلیم اٹھانا پل ملط پر چلنے کے مترادف ہے اسی کے ساتھ ساتھ ”بَلِّغُوا عَنِّي ذَلُوا آيَةً“ سے حوصلہ ملتا ہے کہ اگر ایک مختصر حدیث بھی سند اور تحقیق کے ساتھ جانتے ہو تو اس کی تبلیغ اور تعلیم سے گریز نہ کرو، بندگانِ خدا تک پہنچاؤ۔ یہی انسانیت کی بڑی خدمت ہے، سیرت پاک کے جاننے اور ماننے سے ہی زندگی میں حسین انقلاب رونما ہوتا ہے چٹم فلک نے ہزاروں انقلاب دیکھے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و سیرت نے جو انقلاب پیدا کیا اسکی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔

دُرفشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
جو نہ تھے خود راہ پر خیروں کے راہ بر بگئے کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا
علامہ اقبال سیرت مقدسہ کی تاثیر کو اس طرح عیاں کرتے ہیں۔

یہ اُسی کا تھا کثرہ کہ عرب کے راہ زن فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار
آغاز اسلام سے ہی سیرت نگاری پر کام ہو رہا ہے اور جوتا رہیگا۔ مولانا حافظ حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ کاشف العلوم چھٹیل پور نے اس باب میں مستند ناخذ سے سیرت طیبہ کے بارے میں جواب کے پیرامیں عام فہم اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ باری تعالیٰ قبول فرما کر فرزندِ قومید کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصدیق و توثیق

مفت جلیل اہل العلم حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکرٹری استاذ حدیث العلوم
(وقف) دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بے شمار کتابیں منظر عام پر آئیں اور قیامت تک آتی رہیں گی۔ عشاق، محققین، سیرت نگار اپنی اپنی محبت کا خراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتے رہیں گے اور سیرت و کردار کے جلوے دکھا کر عمل کا شوق، اتباع کا جذبہ، یقین و محبت کی کیفیت، اطاعت و سپردگی اور سلیم و انقیاد کے ولولہ سے امت مسلمہ کے قلوب میں عشق و حرارت اور جذب و تاثیر کی کچی تڑپ پیدا کرتے رہیں گے۔ ان سب حضرات کی مساعی جمیلہ قابل قدر اور لائق احترام ہیں۔ اسی حواس نازک اور شبیں بہا موضوع پر ہمارے عزیز فاضل و صالح نوجوان مولانا حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم نے ایک قابل قدر ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور وہ پھوٹی پھوٹی باتیں جسکی طرف عمومی طور پر التفات بھی نہیں ہوتا۔ ان گوشوں کو اجاگر کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ اور سوالات و جوابات کے آئینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میں نے اس مجموعہ پر نظر ڈالی ہے، بڑا مفید کام ہے۔ اس سے اسکول و کالج کے اسٹوڈنٹس اور مدارس کے طلباء و یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سیرت سے متعلق سوال و جواب کے انعامی مقابلے میں بھی یہ کتاب بہت سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔ بلکہ میری رائے ہے کہ کالج و اسکول اور مدارس کے ابتدائی طلبہ کے لئے اسے کورس (نصاب) میں رکھیں اور بچوں کو حفظ کرائیں تاکہ یہ ابتدائی خاکہ انکے ذہن نشین ہو جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ مولانا محمود انجم صاحب ندوی رئیس المعبود الاسلامی مانگ موہار پور جو پہلے کاشف العلوم تحصیل پور میں پندرہ سال تک تحقیقی و تدریسی کام کر چکے ہیں ان کی نگارنی اور آپ کی سرپرستی میں یہ کام انھوں نے انجام دیا جو یقیناً ایک مستند و شریف عالم نے اس کتاب کو قبولیت و مقبولیت بخشے اور مؤلف و مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد خادم تدریس حدیث دارالعلوم (وقف) دیوبند

اپنی باتیں

استاذ گرامی، علم محترم حضرت الحناج مولانا محمد ناظم صاحب ندوی جنہیں حق تعالیٰ
فائدہ اپنے فضل و کرم سے گونا گوں صلاحیتوں سے نوازا ہے، اور ہر وقت انکی بے پناہ طبیعت، جو ہر
ادراک کی تلاش میں مضطرب رہتی ہے اور وہ مردم گری اور افراد سازی کے ذریعہ ستاروں کے جگہ
چاک کرنے کا عظیم جذبہ رکھتے ہیں۔

کاشف العلوم پٹنل پور کے جیالوںؒ ہونہار طلباء میں مطالعہ سیرت ایک نئے انداز سے کرنے کیلئے مؤرخہ
۱۴۲۳ھ رجب الاول میں حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی، اس عنوان سے ایک ”انعامی مقابلہ“
کا اعلان کر دیا۔ اور مجھے حکم دیا کہ اس عنوان کے متعلق تین سو سوالات مرتب کروں اور انکے
جوابات بھی علیحدہ کاغذ پر لکھوں۔ میں نے بغیر کسی پس و پیش کے آپ کی رہنمائی میں تین سو
بھی زیادہ سوالات اس انداز سے مرتب کئے کہ مکی زندگی کے بیشتر گوشے سامنے آ گئے۔
سوالات آویزاں کر دئے، انعامی مقابلہ ہو گیا اور گمان سے زیادہ اس میں کامیابی ہوئی
مکی زندگی سوالات و جوابات کے آئینہ میں، طلباء کے ذہن پر نقش ہو گئی۔

پھر آپ نے حکم فرمایا کہ مدنی زندگی اور عزوات سے متعلق بھی ایک ایسا ہی خاکہ تیار کروں،
اور مکی زندگی کا پھر از سر نو جائزہ لوں۔ اور تحقیق طلب باتیں ہیں انہیں حاشیہ میں لکھوں۔ انکے
لئے اپنے بہت سی کتابیں سیرت کے بیش بہا موضوع پر فراہم کر دیں۔ اِنَّكَ حَكَمٌ وَظَلَمْتُ
غُثْمُ کے پیش نظر۔ اور اس لئے بھی کہ بہت ممکن ہے کہ مطالعہ سیرت میری سیرت سازی میں
بنیادی کردار افرام کرے۔ یہ کام شروع کر دیا اور چند دنوں کی محنت کے بعد جیسا کچھ ہوا حاضر خدمت
ہے۔ اس بات کی خوشی ہے کہ اس مسودہ کا ایک ایک حرف علم محترم حضرت مولانا نے پڑھا ہے۔ کچھ
حذف و اضافہ بھی کیا ہے اور بہت سی جگہ مشورے دیکر نئی چیزیں بڑھائیں تاکہ بھی حکم دیا جس سے کتاب
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی وقعت میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔

میرے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ مجبورہ اور صحیفہ زندگی طباعت کے مرحلے سے گذر کر منظر عام پر آئے گا۔ جبکہ اس سیرت کے موضوع پر وہ افراد ہی قلم اٹھاتے ہیں جنکی عمر بھی پختہ اور قلم و کردار بھی پختہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ مولیٰ کی شانِ کریمی اور ثم محترم کی خوردلوازی کی مثال ہے۔ مطالعہ سیرت کے دوران میں نے خیال رکھا ہے کہ واقعات کی ترتیب زمانی سلسلہ کے ساتھ پیش کی جائے تاکہ کسی شخص کو بھی سنہ وار تفصیل معلوم کرنے میں دشواری پیش نہ آئے اور ایسی کن کن نئی معلومات و واقعات متفرقہ کے ذیل میں بیان کر دیں۔ جو حضرات پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور وہ بعد میں داخل اسلام ہو گئے، حاشیہ میں انکی تفصیل بھی لکھ دی تاکہ ان کا حال معلوم ہو سکے۔ کتابوں سے جو اقوال محقق معلوم ہوئے ہیں وہی لکھے ہیں باقی مختصر انکی تفصیل حاشیہ میں بھی لکھ دی ہے۔ اہل تحقیق حاشیہ سے مراجعت کر کے مطلقاً سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مطالعہ سیرت کی بنیادی اور کلیدی معلومات فراہم کر دی گئی ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور اس ذاتِ گرامی (علیہ اَلْفُ تَحِيَّاتٍ) سے مناسبت پیدا فرمادے تاکہ انکی شفاعت سے بہرہ ور ہو سکوں

میں یہی طور پر نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے ان سبھی حضرات، اساتذہ کرام، اجاب و متخلصین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی طرح بھی اس کام میں تعاون کیا ہے۔ خصوصاً حضرت مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی ناظم جامعہ کاشف العلوم چھٹل پور جنہوں نے قدم قدم پر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور تقریظی کلمات لکھ کر اس کتاب کو سندِ جواز فراہم کی۔ اور کرم فرما حضرت مولانا بیل احمد صاحب مدظلہ استاذ حدیث وقف دارالعلوم دیوبند نے اپنی رہنمائی میں اس کی اشاعت کا پروگرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو ان کے شایانِ شان اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

محمد حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم

چھٹل پور۔ سبائی پور۔ ۲۳/۳/۱۴۱۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائی معلومات

- سوال ۱۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کتنے سال کا فاصلہ ہے؟
 جواب ۱۔ ۵۱۴۹ سال کا فاصلہ ہے۔
 سوال ۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون سے رسول آئے؟
 جواب ۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے ۲۔

۱۔ عالمی تاریخ ۲۲ ۲۔ حضرت عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مابین طویل زمانہ، زمانہ فقرت کہلاتا ہے۔ اس دوران کوئی نبی تشریف لائے
 یا نہیں۔ اس کے بارے میں مختلف آراء ملتے ہیں بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ زمانہ
 فقرت میں ایک نبی مبعوث ہوئے جن کا نام خالد ابن سنان عیسیٰ بے طبرانی
 نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے، قَالَ جَاءَتْ بَنْتُ
 خَالِدِ بْنِ سَنَانٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَطَلَهَا
 ثَوْبَهُ وَقَالَ بَنْتُ نَبِيِّ هَيْتَ لَكَ قَوْمَهُ — بعض ارباب تاریخ
 و تفسیر کے نزدیک حنظلہ بن صفوان علیہ السلام بھی زمانہ فقرت کے نبی ہیں اصحاب الارب

سوال :- حضرت عیسیٰ ؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کتنا وقفہ گذرا ؟
جواب :- ۶۰۰ سال کا۔ (سیرت طیبہ ج ۱ ص ۲۲ پر ۴۰۰ سال کا قول بھی منقول ہے)

ظہورِ قدسی

سوال :- ولادتِ نبویؐ کی عربی، انگریزی تاریخ اور دن بتائیے ؟

جواب :- ۲۰ اپریل ۵۷۰ء اور صحیح قول کے مطابق زید الاولؑ کی ۹ تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ دن پیر کا تھا۔

سوال :- واقعہ اصحابِ فیل کب پیش آیا اور کس طرح ؟

جواب :- ابرہہ نامی یمن کے گورنر نے دارالسلطنت صنعاء میں ایک کلیسا تعمیر کرایا تھا اس نے یہ سوچ کر کہ اس کلیسا کو کعبۃ اللہ کی حیثیت حاصل ہو جائے۔ خانہ کعبہ

..... (حاشیہ بقیہ ۷)

کی طرف بھیجے گئے تھے۔

علامہ بیضاویؒ نے تبعاً لى صاحب الکشاف فترت میں چار انبیاء کے مبعوث ہونے کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک یعنی خالد بن سنان عربی ہیں اور بقیہ تین بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ مگر صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ زمانہ فترت میں کوئی نبی نہیں آیا۔ احادیث صحیحہ اس پر شاہد ہیں۔ فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: 'أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِإِذْنِ مَوْلَانِي الْأَنْبِيَاءِ أَوْ لَادُ عِلَّاتٍ. لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ' (۱) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ. (ماخوذ از آثار تکمیل لمانی انوار التزلیۃ ص ۱۲)

۱۔ تاریخ ولادت میں مؤرخین کے دوسرے اقوال بھی ہیں۔ علامہ طبری اور ابن خلدون نے ۱۲ اور ابو الفدا نے ۱۰ تاریخ نقل کی ہے مگر انکی دلیل عربیہ اسلام میں نہ طلعت عرب نے اور تاریخ کو ہی صحیح قرار دیا (رحمۃ اللعالمین)

کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا۔ بالآخر ابرہہ ۶۵۷ء میں ۶۰ ہزار فوج اور ۱۲ ہاتھی یا بعض کے قول کے مطابق ۹ ہاتھی لیکر خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا۔ جب قریب پہونچا تو اللہ تعالیٰ نے چڑیوں کے ذریعہ اسکے سارے لشکر کو ہلاک کر دیا، تاریخ میں اس سال کو عام الفیل کا نام دیا جاتا ہے لہٰذا یہ واقعہ ولادت نبوی سے ۵۰ یوم یا ۵۵ یوم قبل پیش آیا۔ علامہ سیلی نے پہلا قول اور علامہ دمیاطی نے دوسرا قول اختیار فرمایا ہے۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا تھا اور کس نے رکھا ؟

جواب :- محمد، احمد آپ کے نام تھے۔ دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد اور والدہ مکرمہ نے احمد رکھا ہے

سوال :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے، اور کس وقت ؟

جواب :- مکہ معظمہ میں آپ کی ولادت ابوطالب کے مکان میں صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے ہوئی۔

نسب نامہ

سوال :- آپ کے والد مکرم اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا ؟

جواب :- والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔

سوال :- آپ کا دادا حیالی سلسلہ نسب بیان کرو ؟

جواب :- محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

۱۱ تفہیم القرآن پارہ ۴م - ۱۲ حدیث میں ہے کہ زمین پر میرا نام محمد اور آسمان

23380

۱۱

بن کلاب، بن مڑہ، بن کعب، بن لوی، بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن
نضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مدرکہ، بن ایاس، بن مضر، بن نزار، بن
معد بن عدنان بلہ

سوال :- آپ کی دادی اور نانی کا نام بتائیے ؟

جواب :- دادی کا نام فاطمہ اور نانی کا نام بڑہ تھا۔

سوال :- آپ کا ناناہالی سلسلہ نسب کیا تھا ؟

جواب :- محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ، بن کلاب، بن مڑہ بلہ

سوال :- آپ کے کنبہ کا کیا نام اور قبیلہ کا کیا نام تھا ؟

جواب :- آپ کے کنبہ کو ”جوہشم“ اور قبیلہ کو قریش“ کہا جاتا ہے۔

سوال :- آپ کے چچا اور پھوپھیوں کی تعداد بتائیے ؟

جواب :- نوٹھ یا بارہ چچا تھے اور چھ پھوپھیاں۔

سوال :- آپ کی پھوپھیوں کے نام بتائیے ؟

جواب :- صفیہ، عاتکہ، بڑہ، ارثوی، امیثہ، یفطارحہ

سوال :- آپ کے چچاؤں میں سے کس کس نے اسلام قبول کیا ؟

جواب :- حضرت عباس اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما نے۔ (مدارج النبوة)

لے عدنان تک سلسلہ نسب کے باہیں مانظ ابو عمرو بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر المعمری نے کتاب الاستیعاب میں نقل
کی ہے۔ ہذا اما لم یختلف فیہ أحد من الناس (اس خبر سے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں) اسلے اقامتِ اہدث اسی
پر اتفاق کیا جعفر آدم علیہ السلام تک آپ کا شمار نسب تاریخ طبری، طبقات ابن سعد میں دیکھا جاسکتا ہے لے آپ کے پوری سلسلہ
نسب کے مطابق ہی یہ نسبت لے گھرا لے برادری لے مانوذ سیرت ابن ہشام لے مدارج النبوت قسط ثانیہ
بحوالہ مواہب لدنیہ منقول ہے کہ مغرورہ کے بارہ چچا تھے۔ لے ان کا نام ام حکیم بھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عقیقہ و ختنہ

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کس نے کیا اور کب کیا ؟
جواب ۱۔ عبد المطلب نے ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ فرمایا اور قریش کی دعوت کی ہے

سوال ۲۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ممتون پیدا ہوئے تھے یا غیر ممتون ؟
جواب ۲۔ اس بارے میں تین قول ہیں (۱) ممتون پکیدا ہوئے تھے (۲) ولادت کے ساتویں روز عبد المطلب نے ختنہ کرائی (۳) حضرت حلیمہ سعدیہ کے یہاں ختنہ ہوئی۔

رضاعت و حضانت

سوال ۱۔ والدہ ماجدہ نے آپ کو کتنے دن دودھ پلایا ؟
جواب ۱۔ دو یا تین دن۔ (سیرۃ النبی ج ۱ ص ۱۷۱) سات دن (مدارج النبوت ص ۶۹ قسط ۶)
سوال ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کا دودھ پیا، ترتیب سے بتائیے ؟
جواب ۲۔ پہلے اپنی والدہ ماجدہ کا۔ پھر کچھ دن ثویبہ کا اور اس کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔

سوال ۳۔ آپ نے مستقل طور پر اپنی والدہ کا دودھ کیوں نہیں پیا ؟

۱۔ فضائل کبریٰ جلد ۱ ص ۵۵ ۲۔ اس قول کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ہوتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ممتون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے عبد المطلب کو دیکھ کر تعجب ہوا اور کہا کہ اس بیٹے کی شان بڑی ہوگی۔ طبقات ابن سعد ص ۱۱۱ قسط اول میں یہ روایت منقولہ ج ۱ ص ۵۵ سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب :- اس لئے کہ عرب کا دستور تھا کہ وہ دودھ پلانے والی عورتوں کے سپرد کر کے بچہ کو اچھی آب و ہوا کے مرقم پر بھیج دیا کرتے تھے۔ آپ کو بھی اسی دستور کے مطابق باہر بھیجا گیا۔

سوال :- حضرت حلیمہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں؟

جواب :- قبیلہ ہوازن سے جو فصاحت و بلاغت میں مشہور ہے۔

سوال :- حضرت حلیمہ کے اسلام لانے کے بارے میں محققین اسلام کا کیا خیال ہے؟

جواب :- یہ خیال ہے کہ وہ مسلمان ہو گئی تھیں۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ (حضرت حلیمہ کے شوہر کا کیا نام تھا مسلمان ہوئے یا نہیں؟

جواب :- آپ کے رضاعی باپ کا نام حارث ابن عبدالعزیٰ تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔

سوال :- آپ کے رضاعی بھائی بہن حلیمہ کے تعلق سے چار تھے انکے نام بتائیے؟

جواب :- عبداللہ، خذیفہ، انیسہ، شیماء

سوال :- ثویبہ کے تعلق سے آپ کے ایک چچا بھی رضاعی بھائی بن گئے تھے

ان کا نام بتائیے؟

جواب :- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

۱۴۵۱ھ میں حضرت امام المین ج ۱ ص ۱۴۵ اسی لئے مضمون صلی اللہ علیہ وسلم انفع العرب تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ”میں تم سب میں نصیح تر ہوں۔ کیونکہ میں قریش کے خلفاء ان سے ہوں اور میری زبان نبی سید کی زبان ہے۔“ بنی سعد ہوازن ہی کے قبیلہ کو کہتے ہیں۔ سیرت النبی بوالطبقات ابن سعد ۱ ص ۱۴۵ ابن ابی شیبہ ابن جوزی علامہ ابن حجر نے ایک اسلام لایا کی تصریح کی ہے۔ حافظ مغلطائی نے انکے اسلام پر ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے۔ زرقانی ج ۱ ص ۱۴۵ اصباح فی احوال الصحابہ ج ۱ ص ۲۸۵

سوال: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آپ کے برس۔ ہے؟
جواب:۔ آپ کی اختلاف ہے۔ ۴ برس، ۵ برس، ابن اسحاق نے وثوق کے ساتھ
۶ برس لکھا ہے۔

سوال ۱۔ ثویبہ نے آپ کو آزادی کی حالت میں دودھ پلایا یا غلامی کی حالت میں،
اور مسلمان ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔ آزادی کی حالت میں دودھ پلایا۔ ان کے اسلام کے بارے میں محدثین
کا اختلاف ہے۔ بعض محدثین نے انھیں صحابیات میں شمار کیا ہے بلکہ

برکاتِ دُرِّ تَمِیم

سوال: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں لیکر گئی تو کن
کن برکات کا مشاہدہ کیا؟

جواب:۔ (۱) دُہلی اور لاغر سواری تیز رفتار ہو گئی۔ (۲) وہ اونٹنی جو ایک قطرہ
دودھ کا نہ دیتی تھی اس نے اتنا دودھ دینا شروع کر دیا کہ سب سیراب ہو جاتے۔
(۳) حضرت حلیمہ کی پستانوں سے اس قدر دودھ اترنے لگا کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ کا رضائی بھائی اچھی طرح سیراب ہو جاتے۔ (۴) بنی سعد
کی سرزمین میں بہت قحط تھا، بکریاں چراگاہ سے بھوکی لوٹتیں مگر حضرت
حلیمہ کی بکریاں پیٹ بھری اور دودھ سے لبریز آتیں۔ اور دوسری بکریوں
کے تھنوں میں ایک قطرہ دودھ کا نہ ہوتا۔ ————— سیرۃ المصطفیٰ جلد ۲ ص ۷۲

۱۔ سیرۃ النبی ص ۱۷۷ ۲۔ مدارج النبوة قط ۶ ص ۶۹۰ فتح الباری ج ۹

۳۔ کتاب النکاح میں ثویبہ کو صحابہ بتانے والوں میں حافظ ابو منذر کا نام دیا گیا ہے۔ والٹر اعظم

شق صدر

سوال: حضرت حلیمہؓ کے یہاں رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق صدر ہوا اس کی کیفیت بتائیے؟

جواب: آپ جنگل میں بکریاں چرانے گئے ہوئے تھے، رضاعی بھائی بھی ساتھ میں تھے کہ دو فرشتے جبریل، میکائیل سفید پوش انسانوں کی شکل میں سونے کا طشت برف سے بھرا ہوا ایک نمودار ہوئے اور آپ کا سینہ مبارک چاک کر کے قلب اطہر کو نکالا اور اس کو چاک کیا۔ اس میں سے دو ٹکڑے نکالے جو جے ہوئے خون کے تھے اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ پھر قلب کو طشت میں رکھ کر برف سے دھویا۔ بعد ازاں قلب کو اس کی جگہ رکھ کر سینہ پر ٹانگے لگا دئے بلکہ اور دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر لگا دی بلکہ

سوال: شق صدر کُل کتنی مرتبہ ہوا تفصیل سے بتائیے؟

جواب: کل چار مرتبہ ہوا۔ (۱) زمانہ طفولیت میں جبکہ آپ چار سال کے تھے۔ (۲) دس گھنٹہ سال کی عمر میں (۳) نبوت کے وقت (۴) واقعہ معراج کے وقت بلکہ

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ و شکم مبارک پر اس بڑے نقش و نشان کو سیدھی کبیر کی طرح دیکھتے تھے۔ مدارج النبوة قسط ۶ ص ۷۷ فتح الباری جلد ۶ ص ۷۷ صاحب مدارج النبوت نے چھ سال کی بھی ایک روایت نقل کی ہے۔

۲۔ حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ نے فرمایا کہ یہ چار مرتبہ کا شق صدر روایات صحیحہ اور احادیث معتبرہ سے ثابت ہے۔ بعض روایات میں پانچویں مرتبہ کا ذکر بھی ہے جو کہ بیس سال کی عمر میں ہوا۔ مگر یہ روایت باجماع محدثین ثابت اور معتبر نہیں۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۷۷۔

مہر نبوت

سوال :- مہر نبوت کب لگائی گئی ؟

جواب :- اس کے بارے میں دو قول ہیں (۱) ابتدائے ولادت سے تھی (۲) پہلی مرتبہ جب شقی صدر ہوا اس کے بعد لگائی گئی۔ پہلا قول زیادہ صحیح اور راجح ہے۔

سوال :- مہر نبوت کس نے لگائی تھی اور اس پر کیا لکھا ہوا تھا ؟

جواب :- جنت کے دربان رضوان نے مہر نبوت لگائی تھی اور اس پر لکھا ہوا تھا، سِرٌّ فَإِنَّتَ مَنْصُورٌ۔ بعض کا قول ہے کہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ ————— خصائل نبوی ص ۱۷ شرف الکالمہ ص ۱۷

سوال :- کیا آپ کی وفات کے بعد بھی یہ مہر باقی رہی تھی یا ختم ہو گئی تھی ؟

جواب :- حضرت اسماء رضی فرماتی ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد مہر نبوت ختم ہو گئی تھی اسی وجہ سے مجھے آپ کی وفات کا یقین ہو گیا تھا۔ — خصائل نبوی ص ۱۷

سوال :- مہر نبوت کس جگہ تھی اور اس کی شکل کیا تھی ؟

جواب :- دونوں شانوں کے درمیان میں تھی۔ کبوتر کے انڈے کی طرح سرخ گوشت کا ٹکڑا تھا بلکہ

۱۔ وجہ ترجیح اور دونوں اقوال میں تطبیق سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۵ پر نقل

کی گئی ہے۔ — حبیب اللہ قاسمی نوٹ لکھائی

۲۔ صحیح مسلم و شمائل ترمذی میں جابر ابن سمورہ کی روایت ہے: رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِندَ حِمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔

والدین کا انتقال

سوال :- حضرت آمنہ نے کہاں وفات پائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت کیا تھی ؟

جواب :- ابوالہ گاوؤں میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اس وقت چھ سال تھی۔

سوال :- ابوالہ گاوؤں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ شریف کون لیکر آیا تھا ؟

جواب :- آپ کی باندی اُم ایمن ساتھ تھیں وہ ہی انکو مکہ لیکر آئیں۔

سوال :- آپ کے والد محترم نے کب وفات پائی ؟

جواب :- ولادت رسول ص سے ۲ ماہ قبل وفات پائی۔

سوال :- حضرت عبداللہ نے کہاں وفات پائی اور کتنی عمر ہوئی ؟

جواب :- مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انکی عمر علی اختلاف الاقوال ۲، ۲۵، ۲۸

۲۳ یا ۱۸ سال کی ہوئی مشہور ۲۳ سال ہے۔

کفالت عبدالمطلب

سوال :- والدہ محترمہ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کس نے کی ؟

جواب :- آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش فرمائی۔

۱۔ مکہ مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جو حفصہ سے ۲۳ میل پر واقع ہے۔

۲۔ انعام التکمیل ج ۲ ص ۱۸۵ پر چار سال کی عمر بھی لکھی ہے۔

۳۔ حافظ طائی اور علامہ عقیلانی نے ۱۸ سال کی عمر کو جمع بتایا ہے اور علامہ سیوطی نے بھی

اسی کو ترجیح دی ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۲ بحوالہ زرقانی ج ۱ ص ۱۲۱۔

سوال :- حضرت عبدالمطلب کی کتنی عمر ہوئی۔ انکی وفات کے وقت حضور کی عمر کیا تھی؟
جواب :- بیاسی برس کی عمر پائی بلکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت آٹھ سال
دو ماہ دس دن تھی۔

کفالت ابوطالب

سوال :- دادا کی وفات کے بعد پرورش کی ذمہ داری کس کے سپرد ہوئی؟
جواب :- آپ کے چچا ابوطالب کے سپرد ہوئی۔

شام کا پہلا سفر اور راہب سے ملاقات

سوال :- جب آپ نے شام کا پہلا سفر فرمایا تو آپ کی عمر کیا تھی اور فریق سفر کون تھے؟
جواب :- بارہ برس کی عمر میں سفر فرمایا۔ ابوطالب ساتھ تھے۔ (زاد المعاد)
سوال :- اس سفر میں عیسائی راہب سے ملاقات کس جگہ ہوئی راہب کا نام کیا تھا؟
جواب :- جگہ کا نام بُصری تھا۔ راہب کا نام جربیس تھا۔ بُجیرا سے مشہور تھا۔
سوال :- عیسائی راہب نے آپ کے متعلق کیا فرمایا اور اس پر کیا عمل ہوا؟
جواب :- فرمایا یہ وہی نبی برحق ہے جس کو اللہ تعالیٰ پورے عالم کے لئے رحمت بنا
کر بھیجے گا۔ آپ اس کو وہاں نہ لے جائیے۔ یہ سنکر ابوطالب نے آپ کو
بُصری ہی سے واپس کر دیا۔

۱۔ ۸۵، ۹۵، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۳۰ کے بھی اقوال ہیں۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۸۵۔

۲۔ اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے پوچھا تم نے کیسے پہچان کر یہ نبی ہیں؟ اس نے کہا
جب تم لوگ ہمارے اترے تو مارے درخت اور چھتر سجدہ کے لئے جھک گئے۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۸۵
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فجاری لڑائی

سوال :- زمانہ نبوت سے قبل آپ نے کسی لڑائی میں شرکت فرمائی یا نہیں؟

جواب :- شرکت فرمائی۔ حربِ فجاری میں، مگر قتال نہیں فرمایا۔

سوال :- یہ لڑائی کس کے مابین تھی؟

جواب :- قبیلہ قریش اور قبیلہ قیس کے درمیان تھی۔

سوال :- اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

جواب :- محمد ابن اسحاق کا قول بیشش سال کا ہے۔ ابن ہشام چودہ یا پندرہ سال کی عمر بتاتے ہیں^۱۔

حلف الفضول میں شرکت

سوال :- حلف الفضول کی وضاحت فرمائیے؟

جواب :- عرب میں مدتوں سے لڑائی جاری تھی۔ ظلم و تشدد عام تھا۔ مظلوموں کی

حمایت اور امن عام کی غرض سے فضل ابن فضالہ، فضل ابن وداعہ اور فضیل

بن حارث نے ایک معاہدہ تیار کیا تھا بلکہ چونکہ ان کے ناموں میں فضل

کا لفظ ہے اس واسطے اس معاہدہ کو عربی میں حلف الفضول کہتے ہیں۔

سوال :- کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس معاہدہ میں شریک ہوئے؟

جواب :- جی ہاں شریک ہوئے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے اگر اس معاہدہ کے مقابلہ میں

مجھے سرخ اونٹ (عرب کی قیمتی شے) بھی دئے جاتے تو میں قبول نہ کرتا۔

۱۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۹۴

اور ہم نے عبداللہ ابن جبرمان کے گھر میں جمع ہو کر اس کی تجدید کی، اس مجلس میں حضور بھی شریک تھے طبقات ج ۱ ص ۱۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور آج زمانہ اسلام میں بھی اس قسم کا معاہدہ ہو تو ضرور شرکت کروں گا۔ ماخوذ
سیرۃ النبی ج ۱ ص ۱۸۵۔

شام کا دوسرا سفر

- سوال :- شام کا دوسرا سفر آپ نے کس کے ساتھ فرمایا اور کتنی عمر میں۔
جواب :- حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ کے ساتھ سفر کیا جبکہ آپ کی عمر پچیس سال کی تھی۔
سوال :- اس سفر میں کس جگہ اور کس راہب سے ملاقات ہوئی؟
جواب :- بھری مقام پر شَطْرًا راہب سے ملاقات ہوئی۔
سوال :- اس سفر کی غرض تبلیغ اسلام تھی یا کچھ اور؟
جواب :- تبلیغ اسلام غرض نہیں تھی۔ بلکہ حضرت خدیجہ رحمہا کا مال لے کر تجارت
کی غرض سے شام کا سفر فرمایا تھا۔
سوال :- تجارتی اعتبار سے اس سفر کا کیا نتیجہ رہا؟
جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس مرتبہ مال میں حضرت خدیجہ رحمہا کو
اس قدر نفع ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا نہ ہوا تھا۔ حضرت خدیجہ نے معاوضہ
بھی متعینہ مقدار سے زیادہ دیا۔

رشتہ ازدواج

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع پہلا نکاح کس سے فرمایا اور کب؟

لے میسرہ بعثت نبوی سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اسلئے مسلمان بھی نہیں ہوئے حافظ
ابن حجر نے اضافہ کیا لکھا ہے کہ کسی صحیح روایت سے اب تک میسرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا۔ زرقانی ج ۱ ص ۱۸۵

جواب ۱۔ حضرت خدیجہ کے ۲۵ برس کی عمر میں۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کا یہ کونسا نکاح تھا، اور کیا عمر تھی؟

جواب ۱۔ یہ تیسرا نکاح تھا۔ اس وقت آپؐ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

سوال ۱۔ یہ نکاح کس نے پڑھایا اور مہر کیا مقرر ہوا؟

جواب ۱۔ ابوطالب نے نکاح پڑھایا۔ مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا؟

جواب ۱۔ کسی سے آپ نے نکاح نہیں فرمایا۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک

کیا تھی؟

جواب ۱۔ تقریباً پچاس برس کی۔ گویا جوانی کا بیشتر حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اویڑ اور بیوہ خاتون کے ساتھ ہی گزارا۔

تعمیر کعبہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال ۱۔ قریش نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا عمر تھی؟

جواب ۱۔ ۲۵ سال تھی۔

۱۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۱۱۔ بعض کا قول ہے کہ مہربیس اونٹ مقرر ہوا۔ حضرت خدیجہ کے بارے میں مفصل معلومات ازراج مطہرات کے بیان میں آئینگی انشاء اللہ

۲۔ تعمیر کعبہ کتنی مرتبہ ہوئی۔ اس میں مؤرخین کی رائیں الگ الگ ہیں۔ حضرت مولانا ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی۔ پہلی بار حضرت آدم علیہ السلام نے اسکی تعمیر فرمائی۔ پھر طوفان نوح میں انہدام کے بعد دوسری بار حضرت ابراہیم (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سوال :- حجر اسود کو نصب کرنے کے بارے میں جب قریش میں زبردست اختلاف ہوا۔ تلواریں میان سے نکل آئیں تو مناسب رائے کس نے دی تھی اور کیا رائے تھی ؟

جواب :- قریش کے معمر اور سن رسیدہ آدمی ابوامیہ ابن مغیرہ مخزومی نے رائے دی۔ فرمایا کہ کل صبح کو جو شخص سب سے پہلے مسجد حرام کے دروازے سے داخل ہوا اس کو حکم بنا کر فیصلہ کرالو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے آنے والوں میں تھے۔

(بقیہ ماثیہ صفحہ گذشتہ) و حضرت اسماعیل علیہما السلام نے تعمیر فرمائی۔ تیسری بار قریش نے بعثت نبویؐ سے پانچ سال قبل خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ کیونکہ آگ لگے اور سیلاب کی وجہ سے بیت اشرف دیواریں کمزور اور بوسیدہ ہو گئی تھیں۔ اور نشیب میں ہونے کی وجہ سے بارش کا تمام پانی اندر بھر جاتا تھا۔ چوتھی بار حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۶۵ھ میں اپنے زمانہ خلافت میں کعبہ اللہ کو شہید کر کے از سر نو تعمیر فرمائی۔ پانچویں بار عراق کے گورنر حجاج ابن یوسف ثقفی نے بیت اللہ کی تعمیر کرائی۔

اگلے علاوہ دیگر ارباب سیر و تاریخ نے اس سے زیادہ کی تعداد بیان فرمائی ہے۔ یہ چار شعر زیادتی تعداد کی دلیل ہیں۔

بَنَى الْبَيْتَ خَلْقٌ وَبَنِيَ الْإِلَٰهُ
مُبْدِئُ الدَّهْرِ مِنْ بَابِ يُكْرِمُ
مَلَأَتْكَ، أَدَمُ، وَوَلَدَتْكَ
خَلِيلٌ، عَمَلِقَةُ، جَبْرُهُمْ
فُصِي، تَرْبِيشٌ وَتَجْلُ التَّوْبِيرُ
وَحَجَّابٌ بَعْدَهُمْ يُعْلَمُ
وَسُلْطَانُنَا الْمَلِكُ الْمُتَرَجِّى
مَرَاةٌ هُوَ الْمَاجِدُ الْأَعْظَمُ

ہم اختلاف کے پیش نظر شعار پر اکتفا کرتے ہیں تفصیل مرآۃ المحرمین جلد ۱ ص ۲۶۸ میں دیکھی جاسکتی ہے۔
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال :- آپ نے وہ کیا طریقہ اختیار فرمایا جس کی وجہ سے تمام قبیلے والے خوش ہو گئے۔ اور لڑائی نہ ہو سکی ؟

جواب :- آپ نے ایک چادر منگائی اور حجر اسود کو اس میں رکھ کر فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کو پچھلے تاکہ کوئی قبیلہ اس شرف سے محروم نہ رہے۔ سب نے مل کر چادر اٹھائی۔ جب اس مقام پر پہنچ گئے جہاں اس کو رکھنا تھا تو آپ نے بذات خود حجر اسود کو اٹھا کر اسکی جگہ نصب کر دیا۔ اس فیصلہ سے سب راضی ہو گئے یہ

آفتابِ سالت کا طلوع

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت سے قبل کیا حالات تھے۔ روشنی ڈالئے ؟

جواب :- آپ کو بعثت سے سات برس قبل ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی تھی یہ بعثت کا زمانہ جوں جوں قریب آتا گیا۔ مزاج اقدس میں خلوت گزینی بڑھتی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پانی اور ستولے کر غارِ حراء میں چلے جاتے اور ذکر و فکر، تحمید و تقدیس اور عبادت میں مشغول رہتے۔ جب توشہ ختم ہو جاتا تو گھر تشریف لاتے اور پھر واپس چلے جاتے۔ جب زمانہ نبوت قریب آ پہنچا تو رویائے صادقہ دکھائی دینے لگے۔ یہ خواب ایسے سچے ہوتے تھے کہ جو کچھ خواب میں دیکھتے بیداری میں ویسا ہی ظہور ہوتا یہ

لے تاریخ طبری ج ۲ ص ۲، روض الانف ج ۱ ص ۱۳۷، صمیمین عن ابن عباس رض

لہ مشکوٰۃ ص ۵۱۳ بروایت صمیمین عن عائشہ رض

سوال :- بعثت نبوی کی تاریخ اور دن بتائیے ؟

جواب :- ۹ ربیع الاول بروز پیر

سوال :- کتنی عمر میں آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا ؟

جواب :- جب چالیس سال ایک یوم کی عمر ہوئی

سوال :- سب سے پہلے وحی کہاں نازل ہوئی اور کیا آیت اتری ؟

جواب :- غار حرا میں سب سے پہلے وحی نازل ہوئی :- اِشْرَآ بِاِسْمِ رَبِّكَ

الَّذِیْ خَلَقَ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِشْرَآ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

سوال :- بار نبوت سے گھبرائے ہوئے جب آپ گھر تشریف لائے تو کس نے تسلی

دی اور کس کے پاس لے جایا گیا ؟

جواب :- آپ کی عم گسار نبوی حضرت خدیجہ نے تسلی دی۔ اور ورقہ ابن نوفل کے

لے زاد المعاد ص ۱۸ پر ۹ ربیع الاول لکھی ہے ۔ مگر دشمن پر سب کا اتفاق ہے ۔ لے صبح بخاری میں

ابن عباس اور انس بن مالک کی روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے ۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۵ نیز بخاری باب بعثت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم میں ابن عباس کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی

تھی محمد ابن اسحاق کا قول ہے کہ ۱۲ رمضان میں آپ کو خلعت نبوت عطا ہوا اس حساب سے وقت نبوت آپ کی عمر

۳۰ سال ۶ ماہ تھی حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ایسی قول کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے ، فتح الباری ج ۱ ص ۲۱۷

لے جبل نور کے دامن میں یہ غار مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔

لے حضرت خدیجہ نے فرمایا آپ ہرگز نہ گھبرائیے ، خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوائی نہیں کریگا ، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں ، ہمیشہ

وجہ بولتے ہیں ، اقرباء یتیموں ، ناداروں کی خبر گیری کرتے ہیں مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں ۔

صمیمین عن مائتہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵

پاس لے گئیں بلکہ

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے رازِ نبوت کس کے سامنے پیش کیا؟
جواب ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش فرمایا۔

سوال ۲۔ ورقہ ابن نوفل نے جب آپ کا حال سنا تو جواب میں کیا فرمایا؟
جواب ۱۔ اس نے کہا، یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترتا تھا۔ کاش میں اس وقت زندہ رہوں جب تمہاری قوم تم کو وطن سے نکال دیگی۔ آپ نے فرمایا کیا میری قوم مجھے نکالے گی۔ ورقہ نے کہا۔ یہ معاملہ سب کے ساتھ ہوتا آیا ہے، اگر میں اس وقت زندہ رہا تو میں آپ کی پُر زور حمایت کروں گا مگر کچھ دن گزرنے پر ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

وضو اور نماز کا آغاز

سوال ۱۔ بعثت نبوی کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے کس فرض کی جانب توجہ دلائی اور کس طرح؟

جواب ۱۔ جبریل ۴ نے سب سے پہلے وضو فرمایا۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدار فرمائی۔ بس یہیں سے وضو اور نماز کا آغاز ہو گیا بلکہ

لے سلیمان تیمی اور موسیٰ ابن عقبہ نے اپنی کتاب المغازی میں ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ سے پہلے عدا اس کے پاس لے گئیں۔ عدا اس عقبہ ابن ربیعہ کے غلام شہر نینوا کے باشندے تھے مذہب نصرانی تھا بعد میں مشرف باسلام ہوئے۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۲ ص ۲۶۶ ترجمہ عدا اس۔

لے الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۲ ص ۲۸۱

تبلیغ اسلام کا آغاز

سوال :- آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز کس طرح کیا ؟
جواب :- پوشیدہ طریقہ سے۔

سوال :- سب سے پہلے اسلام لانے والے کون ہیں ؟

جواب :- آزاد مردوں میں حضرت ابوبکرؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ، بچوں میں حضرت علیؓ، کرم اللہ وجہہ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔

سوال :- پوشیدہ طور پر اسلام کی تبلیغ کتنے برس تک جاری رہی ؟
جواب :- تین برس تک جاری رہی۔

سوال :- ان تین سالوں میں کتنے افراد مشرف باسلام ہوئے ؟
جواب :- تیس افراد مسلمان ہوئے۔

دارِ ارقم

سوال :- شروع میں مسلمان اسلامی تعلیمات حاصل کرنے اور باہمی مشورہ کے لئے کہاں جمع ہوتے تھے ؟
جواب :- دارِ ارقم میں۔

لے یہ سوال حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تو آپ نے وہی جواب دیا جو ہم نے نقل کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۹۔

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۵۵ پر ردۃ ابن نوفل کو بھی سابقین اولین میں شمار کیا گیا ہے۔
ہندوؤں میں حضرت ام المومنینؓ پہلے مسلمان ہوئیں۔

سوال ۱۔ دارالارقم کیا ہے ؟
جواب ۱۔ کوہ صفا پر حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے اسلام لانے تک رسول اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام وہیں جمع ہوتے تھے۔

علانیہ تبلیغ کا حکم

سوال ۱۔ کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ کا حکم کیسے دیا گیا ؟

جواب ۱۔ آیت نازل ہوئی، فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ
(سورۃ الحج آیت ۹۴) آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے صاف صاف کہہ دیجئے
اور مشرکین کی پروا نہ کیجئے

سوال ۲۔ رشتہ داروں کی تبلیغ کے لئے کونسی آیت اتری، اور آپ نے کیا طریقہ اپنایا؟

جواب ۱۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (سورۃ الشعراء ۲۱۳) آپ اپنے قریبی
رشتہ داروں کو کفر و شرک سے ڈرائیے اپنے ایک قریب کو کھانے پر جمع کیا۔
یہ سب بنی ہاشم تھے۔ تقریباً چالیس آدمی تھے۔ اس روز ابولہب کی بجواس کی
وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کرنے کا موقع نہ ملا۔ دوسرے روز پھر
دعوت کی کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے دعوت اسلام پیش کی اور
فرمایا کہ میرا ساتھ کون دیگا ؟

سارا مجمع خاموش رہا۔ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ دینے کا وعدہ فرمایا۔

(رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۵۲)

۱۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ ساتویں یا دسویں مسلمان ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۳۵ھ

میں وفات پائی۔ اصابہ ج ۱ ص ۲۵۱ ۲۵۲ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۶۲

سوال :- علانیہ تبلیغ کے لئے آپ نے کیا طریقہ اختیار فرمایا ؟

جواب :- آپ صفا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے اور سب قبیلوں کو نام بنام پکار کر اسلام کی دعوت پیش کی۔ عرب میں یہی طریقہ تھا۔ جمع کو اکٹھا کرنے اور اپنی بات پیش کرنے کا۔ آپ نے یہی طریقہ اپنایا۔

سوال :- اس موقع پر آپ نے سب کے سامنے کیا فرمایا ؟

جواب :- آپ نے ایک جامع تقریر فرمائی، تہذیب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بتاؤ! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے۔ کیا تم میری بات کو بیچ مانو گے۔ سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔ کہ ہاں آپ تو صادق دامن ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں کل کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں !

سوال :- اس دعوت کو اس وقت کسی نے مانا یا نہیں ؟

جواب :- کسی نے نہیں مانا۔ سب غصہ ہو کر چلے گئے۔

سوال :- کوہ صفا کی تقریر کے موقع پر ابولہب نے کن الفاظ سے داعی اعظم کی توہین کی اور خدا کی طرف سے اس کا کیا جواب ملا ؟

جواب :- ابولہب نے کہا :- تَبَا لَكَ اَبْلَهْدُ اجْمَعْتَنَّا۔ تیری بربادی ہو کیا تو نے اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا۔ اس کے جواب میں تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ اور نازل ہوئی یہ

اسلام کے خلاف سازشیں

سوال :- اشاعت اسلام کو روکنے کے لئے قریش نے کیا کیا تدبیریں اختیار کیں ؟

لے تفہیم القرآن پارٹ ۲۶ بخاری و مسلم اور ترمذی میں یہ بھی روایت ہے کہ ابولہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے لئے ایک بھیڑ باندھا اور اسے مارنے پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا، طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا کرنا، لوگوں میں آپ کو شاعر، جادوگر اور صابی مشہور کرنا، علی الاعلان آپ پر آوازیں کسنا، نئے لوگوں کو ملاقات نہ کرنے دینا وغیرہ، یہ سب باتیں اسلام کے چراغ کو بجھانے کے لئے تھیں۔

سوال :- کفار مکہ داعی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا معاملہ کرتے تھے؟
جواب :- آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے، بدزبانی کرتے، نماز پڑھتے ہوئے جسم مبارک پر نجاست ڈال دیتے۔ راستہ چلتے آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے۔ آپ کو تھرمارتے دھکیاں دیتے تھے۔

سوال :- خانہ کعبہ میں نماز کی حالت میں آپ کے اوپر اونٹ کی اوجھ کس نے ڈالی اور کس نے اتاری؟

جواب :- دشمن رسول عقبہ ابن ابی معیط نے ڈالی تھی اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے اتاری لی۔

سوال :- رؤسائے قریش نے اشاعت اسلام سے تنگ آکر ابوطالب کو کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کو اس کام سے روکو، تو ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہا اور آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب :- ابوطالب نے حالات کا رخ دیکھتے ہوئے مختصر لفظوں میں یہ بات کہی :-
”ہاں نعم! میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ڈال کہ میں اٹھانہ سکوں“ اس بات کو سنکر دُرّیتم کا دل بھر آیا۔ آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہ پڑا۔ اور

لے صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت میں یہ درد انگیز واقعہ مذکور ہے تفصیل دیکھو

فرمایا، خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے میں چاند لاکر رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہ آؤں گا۔ خدا یا تو اس کام کو پورا کرے گا یا میں خود اس پر نثار ہو جاؤں گا۔
سوال: کیا مذکورہ تدبیروں کے علاوہ بھی کفار نے کوئی ایسی تدبیر اپنائی جس سے اشاعتِ اسلام پر زور پڑے؟

جواب: جی ہاں۔ صحابہ کرام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا، تاکہ خود یہ اسلام سے پھر جائیں اور دوسرے اسلام کو قبول نہ کریں۔

سوال: صحابہ کرام کو اسلام لانے کے جرم میں کیا سزائیں دی جاتی تھیں؟
جواب: (۱) گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دی جاتی وہ مکہ کی پہاڑیوں میں انھیں گھسیٹتے پھرتے۔

(۲) مکہ کی گرم ریت پر انھیں لٹایا جاتا، گرم گرم پتھر انکی چھاتیوں پر رکھا جاتا۔

(۳) مشکیں باندھ کر لڑکھویوں سے پیٹا جاتا۔ (۴) دھوپ میں بٹھایا جاتا۔

(۵) بھوکا رکھا جاتا (۶) سنگتے انگاروں پر لٹایا جاتا۔ حتیٰ کہ چربی کچھل کر ان پر گرتی اور وہ ٹھنڈے پڑ جاتے۔

(۷) گائے اور اونٹ کے کچے چمڑوں میں پیٹ کر دھوپ میں پھینک دیا جاتا۔

(۸) بے رحم ہو کر مارا جاتا کہ پورا بدن ہولہان ہو جاتا۔ اور جو بھی ممکن صورت ہوتی تھی اسی صورت سے عذاب دینے میں تامل نہ کیا جاتا بلکہ

لے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۲ بحوالہ سیرت ابن ہشام۔ آگے روایت میں یہ بھی ہے کہ ابوطالب آپ کی بات سے بہت متاثر

ہوئے اور فرمایا کہ کوئی شخص ترا بال کا نہیں کر سکتا۔ ۵۵۵ **محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ**

سوال ۱۔ کن کن صحابہ کو زیادہ تکلیف دی گئیں؟

جواب ۱۔ حضرت بلال، حضرت عمار، حضرت یاسر، حضرت ابو بکرؓ، حضرت خباب
ابن ارت، حضرت عثمان ابن عفان، حضرت مصعب ابن عمیر، حضرت صہیب
ابن سنان، حضرت ثمیمہ، حضرت بُیئِئہ، حضرت زُئیرہ، حضرت نہدیہ
حضرت اُم بکس وغیرہ حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو زیادہ تکلیفیں
دی گئی تھیں

سوال ۱۔ بتائیے کہ کوئی صحابی اتنی سخت تکالیف کے باوجود ایمان سے بھی پھرایا نہیں؟
جواب ۱۔ ایمان سے کوئی نہیں پھرا۔ بلکہ ان کا ایمان اور تیز تر ہوا۔

حضرت حمزہ و حضرت عمر فاروقؓ کا اسلام

سوال ۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کس سن میں مشرف باسلام ہوئے؟

جواب ۱۔ سلسلہ نبوی میں دونوں حضرات اسلام لائے تھے

سوال ۱۔ ان میں سے پہلے کون اسلام لائے۔ اور درمیان میں فاصلہ کتنے دن کا رہا؟

جواب ۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے۔ تین دن بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
لائے تھے۔

۱۔ ماخوذ فتح الباری، طبقات، سیرت ابن ہشام و دیگر کتب تاریخ

۲۔ مشہور قول یہی ہے۔ علامہ ابن جوزی نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ مگر حافظ ابن حجرؒ

اصابہ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت حمزہؓ سلسلہ نبوی میں اسلام لائے۔ زرقانی ج ۱ ص ۱۵۷

اسلام فاروق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ شہ نبوی میں اسلام لائے۔

زرقانی ج ۱ ص ۱۵۷ ۲۔ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۱۵۷

سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرو؟

جواب: ایک مرتبہ ابو جہل علیہ اللعنة نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت گالیاں دیں، آپ کو ستایا عبداللہ بن جُدعان کی باندی نے یہ سارا واقعہ دیکھا۔ حسب معمول حضرت حمزہ شکار سے واپس آرہے تھے۔ راستہ میں یہ باندی ملی اور کہنے لگی، "کاش تم پہلے آکر دیکھتے کہ ابو جہل نے تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پھر تفصیل بتا کر کہنے لگی، "افسوس کہ نبوہاشم کے اس قیم کی حمایت میں کوئی ہاتھ بلند نہیں ہوتا۔ یہ سن کر حضرت حمزہ رف کا جگر پھیلنے ہو کر رہ گیا۔ جوش غضب میں خانہ کعبہ میں پہنچے اور کمان اس زور سے ابو جہل کے سر پر ماری کہ وہ لہو لہان ہو گیا۔ اور فرمایا: تم محمدؐ کو گالیاں دیتے ہو، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میرا دین بھی وہی ہے جو محمدؐ کا دین ہے۔"

جذبات میں انہوں نے یہ بات کہہ تو دی مگر مضطرب و پریشان ہوئے کہ آخر اپنا آبائی مذہب کیونکر چھوڑ دوں۔ رات بھر سوچتے رہے اور دعا کی اَللّٰھمَّ اَنْتَ کَانَ رُشْدًا فَاجْعَلْ تَصْدِیْقَهُ فِی قَلْبِیْ وَالْاَفَاجِعَلْ لِیْ مِهَادِفَ عَثَ فِیْہِ مَخْرَجًا۔ اے اللہ اگر یہ ہدایت ہے تو اس کی تصدیق میرے دل میں ڈال دے، ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا فرما۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور تمام خیالات باطلہ قلب سے نکل گئے۔ صبح کو خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ بعض کتب سیرت میں یہ بات بھی ہے کہ حضرت حمزہ رف ابو جہل کو سزا دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا، "بھتیجے تمہیں خوشی ہوگی کہ میں نے ابو جہل سے بدلہ لے لیا ہے۔" آپ نے فرمایا: میں ایسی

باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں تم مسلمان ہو جاؤ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ حمزہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

سوال: حضرت عمرؓ کے اسلام کا حقیقی سبب کیا ہے؟
جواب: اصل اور حقیقی سبب تو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا، اَللّٰهُمَّ اَبْدِ
اِلَاسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً اے اللہ خاص طور پر عمر بن
خطاب سے اسلام کو قوت نصیب فرما۔

سوال: عمر فاروق کے اسلام لانے کا ظاہری سبب کیا ہوا؟
جواب: حضرت عمرؓ ابتدائے اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت مخالف اور
دین اسلام کے زبردست دشمن تھے۔ ابو جہل نے اعلان کیا کہ جو شخص داعی اسلام
کا خاتمہ کر دے اسکو سوا دھڑ انعام میں دو لگا۔ حضرت عمرؓ جوش غضب میں ننگی
تلوار لیکر نکل پڑے۔ راستہ میں ایک صحابی سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے
ان کا رخ موڑ دیا۔ بہن بہنوئی کے مسلمان ہونے کی اطلاع دی۔ ان کے
گھر پہنچے۔ مار پٹائی ہوئی۔ جبر و تشدد سے کام لیا گیا۔ مگر طہ کی آیات اِنِّ
اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِي وَاَتِمِّمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي
نے دل کی دنیا بدل دی۔ اور اپنے کفر کا خاتمہ کرنے کے لئے خدمت نبوی
میں حاضر ہوئے۔ نبوت کی پُر جلال نگاہ جب ان پر پڑی تو اپنی قلبی کیفیت
کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ فوراً کہا ایمان کی چنگاری نے میرے کفر کو
خاکستر کر دیا ہے۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ان کے اسلام کی خوشی میں داعی اعظمؐ اور دار ارقمؓ میں موجود
صحابہ کرامؓ نے اس قدر زور سے بھجیر کہی کہ صفا کی پہاڑیاں

گو نج اٹھیں لے

سوال :- راستہ میں جس صحابی سے ملاقات ہوئی تھی ان کا نام بتائیے ؟

جواب :- نعیم ابن عبداللہ نضام عدوی سے ملاقات ہوئی لے

سوال :- حضرت عمرؓ کے بہن بہنوئی کو کون صحابی قرآن کریم کی تعلیم دے رہے تھے ؟

جواب :- حضرت خباب ابن الارتؓ

سوال :- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو اسلام کی اطلاع دی تھی تاکہ وہ اس بات کا ڈھول

پیٹ سکے ۔ اس کا نام بتائیے ؟

جواب :- جمیل ابن معمر جمیؓ (یہ بات کا شہرہ کرنے میں بڑا ماہر تھا ۔)

معجزہ شق القمر

سوال :- چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ کب پیش آیا ؟

جواب :- ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل پیش آیا ۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۳۶)

سوال :- اس معجزہ کا مطالبہ کن لوگوں نے کیا تھا ؟

جواب :- رؤسائے مکہ نے جن میں ولید ابن مغیرہؓ ، ابو جمیلؓ ، عاص ابن وائلؓ ، عاص بن

ہاشمؓ ، اسود بن عبدغوثؓ وغیرہ پیش پیش تھے ۔

سوال :- اس معجزے کی کیفیت کیا ہوئی ؟

لے ماخوذ بیون الاثر جلد ۱۔ طبقات ابن سعد ج ۲ وغیرہ ۔

لے یہ ابن اسحاق کی روایت ہے ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی زہرہ کے کسی آدمی سے

ملاقات ہوئی ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق بنی مخزوم کے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی ۔

دیکھئے مختصر سیرۃ الرسول از شیخ عبداللہ رحمہ اللہ دیکھئے الرحیق المختوم اردو ص ۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب ۱۔ رات کا وقت تھا، چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبل ابی قیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبل قیقعان پر تھا۔

سوال ۱۔ یہ کیفیت کتنی دیر تک رہی ؟

جواب ۱۔ عصر و مغرب کے درمیان جتنا وقفہ ہوتا ہے اتنی دیر چاند اسی طرح رہا اور پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

معجزہ رشمس

سوال ۱۔ سورج واپس آنے کا واقعہ کس طرح ہوا ؟

جواب ۱۔ حضرت اسماء بنت عیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے قریب مقام صہبا میں قیام فرماتھے اور سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی عصر کی نماز ادا نہیں فرمائی تھی۔ اتنے میں وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے علی، کیا نماز عصر پڑھ چکے ؟ فرمایا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت دست بدعا ہوئے اور فرمایا اے اللہ! علی تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، آفتاب کو واپس فرماتا کہ نماز عصر اپنے وقت پر ادا کر کے حضرت اسماء کہتی ہیں کہ آفتاب غروب کے بعد لوٹ آیا اور اسکی شعاعیں زمین اور پہاڑوں پر پڑیں۔

۱۔ ماخوذ البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۱/۱۷۱ ابن جوزی اور ابن تیمیہ نے اس روایت کو موضوع بتایا ہے۔ مگر امام طحاوی و علامہ زرقانی نے اس حدیث کا صحیح اور مستند ہونا ثابت کیا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۱۱ تا ۲۱۲

سوال ۱۔ معجزہ رخس کب پیش آیا ؟

جواب ۱۔ شدہ میں غزوہ خیبر سے واپسی میں

معجزہ حبس شمس

سوال ۲۔ سورج کے رُک جانے کا واقعہ کب پیش آیا اور کہاں ؟

جواب ۱۔ معراج سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں یہ واقعہ ہوا۔ (سنہ نبوی میں)

سوال ۲۔ اس واقعہ کی مختصر وضاحت کیجئے ؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس ہوئے۔ اور قریش کے سامنے تمام واقعات

پیش کئے تو قریش نے کچھ غیبی معلومات دریافت کیں۔ اور آپ سے اس قافلہ کمال

پوچھا جو بغیر من تجارت شام گیا ہوا تھا۔ اور اس کے آنے کے متعلق بھی سوال کیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قافلہ بدھ کے روز مکہ میں داخل ہوگا۔ جب

بدھ کے دن شام ہونے لگی وقت اخیر ہوا اور قافلہ نہ پہونچا تو کفار نے شور مچانا

شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو اسی

جگہ روک دیا حتیٰ کہ شام کا قافلہ مکہ مکرمہ پہونچ گیا

ہجرت حبشہ اولیٰ

سوال ۱۔ زمانہ نبوت میں کتنی ہجرتیں ہوئیں۔ نام بتائیے ؟

۱۔ اس واقعہ کا ذکر ترتیب میں ہجرت کے بعد ہوتا۔ مگر شیخ فرقی مناسبت سے اس مقام پر ذکر کر دینا مناسب

معلوم ہوا۔ "حبیب الشراقی"

۲۔ حضرت مولانا ادیس صاحب نے زرقانی ج ۵ ص ۱۱۸ کے حوالہ سے لکھا کہ اس واقعہ کی روایت

جواب :- تین ہجرتیں ہوئیں (۱) ہجرت حبشہ اولیٰ (۲) ہجرت حبشہ ثانیہ (۳) ہجرت مدینہ ۔

سوال :- ہجرت حبشہ اولیٰ نبوت کے کون سے سال ہوئی اور کتنے لوگوں نے ہجرت فرمائی ؟

جواب :- ۱۔ ماہ رجب ۸ھ نبوی میں ہوئی ۔ اور پندرہ یا سو گھ آدمیوں نے ہجرت فرمائی جن میں ۱۱ مرد اور پانچ عورتیں یا ۱۲ مرد اور ۴ عورتیں تھیں ۔

سوال :- اس ہجرت میں قافلہ کے سردار کون تھے ؟

جواب :- حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

سوال :- حبشہ کے بادشاہ کا نام اور لقب و مذہب بتائیے ؟

جواب :- نام اصمہ ، لقب نجاشی ، مذہب عیسائی تھا ۔

سوال :- قریش نے مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوانے کے لئے نجاشی کے پاس دو آدمی بھیجے تھے نام بتائیے ؟

جواب :- عبداللہ ابن ربیعہ ، عمرو ابن العاص ۔

سوال :- نجاشی کے دربار میں اسلام کی حقانیت کے لئے پُر جوش تقریر کرنے فرمائی ؟

جواب :- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ۔

سوال :- شاہ حبشہ نے مسلمانوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ؟

۱۔ سیرۃ النبی ص ۲۳۵ - (شبلی نعمانی) ۲۔ الربیع المغموم اردو ص ۱۳۳

۳۔ ان کے ہمراہ حضرت رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں ۔ ان کے بارے

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا » حضرت لوط و ابراہیم علیہما السلام کے بعد یہ

پہلا جوڑا ہے جس نے راہِ خدا میں ہجرت فرمائی ۔ زاد المعاد ص ۲۴۲

- جواب :- ان کی عزت فرمائی اور انکو بہترین ٹھکانہ دیا۔
- سوال :- یہ مہاجرین حبشہ سے کب واپس ہوئے اور کیوں ؟
- جواب :- تین ماہ بعد، ماہ شوال میں واپس ہوئے۔ کیونکہ خبر مشہور ہو گئی تھی کہ مکہ کے کافر مسلمان ہو گئے۔
- سوال :- کیا یہ خبر صحیح تھی ؟
- جواب :- نہیں۔

ہجرت حبشہ ثانیہ

- سوال :- حبش کی جانب دوبارہ ہجرت کس سن میں ہوئی اور کتنے آدمیوں نے ہجرت فرمائی ؟
- جواب :- ستم نبوی میں یہ ہجرت ہوئی اور تنو سے زائد آدمیوں نے ہجرت فرمائی تھ
- سوال :- حضرت ابو بکر صدیق رض بھی ہجرت حبشہ کے لئے نکل گئے تھے۔ پھر کیوں نہ جاسکے ؟
- جواب :- ابن الدغنے جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے آپ کو پناہ دی تھی اس لئے آپ مکہ میں ہی رک گئے۔
- سوال :- نجاشی شاہ حبشہ کے ایمان کے بارے میں مؤرخین کیا لکھتے ہیں ؟
- جواب :- کتب تواتر میں لکھا ہے کہ نجاشی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سے متاثر ہو کر ایمان لے آیا تھا۔

۱۔ جس میں بقول علامہ منصور پوری ج ۸۳ مرد تھے اور اٹھارہ عورتیں۔ علامہ ابن ہشام ج ۱ تفصیل کے ساتھ ۸۶ مردوں اور ۱۷ عورتوں کے اسماء گرامی ذکر کئے ہیں۔ سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۸۱ تا ۱۸۲

۲۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۳۲

۳۔ سیرۃ مصطفیٰ ج ۱ ص ۲۳۱ تا ۲۳۵ پر تفصیل ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خاندان نبوت کا مکمل بائیکاٹ

سوال: شعب ابی طالب میں داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا کتنے عرصہ تک محاصرہ رہا؟

جواب: تین برس تک محاصرہ رہا۔

سوال: یہ محاصرہ یا بائیکاٹ کس نوعیت کا تھا اور کیوں؟

جواب: اسلام اور داعی اسلام کے خلاف جب کوئی تدبیر اور حربہ کامیاب نہ ہوا تو مشرکین نے ایک ایسی راہ تجویز کی جو اب تک کی تمام ظالمانہ کارروائیوں سے زیادہ سنگین تھی۔ وادی محضب میں جمع ہو کر انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف یہ معاہدہ کیا کہ نہ ان سے شادی کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے نہ ان سے میل جول رکھیں گے نہ ان کے گھروں میں جائیں گے نہ ان کے ساتھ کسی طرح کی مروت کا برتاؤ کریں گے۔ جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ قتل کے لئے ہمارے حوالہ نہ کر دیں۔

سوال: اس معاہدہ کو تحریری شکل کس نے دی؟

جواب: منصور ابن عکرمہ بن عامر بن ہاشم نے یہ معاہدہ لکھا۔

سوال: یہ معاہدہ لکھ کر کہاں رکھا گیا؟

جواب: خانہ کعبہ کے اندر لٹکایا گیا۔ تاکہ اس کی خلاف ورزی نہ ہو سکے۔

سوال: یہ بائیکاٹ صرف مسلمانوں کے لئے تھا یا اوروں کے لئے بھی؟

لے حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے یہی نام ذکر کیا ہے۔ بعض مؤرخین نے نصر ابن حارث کو کاتب بتایا۔ مولانا صفی الرحمن صاحب کپوری نے وثوق کے ساتھ لکھا کہ معاہدہ لکھنے والا بغض ابن عامر بن ہاشم تھا رسول اللہ نے بدرعا فرمائی تو اس کا ہاتھ مل بیو گیا تھا، لکھ نہیں سکتا تھا۔ الرقی الختم اردو ص ۱۵۱ بحوالہ زاد المعاد ج ۲ ص ۶۴

جواب ۱۔ جی ہاں۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے سارے افراد خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر سب کے لئے تھا۔ پورے خاندان میں صرف ابولہب نے قریش کا ساتھ دیا باقی سبھی لوگ مجبور ہو کر شعب ابی طالب میں محبوس ہو گئے۔ لہ

سوال ۱۔ یہ بائیکاٹ کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا؟

جواب ۱۔ ماہ محرم ۳۷ھ نبوی میں شروع ہوا اور محرم ۳۸ھ نبوی میں ختم ہوا۔

سوال ۱۔ محصورین نے یہ طویل زمانہ کیسے گزاریا؟

جواب ۱۔ بڑی مصیبت میں یہ دن گئے۔ لیکر کے پتے اور سوکھے چمڑے کھا کھا کر بھوک کو دباتے۔ فاقہ کشی کا یہ عالم تھا کہ روتے اور بلکتے۔ بچوں اور عورتوں کی آوازیں باہر سنائی پڑتیں۔ سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں بھوکا تھا میرا پیر ایک ترمیز پر پڑا، میں اسے اٹھا کر نگل گیا۔ اب تک معلوم نہیں وہ شے کیا تھی۔ غرضیکہ اس حصار میں مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال ۱۔ محاصرہ نبوی کو ختم کرنے کی کن لوگوں نے کوششیں کیں؟

جواب ۱۔ پانچ افراد آگے بڑھے۔ ہشام ابن عمرو۔ زہیر ابن ابی امیہ۔ مطعم بن عدی۔ ابوالبنتری۔ زمعہ بن الاسود لہ

سوال ۱۔ ان حضرات کی کوششوں کے علاوہ کوئی اور تائید غیبی ہوئی ہو تو بتائیے؟

جواب ۱۔ جو صیغہ خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کیڑوں نے اس کو چٹ کر دیا صرف باسمک اللہم جو تحریر کے شروع میں لکھا جاتا تھا،

لہ سیرۃ المطفی ج ۱ ص ۲۶۳

لہ ایضاً ج ۱ ص ۲۶۳ علامہ شبلی نے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۱۲۴ پر ایک چٹان نام عدی بن قیس کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان میں اول الذکر دو آدمی پہل کرنے والے تھے۔ یہ دونوں حضرات فتح مکہ کے موقع پر مشرف بالاسلام ہوئے۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۲ ص ۶۰۵ باب ہشام ج ۱ ص ۵۵۲ باب زہیر

باقی رہا۔ یہ دیکھ کر اور حوصلہ بڑھا۔ اور مطعم بن عدی نے مصحف کو چاک کر دیا۔
اور تمام حضرات شعب ابی طالب سے نکل آئے۔

غم کا سال

سوال :- سرکارِ دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غم کا سال کون سے سال کو فرمایا،
اور کیوں ؟

جواب :- سنہ نبوی کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا۔ اس وجہ سے کہ اس سال آپ
کے غمگسار و ہم در و چچا ابوطالب اور آپکی غمخوار بیوی حضرت خدیجہ فہمی اللہ
عنها نے انتقال فرمایا۔ اور پے در پے آلام و مصائب سے بھی اسی سال آپکو
دو چار ہونا پڑا۔

سوال :- ابوطالب نے کتنی عمر پائی اور کس ماہ میں وفات ہوئی ؟
جواب :- ۸۵ برس کی عمر پائی۔ اور ماہ رمضان یا شوال میں وفات ہوئی۔
سوال :- کیا ابوطالب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے تھے ؟

۱۔ ایک قول اثنی برس کا بھی ہے۔ مگر کتب سیر میں اس کی صراحت ہے کہ ابوطالب
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ۳۵ برس بڑے تھے، اور وفات ابوطالب کے وقت
آپ کی عمر پچاس برس تھی۔ اس حساب سے ابوطالب کی کل عمر ۸۵ برس ہوتی ہے۔
۲۔ ابوطالب کی وفات کس مہینہ میں ہوئی اس میں اختلاف ہے۔ مذکورہ قول مولانا
ادریس صاحب نے زر قانی ج ۱ ص ۲۹ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ایک
اور قول ماہ رجب کا بھی ہے۔ اس قول کو الریعی المنتوم اردو ص ۱۸ پر
دو ترجمہ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

جواب:- نہیں بلہ
سوال:- ابوطالب کو دفن کیا گیا یا کفار کی طرح سپردِ نار کیا گیا۔

لہ یہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ آیات و احادیث سے یہی مترشح ہوتا ہے بخاری و مسلم میں یہ روایت ہے کہ جب ابوطالب مرنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا:-
چچا جان! تم ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ دو، تاکہ مجھے خدا کے سامنے تمہاری سفارش کرنیکی دلیل بچائے
ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ انھوں نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کی
ملت کو چھوڑتے ہو؟ ابوطالب نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے
نکلادہ تھا علیٰ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں برابر ابوطالب کیلئے دعائے
مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اس سے منع نہ کر دیا جاؤں۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی مَا كَانَتْ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي شُرْطَىٰ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے لئے درست
نہیں کہ مشرکین کیلئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ قربت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ لوگ
جہنمی ہیں۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَعْجَبْتَ۔ آپ جسے جاہل ہدایت نہیں دے سکتے۔
اس تفصیلی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابوطالب کفر پر ہی مرے۔ مگر اس کے برخلاف ابن اسحاق کی ایک روایت
ہے کہ مرتے وقت ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے تھے حضرت عباس نے کان لگا کر سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا ابوطالب وہی کہہ رہے ہیں جو آپ نے کہا تھا۔

اس روایت کو لے کر علامہ شبلی رح نے لکھا کہ ابوطالب کے اسلام کے
متعلق اختلاف ہے۔ لیکن ارباب سیر نے ان کی اس بات پر اتفاق نہیں کیا۔ حتیٰ
کہ حضرت مولانا اور لیس صاحب رح نے اس کی سخت تردید کی — دیکھیے سیرۃ المصطفیٰ

جواب :- روایت سے پتہ چلتا ہے کہ انکو دفن کیا گیا بلکہ

سوال :- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کس مہینہ میں وفات پائی اور کتنی عمر ہوئی ؟

جواب :- ماہ رمضان میں وفات پائی اور ۶۵ برس کی عمر پائی بلکہ

سوال :- ابوطالب اور حضرت خدیجہ کی وفات کے درمیان کتنے دن کا فاصلہ ہے اور

پہلے کس کی وفات ہوئی ؟

جواب :- پہلے ابوطالب کی وفات ہوئی۔ پھر تین دن یا پانچ دن بعد حضرت خدیجہ

کی وفات ہوئی۔

سوال :- حضرت خدیجہ کو کہاں دفن کیا گیا اور قبر میں کس نے اتارا ؟

جواب :- مقام جوں میں دفن کیا گیا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں اتارا۔

سوال :- حضرت خدیجہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی یا نہیں ؟

جواب :- نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ ابھی نماز جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا (سیرۃ النبی ج ۲ ص ۲۴۷)

طائف کا سفر

سوال :- اسلام کی تبلیغ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا سفر کب فرمایا ؟

۱۔ ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے کہ جب ابوطالب مر گئے تو حضرت علی نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کا گمراہ چچا مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ دفن کر آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

وہ تو مشرک مرا ہے، فرمایا۔ ہاں، دفن کر آؤ۔ فتح الباری ج ۲، ص ۱۴۸

۲۔ رمضان میں وفات کی صراحت تلبیع الغہوم م پر کی گئی ہے۔

۳۔ اگر ماہِ حجب میں ابوطالب کی وفات مان لی جائے تو دونوں کی وفات کے درمیان دو ماہ کا

فاصلہ ہو گا۔ جیسا کہ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اختیار فرمایا۔

جواب:- اخیر شوال سلسلہ نبوی میں۔

سوال:- طائف کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کون تھے؟

جواب:- حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال:- طائف مکہ سے کتنی دور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سفر کیسے طے کیا؟

جواب:- مکہ سے طائف تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ اتنی لمبی مسافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل طے فرمائی تھی۔

سوال:- طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں تین ہزاروں سے گھنٹوں فرمائی تھی انکے نام بتائیے، نیز وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب:- نام یہ ہیں:- عبثہ، دیاثل، مسعود، حبیبہ تھے قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال:- اہل طائف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

جواب:- کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی۔ بلکہ اوباش لڑکوں کو شر دیکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پتھر برسائے گئے۔ حفیظ جالندہری نے ترجمانی فرمائی ہے:-

وہ ابرہہ لطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے

یہاں طائف میں اس کے جسم پر پتھر برستے تھے

سوال:- اہل طائف کے ظلم و تشدد سے تنگ آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ پر اس کی مراثت کی گئی ہے اور مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اسکو راج بتایا ہے الرقیق المنوم اردو ۱۹۹۱ء یہ تینوں آپس میں بھائی بھائی تھے۔ انکے باپ کا نام عمرو ابن عمر ثقفی تھا۔ ایضاً ۱۹۹۱ء۔

باغ میں پناہ لی تھی، یہ باغ کس کا تھا؟

جواب ۱۔ عقبہ اور شیبہ کا یہ باغ تھا۔ یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے تھے۔

سوال ۱۔ ان دونوں نے غلام کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انگوڑ کے خوشے پیش کئے تھے۔ اس غلام کا نام بتائیے؟

جواب ۱۔ اس کا نام عداس تھا۔ نینوی کا باشندہ تھا۔ مذہب انصرانی تھا۔

سوال ۲۔ طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی نخلہ میں قیام فرمایا تھا وہاں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب ۲۔ سات جن تک تشریف لائے اور قرآن پاک کی آیات سن کر مشرف بہ اسلام ہوئے

سوال ۱۔ طائف سے لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کس کی پناہ میں تشریف لائے تھے؟

۱۔ علامہ شبلی رح نے صرف عقبہ ابن ربیعہ کا باغ بتایا ہے مگر سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۷۵ پر شیبہ کے نام کی بھی مراجعت ہے۔

۲۔ یہ مسلمان ہو گئے تھے۔ عداس سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ہوئی تو اس نے اشدائدک علیہ السلام ورسولہ کہا تھا۔ حافظ عقیلی رح نے اصابتی احوال الصحابہ ج ۲ ص ۲۶۶ ترجمہ عداس میں اس شہادت کا ذکر کیا ہے تفصیل کے لئے کتب مطولہ کی مراجعت کیجئے۔

۳۔ یہاں دو جگہیں قیام کے لائق ہیں ایک السیل الکبیر دوسری زمرہ کیونکہ دونوں ہی جگہوں پر ان کی قبریں ہیں۔

۴۔ سات کس کی تعزیر مولانا ادریس عتوانی نے کی ہے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۸

۵۔ ابتداً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی آمکاظم نہ ہوا تھا۔ مگر جب سورۃ احزاب کی آیات ۲۹ تا ۳۱ نازل ہوئی، اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ فَغُرِّمُوا مِنْهُمْ اِلَیْهِمْ اَلْحَقُّ اَلَّذِیْنَ تَوَّابٌ اُولَیْیْنَ اِلْمِیْنِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا۔

جواب:۔ مطعم بن عدی کی پناہ میں۔

سوال:۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کو پناہ دینے کا پیغام بھیجا تھا؟ اور کس نے اس پیغام کو قبول کیا؟

جواب:۔ اُفْسُ بن شَرِیق، سُہیل بن عمرو اور مطعم بن عدی کو پیغام بھیجا۔ اُفْسُ اور سُہیل نے معذرت کر دی اور مطعم نے پیغام کو قبول کیا بلکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی۔ سوال:۔ مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے کب تشریف لائے؟

جواب:۔ ایک ماہ بعد ذی قعدہ ۳۱ نبوی میں واپس تشریف لائے۔

قبائل کو دعوتِ اسلام

سوال:۔ طائف سے واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعتِ اسلام کی کیا صورت اختیار فرمائی؟

جواب:۔ چونکہ موسمِ حج قریب تھا۔ دور و نزدیک سے لوگ حج کی ادائیگی کے لئے آ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک قبیلہ کے پاس جا کر اسلام کی دعوت پیش کی۔

سوال:۔ جن قبائل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت پیش فرمائی ان کے نام بتائیے؟

۱۵ زاد المعاد ۲ ص ۴۴۔ مطعم کے اسی احسان کی بنا پر بدر کے قیدیوں کے بارے میں

آپ نے فرمایا: لَوْ كَانَ الْمُطْعَمُ بْنُ عَدَى حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتَقَى

لَتَرَكْتَهُمْ لِيْءَ "اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبودار لوگوں کے بارے میں

گفتگو کرتا تو میں ان کی خاطر ان سب کو چھوڑ دیتا۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۳۷

جواب ۱۔ بنو عامر ابن صعصعہؓ، ثعلب بن خضفہؓ، بنو فزارہؓ، بنو غسانؓ، بنو مضرہؓ، بنو حنیفہؓ، بنو عیسؓ، بنو نصرؓ، بنو البکارؓ، بنو کلبؓ، بنو حارثؓ، بنو عذرہؓ، بنو حضارمہؓ، بنو سلیم کو حسب بیان امام زہریؒ دعوتِ اسلام پیش کی گئی۔ مگر ان میں سے کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔

سوال ۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح قبائل کو دعوت دی اسی طرح افراد کو بھی اسلام کی طرف بلایا۔ جس کے نتیجہ میں موسم حج کے بعد ہی کچھ حضرات اسلام لے آئے تھے ان کے نام کیا ہیں؟

جواب ۱۔ سوید بن ضامہؓ، ایاس بن معاذؓ، ابوذر غفاریؓ، طفیل بن عمرو دؤسیؓ، ضماد اُزدیؓ رضی اللہ عنہم اجمعینؓ

واقعہ معراج

سوال ۱۔ واقعہ معراج کی تاریخ اور کن کیا ہے؟
جواب ۱۔ ۱۲ رجب ۱۲۷۰ھ میں معراج ہوئی ہے

۱۔ یہاں یہ بھی وضاحت ضروری ہے کہ ان سارے قبائل کو ایک ہی سال یا ایک ہی موسم حج میں اسلام کی دعوت نہیں دی گئی بلکہ نبوت کے چوتھے سال سے ہجرت مدینہ تک تقریباً دس سال مدت کے دوران دی گئی تھی۔ دیکھئے الریحۃ الخیرۃ ص ۲۸

۲۔ منقر السیرۃ للشیخ عبداللہ ص ۱۲۱ ۳۔ یعنی اوائل ۱۲۷۰ھ میں۔

۴۔ انہی منقر و داد رحمۃ اللعالمین ص ۱۲۱ تا ۱۲۷ پر منقول ہے۔

۵۔ معراج کب ہوئی؟ اس کے بارے میں ارباب سیر کے مختلف اقوال ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

سوال: یہ معراج جسمانی تھی یا روحانی۔

جواب: جسمانی تھی بلکہ

سوال: شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں قیام فرماتھے؟ پھر آپ کو کہاں کہاں لے جایا گیا؟

جواب: حضرت امّ ہانی کے مکان میں آرام فرماتھے۔ پہلے مسجد حرام میں لیجا یا گیا۔

(بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ) جنکو تفصیل کے ساتھ فتح الباری باب المعراج میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ منصور پوریؒ نے حجة للعالمین ج ۱ ص ۱۷ پر مسئلہ نبوی ذکر کیا ہے۔ اس کے برخلاف ہم نے مسئلہ نبوی کا ذکر کیا ہے کیونکہ روایات کی روشنی میں زیادہ قرین قیاس یہی نکلتے۔ روایات سے ثابت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے ہو گئی تھی اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ نماز کی فرضیت شب معراج میں ہوئی۔ مطلب یہ ہوا کہ حضرت خدیجہ رضی کی وفات معراج سے پہلے ہوئی۔ اور پہلے بیان کیا جا چکا کہ حضرت خدیجہ کی وفات ماہ رمضان سنہ نبوی میں ہوئی تھی۔ لہذا معراج کا واقعہ سنہ نبوی ماہ رمضان کے بعد کا ہوگا۔ نیز حافظ ابن قیمؒ نے تلخیص میں طائف کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا کہ ”اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور طائف کا واقعہ اور آخر سنہ نبوی کا ہے۔ لہذا انکی بیان کردہ عبارت سے پتہ چلا کہ معراج سنہ نبوی کے بعد سنہ نبوی میں ہوئی۔ اور ماہ رجب کو اس واسطے اختیار کیا کہ ربیع الاول، ربیع الآخر، رجب، رمضان، شوال علی اختلاف الاقوال میں ماہ رجب زیادہ مشہور ہے۔ ہذا ما تیسری بعد الدراستہ المراجعة من سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۵۵ والرمق الختم وانشاءہم السلام تمام صحابہ تابعین، سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ صرف دو تین صحابہ کا قول ہے کہ یہ سیر روحانی تھی۔ علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد ص ۲۲ پر روحانی قول کی نسبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ”و حسن بصری کی طرف کی ہے۔“

وہاں سے بیت المقدس، وہاں سے آسمانوں کو پار کرتے ہوئے سدۃ المنتہی پر لے جایا گیا۔

سوال: معراج کس سواری کے ذریعہ ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں کون تھے؟

جواب: ۱۔ براق کے ذریعے۔ جو ایک بہشتی جانور نچرے کچھ چھوٹا اور حمارے کچھ بڑا سفید رنگ برق رفتار تھا۔ حضرت جبریل اور میکائیل آپ کے ہمرکاب تھے۔

سوال: بیت المقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

جواب: ۱۔ نماز پڑھائی اور تمام انبیاء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کی۔

سوال: ۲۔ آسمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن کن انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی؟

جواب: ۱۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے، دوسرے آسمان پر حضرت نوح علیہ السلام سے،

یسعے دونوں سے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے، چوتھے پر حضرت

ادریس سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے، چھٹے آسمان پر حضرت

موسیٰ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی ملاقات ہوئی۔

سوال: ۳۔ معراج کا ثبوت قرآن کریم کی کس آیت سے ہے؟

جواب: ۱۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ ۚ لَيْلًا مِّنَ السَّجْدِ الْحَرِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ۚ

سوال: ۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کیا تحفہ لیکر آئے؟

جواب: ۱۔ پانچ فرض نمازوں کا تحفہ جو ثواب میں پچاس نمازوں کا درجہ رکھتی ہیں۔

۲۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت (۱) پارہ ۱۵۔ ترجمہ: ۱۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے (حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک راتوں رات لے گیا۔ جن کو گھر رکھا ہے ہماری برکتوں نے

تاکہ اسکو اپنی قدرتوں کے نمونے دکھائیں۔ وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

[illegible]

۱۰

کتابخانه عمومی مسجد اعظم کربلا

وہی کہ جس نے اسے پہچان لیا

و اما در مورد این که گویند که این کتاب از طرف حضرت علی علیه السلام
نویسه شده است و این را هم میگویند که این کتاب از طرف حضرت علی علیه السلام

فخریہ تہذیب - جو کہ آئینہ سرور ہے اور تہذیب -

جواب :- ہاں، جوئی بنوئی بہت سی آہستہ آہستہ جاتی ہے۔

۵۰- در کتب معتبره ج ۱۰ ص ۱۰۰ کتب معتبره ج ۱۰ ص ۱۰۰

[illegible]

بیعت عقبہ اولیٰ

سوال ۱۔ بیعت عقبہ اولیٰ کب ہوئی اور کتنے آدمیوں نے بیعت کی؟

جواب ۱۔ ذی الحجہ ۱۲ء نبوی میں یہ بیعت ہوئی اور بارہ آدمیوں نے کی۔

سوال ۲۔ یہ بارہ آدمی کس کس قبیلہ کے تھے۔ تفصیل سے بتائیے؟

جواب ۱۔ دس قبیلہ اوس کے تھے اور دو قبیلہ خزرج کے

سوال ۲۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ بارہ آدمی پہلی ہی مرتبہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے یا ان

میں وہ حضرات بھی تھے جو ایک سال قبل بیعت کر چکے تھے؟

جواب ۱۔ ان میں صرف سات آدمی پہلی مرتبہ حاضر ہوئے۔ باقی پانچ جابر ابن عبد اللہ کو پھوڑ کر

ان چھ میں سے تھے جو ایک سال قبل بیعت کر چکے تھے

۱۔ عَقْبَةُ (ع، ق، ب کے زبر کے ساتھ) پہاڑ کی گھاٹی کو کہتے ہیں۔ مکہ سے منیٰ جاتے آتے

ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستے سے گذرنا پڑتا تھا۔ اسی گذرگاہ کو

عقبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ موسم حج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لینے کے لئے اس

گھاٹی کو منتخب کیا تھا۔ اسی مناسبت سے اسکو بیعت عقبہ کہتے ہیں۔ اب یہاں پہاڑ

کاٹ کر شاہ سڑکیں بنادی گئی ہیں۔ ۱۔ الرقی المغموم ص ۲۲۹

۲۔ پہلے چھ افراد کے نام گذشتہ صفحہ ۵۰ میں بیان کر دئے گئے ہیں۔ پہلی مرتبہ آنے

والے افراد کے نام یہ ہیں۔ (۱) معاذ بن عمارث (۲) ذکوان بن عبد القیس (۳) جواد بن مہاشم (۴) یزید بن

ثعلبہ (۵) عباس بن عبادہ (۶) ابوالہثم مالک ابن یہان (۷) عویم بن سلمہ رضی اللہ عنہم

سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۲۲۔

سوال :- جب یہ لوگ مدینہ منورہ واپس ہوئے تو ان کے ساتھ اسلامی تعلیم دینے کیلئے کن کو روانہ فرمایا ؟

جواب :- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

سوال :- یہ دونوں حضرات کس کے یہاں قیام پذیر ہوئے ؟

جواب :- حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام فرمایا۔

جمعہ کا قیام

سوال :- مدینہ منورہ میں جمعہ کا قیام کس نے کیا اور کب ؟

جواب :- ﷺ نبوی میں اسعد بن زرارہ نے، مدینہ میں سب سے پہلے جمعہ پڑھایا۔

سوال :- حضرت مصعب بن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کب واپس ہوئے ؟

جواب :- نبوت کے تیرھویں سال ایام حج کے قریب میں لوٹے۔

بیعت عقبہ ثانیہ

سوال :- بیعت عقبہ ثانیہ نبوت کے کون سے سال ہوئی ؟

جواب :- نبوت کے تیرھویں سال یہ بیعت ہوئی۔

سوال :- یہ بیعت کتنے لوگوں نے کی ؟

جواب :- ستر گئے زائد آدمیوں نے بیعت فرمائی۔

لے الاصابہ ج ۱ ص ۲۲ ترجمہ اسعد بن زرارہ ۲۲۵ تعداد میں اختلاف ہے ۴۲، ۴۳، ۴۵ کے اقوال بہت

کے مآخذ میں ملتے ہیں حضرت مولانا ادیس صاحب کاندھلوی رقم طراز ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد مشہور قول کی بنا پر

بچھتر تھی جنہیں تہتر مرد اور دو عورتیں تھیں سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۲ علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تلخیص الغرر

بارہ نقیب

سوال :- بیعت کے بعد انھیں میں سے بارہ نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتخب فرمائے تھے تاکہ وہ حواریین عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنی قوم کے کفیل ہوں۔ بتائیے یہ انتخاب کس کے اشارہ سے ہوا ؟

جواب :- حضرت جبریل علیہ السلام کے اشارہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بارہ حضرات منتخب فرمائے یہ

سوال :- نقباء کے اسمائے گرامی کیا ہیں ؟

جواب :- (۱) اسد بن زرارہ (۲) عبداللہ بن رواحہ (۳) سعد بن زید (۴) رافع بن مالک (۵) ابوجابر عبداللہ ابن عمرو (۶) یزید بن عمرو (۷) سعد بن عبادہ (۸) منذر بن زید (۹) عبادہ بن صامت (۱۰) اسید بن حنظلہ (۱۱) سعد بن خثیمہ (۱۲) رفاعہ بن عبداللہ

رضی اللہ عنہم

سوال :- یہ بارہ حضرات کس کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے ؟

جواب :- اول الذکر ۹ افراد قبیلہ خزرج کے تھے اور باقی تین قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۱۷ ————— ۲۔ بعض اہل علم نے رفاعہ کے بجائے ابوالہشیم

تھیان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۲۳

”ہجرت مدینہ“ سلسلہ تہجیری

سوال ۱۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کیا تھی؟
جواب ۱۔ ۵۳ سال تھی۔

سوال ۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے کیوں نکلنا پڑا؟
جواب ۲۔ پے درپے آلام و مصائب کی انتہا ہو گئی۔ حتیٰ کہ دارانِ دہ میں مکہ کے سرداروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کر لیا (العیاذ باللہ) تو حضرت جبریل علیہ السلام ہجرت کا حکم لیکر تشریف لائے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔
سوال ۳۔ قتلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ میں کتنے سردارانِ قریش شریک تھے اور کون کون؟

جواب ۳۔ چودہ سردار تھے جنکے نام یہ ہیں۔

- (۱) ابو جہل (۲) جبیر بن مطعم (۳) طعیہ بن عدی (۴) حارث بن عامر
- (۵) شیبہ بن ربیعہ (۶) عتبہ بن ربیعہ (۷) ابوسفیان بن حرب (۸) نضر
- بن حارث (۹) ابوالخزری بن ہشام (۱۰) زمعہ بن اسود (۱۱) حکیم بن حزام
- (۱۲) نبیہ بن الحجاج (۱۳) منبہ بن الحجاج (۱۴) امیہ بن خلفؓ

۱۔ تفصیل دیکھیے صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۵ باب ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۵۴ ان میں سے گیارہ سردار جنگ بدر میں مارے گئے اور باقی مسلمان ہو گئے۔
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال ۱۔ قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجوز کس نے پیش کی تھی؟

جواب ۱۔ دشمن رسول ابو جہل علیہ اللعنہ نے۔

سوال ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ کے لئے گھر سے کب نکلے؟

جواب ۲۴، ۲۶ صفر ۳؎ نبوی کی درمیانی رات کو جو جمعہ کی رات ہوتی ہے لے

سوال ۱۔ ہجرت کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر مبارک پر کس کو لٹایا

اور کیوں؟

جواب ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا۔ تاکہ وہ امانتیں جو اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس رکھا کرتے تھے ان کو واپس کر دیں۔

سوال ۱۔ مکہ سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا اور کتنے دن؟

جواب ۱۔ غار ثور میں قیام فرمایا اور تین دن (جمعہ، بار، اتوار) یہاں گزارے۔

سوال ۱۔ سفر ہجرت کے ساتھی کون ہیں؟

جواب ۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ غار ثور کے قیام کے دوران شکم سیری کا کیا بندوبست تھا؟

۱۔ یہ تاریخ علامہ سلیمان منصور پوری کی رقم کردہ تحقیقات کی روشنی میں متعین کی

گئی ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۳۲۱ اور صفر کا یہ مہینہ ۳؎ نبوی میں تم بھی ہو سکتا ہے جبکہ سن نبوی

کا آغاز ماہ محرم سے مانا جائے۔ اور اگر سن نبوی کا آغاز اسی مہینہ سے مانا جائے جس

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا یعنی ربیع الاول۔ تو صفر کا یہ مہینہ

۳؎ نبوی میں ہوگا۔ مؤرخین نے دونوں طریقے اختیار کئے ہیں۔ یہاں سن کا

آغاز محرم سے مانا گیا ہے۔

۲۔ غار پہاڑ، مکہ کے جنوب میں تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے (محقق الخیر ص ۲۵۵)

جواب :- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہؓ رات میں بکریاں لیکر
 پہنچتے تھے اور دونوں حضرات پیٹ بھر دودھ پی لیتے تھے۔ تین دن
 تک یہی معمول رہا۔

سوال :- غارِ ثور میں قریش کے مشوروں اور خبروں کی اطلاع کون دیتے تھے؟
 جواب :- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہؓ

سوال :- سفرِ ہجرت میں راستہ بتانے کے لئے اُجرت پر کس کو مقرر کیا تھا؟
 جواب :- عبداللہ ابن اُرَیقَط کو مقرر کیا تھا۔

سوال :- مکہ مکرمہ چھوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف اشارہ
 کر کے کیا فرمایا؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت ابن عباس رضیہ فرمایا: مَا أَظْنَبُكَ مِنْ
 بَلَدٍ وَاحْتَبَأَ إِلَيَّ ذُلًّا لَأَنْ قَوْمِي أَحْبَبُونِي مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ
 تو کیا ہی پاکیزہ شہر ہے اور مجھ کو بڑا ہی محبوب ہے اگر میری قوم مجھ کو نہ
 نکالتی تو میں دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

۱۔ عامر بن فہیرہؓ سابقین اولین میں سے ہیں غزوہ بدر و اُحد میں شریک ہوئے اور سرِ بے بیرونہ
 میں شہید ہوئے انکی لاش آسمان پر اٹھائی گئی پھر زمیں پر رکھ دی گئی۔ میرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۸۷
 ۲۔ یہ اسلام لا چکے تھے۔ اپنے والد کے زمانہ خلافت میں ابا جان سے پہلے وفات پائی۔ الاماہ ج ۲ ص ۲۸۷
 ۳۔ وافتدی نے ان کا مسلمان ہونا بیان کیا ہے۔ مگر علامہ سہیلی علامہ نووی فرماتے
 ہیں کہ ہمیں کسی سندِ صحیح سے عبداللہ ابن اُرَیقَط کا اسلام لانا معلوم نہیں ہوا یہی صحیح
 ہے (امامہ ج ۲ ص ۲۸۷ زرقانی ج ۱ ص ۲۲۸)
 ۴۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۲۸۔

غارے روانگی

سوال :- غارے روانگی کب ہوئی اور کس طرح ؟

جواب :- یکم ربیع الاول ۱۰ ہجری بروز دوشنبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن نفیرہ رضہ دو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر روانگی فرمائی۔

سوال :- جس اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اس کا نام کیا تھا ؟

جواب :- قصوار تھا۔ یہ واقدی کی روایت ہے

سوال :- اس سفر میں کل کتنے آدمی تھے، اور کون کون ؟

جواب :- چار آدمی تھے: (۱) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (۳) عامر بن نفیرہ جو خدمت کے لئے ساتھ تھے (۴) عبداللہ بن اُرَیْقَط، یہ راستہ بتانے کے لئے تھا۔

۱۔ اکثر کا اتفاق ہے کہ روانگی دوشنبہ کے دن ہوئی۔ مگر تاریخ کو کسی بھی اس کے بارے میں بعض اہل سیر لکھتے ہیں کہ ربیع الاول کی ۴ تاریخ تھی۔ یہ تاریخ ان حضرات کے قول کے مطابق جو مکہ سے طائغ کی تاریخ یکم ربیع الاول بتاتے ہیں۔ مگر ہم نے اقبل میں علامہ منصور پوری کی تحقیق کے مطابق خروج مکہ کی تاریخ نقل کی ہے اس کے مطابق غارے روانگی کی تاریخ یکم ربیع الاول ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۲۔ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ اس کا نام جد عمار تھا۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۲

۳۔ مدارج النبوة قسط ۶ ص ۱۲۳ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر سوار ہوئے۔ اور ایک پر عامر اور عبداللہ بن اُرَیْقَط دونوں سوار ہوئے۔ مگر زرقانی ج ۱ ص ۲۲ پر مرقوم ہے کہ عبداللہ بن اُرَیْقَط اپنے تیسرے اونٹ پر سوار تھا۔

سوال :- اس موقع پر سواؤنٹوں کے لائق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے کون نکلا ؟

جواب :- سُرَاقہ ابن مالک بن جُثَیْمُ نکلا۔ یہ بنو مُدِج کا ایک فرد تھا۔

سوال :- تلاشی کے سلسلہ میں سُرَاقہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ؟

جواب :- جب سُرَاقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک یا پیٹ تک دھنس گیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ایسا ہوا اس نے معافی مانگی اور تعاقب نہ کرنے کا عہد کیا تب اسے نجات ملی۔

قباء میں تشریف آوری

سوال :- مدینہ پہنچنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ قیام فرمایا ؟

جواب :- مقام قباء میں

سوال :- قباء میں داخلہ کا دن اور تاریخ کیا تھی ؟

اے سُرَاقہ بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے سُرَاقہ

سے فرمایا تھا، ”کیف بک اذا لبست سوار کسری“ اوقت میرا

کیا حال ہوگا جب تو کسری کے کنگن پہنے گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت

میں آپ کی یہ پیشین گوئی ثابت ہوئی۔ ایران فتح ہوا۔ کسری کے کنگن فاروق اعظمؓ

کے قدموں میں ڈالے گئے تو آپ نے سُرَاقہ کو بلا کر کنگن پہنائے۔ الاستیعاب

لابن عبد البر ج ۲ ص ۱۲، زر قانی ج ۱ ص ۲۲۸۔

اے محمدؐ! یہ ہے کہ میں نے اپنے مالک کو بلا کر کنگن پہنائے۔ اس کی وجہ سے وہ اسلام لے آیا۔

جواب :- لَمْ سَجِدْ اِسْتَسْ عَلَى التَّقْوَى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ﷺ
سوال :- حضرت علیؓ کو کتنے روز ٹھہرے اور راتیں واپس کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں ملے ؟

جواب :- تین روز قیام کیا اور پیدل مدینہ کی راہ لی۔ مقام قبا میں آئے۔ چونکہ نبی ص ابھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اس لئے یہیں ملاقات ہوئی۔

سوال :- حضرت علیؓ نے قبا میں کس کے یہاں قیام فرمایا ؟

جواب :- حضرت کلثوم بن ہدم کے یہاں قیام فرمایا (یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقیم تھے)

قبا سے روانگی اور نماز جمعہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے کس روز روانہ ہوئے ؟

جواب :- جمعہ کے روز روانہ ہوئے ﷺ

سوال :- پھر جمعہ کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں پڑھی ؟

جواب :- مدینہ کے راستے میں محلہ بنی سالم واقع ہے جب وہاں پہنچے تو جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ بھی دیا ﷺ

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے اور آپ

۱ سورہ توبہ آیت ۵۱ ۲ الحق المنوم ۳ بحوالہ الزاوا المعارج ۲ ص ۵۴

۴ جمعہ کے دن پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ رہا تاریخ کا معاملہ تو علامہ منصور پوریؒ نے ۱۲ ربیع الاول نقل کی ہے رحۃ للعالمین ص ۱۱۱ لیکن قبا میں مدت قیام کے اختلاف کی بنیاد پر تاریخ کا اختلاف بھی ضروری ہے۔ ۵ اکثر ارباب سیر نے یہ خطبہ نقل کیا ہے۔

جواب :- لَمْ سَجِدْ اِسْتَسْ عَلَى التَّقْوَى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ^۱۔
سوال :- حضرت علیؓ کو مکہ میں کتنے روز ٹھہرے اور راتیں واپس کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں ملے ؟

جواب :- تین روز قیام کیا اور پیدل مدینہ کی راہ لی۔ مقام قبایس آئے۔ چونکہ نبی ص ابھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اس لئے یہیں ملاقات ہوئی۔

سوال :- حضرت علیؓ نے قباء میں کس کے یہاں قیام فرمایا ؟

جواب :- حضرت کلثوم بن ہدم کے یہاں قیام فرمایا ^۲ (یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقیم تھے)

قباء سے روانگی اور نماز جمعہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم قباء سے کس روز روانہ ہوئے ؟

جواب :- جمعہ کے روز روانہ ہوئے ^۳۔

سوال :- پھر جمعہ کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں پڑھی ؟

جواب :- مدینہ کے راستے میں محلہ بنی سالم واقع ہے جب وہاں پہنچے تو جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ بھی دیا ^۴۔

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے اور آپ

۱۔ سورہ توبہ آیت ۱۰۵ ^۱ لَمْ الرِّحْقُ الْمُتَوَمِّتُ ۲۔ بحوالہ الزاد المعاد ج ۲ ص ۵۴

۳۔ جمعہ کے دن پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ رہا تاریخ کا معاملہ تو علامہ منصور پوریؒ نے ۱۲ ربیع الاول نقل کی ہے رحۃ للعالمین ج ۱ لیکن قبایس میں مدت قیام کے اختلاف کی بنیاد پر تاریخ کا اختلاف بھی ضروری ہے۔ ۴۔ اکثر ارباب سیر نے یہ خطبہ نقل کیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں پڑھایا؟
 جواب :- سب سے پہلی مسجد مسجد قبا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ
 بنی سالم کی مسجد میں پڑھایا ہے
 سوال :- اس موقع پر جمعہ میں کتنے آدمی شریک تھے؟
 جواب :- کل سو آدمی تھے بے

سوئے یثرب

سوال :- مدینہ کا نام پہلے یثرب تھا۔ مدینۃ الرسول کب ہوا؟
 جواب :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینۃ الرسول نام پڑا مختصراً
 مدینہ ہو گیا۔
 سوال :- مدینہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف کس کو حاصل ہوا؟
 جواب :- حضرت ابو ایوبؓ انصاری رضی اللہ عنہ کو۔
 سوال :- حضرت ابو ایوبؓ کے مکان میں کتنے ماہ قیام فرمایا اور پھر کہاں منتقل ہوئے؟
 جواب :- ساٹھ ماہ تک یہیں قیام فرمایا۔ اور پھر اپنے ان مجروں میں منتقل ہو گئے جو
 لے رحمة للعالمین ص ۱۵۱ لے ایضاً

لے ابو ایوب کا نام خالد ہے۔ اصابہ فی احوال الصحابہ میں اسی نام سے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہی
 یہ بھی بیان ہے کہ مدینہ کا ہر آدمی معنی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں قیام فرمائیں مگر اپنے فرمایا کہ ناہ
 کو چھوڑ دو یہ مامور ہے۔ اذنی ابو ایوب کے مکان پر پڑھری۔ اسلئے آپ وہاں قیام پذیر ہوئے۔ ابو ایوب
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیال بنو نجار کے خاندان سے تھے۔ صحیح مسلم باب الہجرت کی روایت سے منہ
 جلتا ہے کہ ابو ایوبؓ بیان کرتا اسی قرابت کی وجہ سے تھا۔ حاشیہ سیرت النبی ص ۲۴۹۔
 لے سیرۃ النبی ص ۲۴۹ مولانا محمد ریاں صاحب نے بحوالہ زاد المعاد ص ۱۵۱ ایک ماہ کی مدت بتائی ہے (تاریخ الاسلام ص ۲۳)

امہات المؤمنین کے لئے بنائے گئے تھے۔

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو اہل مدینہ کی خواتین جو شہرِ مسرت میں کیا گیت گارہی تھیں ؟

جواب :- طَلَعَتِ الْبُذُرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوُدَّاعِ
وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَادَعَا رِقْلُهُ دَاعِ
أَبْلَسَهَا التَّبَعُوثُ فِينَا
جِئْتُ بِالْأَمِيرِ الْمُطَاعِ
اُن پہاڑوں سے جو ہیں ٹوٹے جنوب
جو دھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا
کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے
شکر واجب ہے ہیں انش کا
ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی
بھیجے دالا ہے تیرا کبستہ

سوال :- انصار کی جن لڑکیوں نے یہ ترانہ سنجی کی ہے کونسی تھیں ؟
جواب :- یہ وہی لڑکیاں ہیں جنھوں ۱۱؎ ۱۲؎ ۱۳؎ نبوی میں مکہ معظمہ پہنچ کر اسلام قبول کیا تھا۔ یادہ ہیں جو حضرت مصعب بن عمیر کی تعلیم سے مدینہ میں ہی مسلمان ہوئیں ۱۴؎

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے سب سے پہلے مکہ سے مدینہ ہجرت کی ؟

۱؎ بعض روایات میں طلحہ کے بجائے ۱۵؎ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ معنی میں کوئی فرق نہیں۔

۱۶؎ "ثَنِيَّاتِ" جمع ہے۔ اس کا واحد ثَنِيَّةٌ ہے، ٹیلے کو کہتے ہیں۔ سفرِ ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَنِيَّةُ الْبُولِ، ثَنِيَّةُ الْبَابِ، ثَنِيَّةُ مِرْدَانَ سے گزر فرمایا تھا۔ ثَنِيَّةٌ وِلائے مدینہ کے قریب ایک ٹیلہ ہے اہل مدینہ تنہا کو یہاں تک چھوڑنے آتے تھے۔ وِلائے کے معنی خستی کے ہیں۔ اس وجہ سے اس ٹیلہ کا نام ہو گیا۔ ۱۷؎ اشعار کا یہ ترجمہ علامہ منصور پوری نے کیا ہے۔ رحمۃ اللعالمین

۱۸؎ ایضاً۔

جواب :- سب سے پہلے مدینہ پہنچنے والے حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی ہیں
سوال :- مدینہ کی وہ کونسی مسجد ہے جس میں سب سے پہلے قرآن کریم پڑھا گیا؟
جواب :- بنو زریق کی مسجد ہے۔

”سنہ ہجری کا آغاز“

سوال :- سنہ ہجری کی ابتداء کب سے ہوئی ہے؟
جواب :- سنہ نبوی میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تھی اسی
سال کے ماہ محرم سے سنہ ہجری کی ابتدا ہوئی ہے۔
سوال :- کیا اسی وقت سنہ ہجری کا تعین ہو گیا تھا؟
جواب :- نہیں۔ بلکہ ہجرت کے سترہویں سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے صحابہ کرام کے مشورہ سے سنہ ہجری کا تعین فرمایا۔

مدینہ طیبہ

سوال :- مدینہ منورہ کہاں ہے؟ مکہ سے کتنی دور پڑتا ہے؟ اس کا نام
پہلے کیا تھا؟
جواب :- ملک عرب کا ایک شہر ہے۔ مکہ سے شمال کی جانب تقریباً ڈھائی سو میل

۱۔ الریح الخنوم ۲۲۵، والد کا نام سیرۃ الصلحۃ ج ۱ ص ۳۵ پر ہے۔

۲۔ تاریخ الاسلام مدی دوم ص ۲۵ بحوالہ زاد المعاد۔

۳۔ قیاس کے مطابق ربیع الاول سے ابتداء ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ اسی ماہ میں آپ مدینہ میں رونق افروز
ہوئے مگر محرم سے اسلئے ابتداء ہوئی کہ آپ ہجرت کا ارادہ محرم ہی سے فرما چکے تھے۔ فتح الباری ج ۱ ص ۱۲۸
۴۔ ایضاً

کے فاصلہ پر ہے پہلے اس کا نام یثرب تھا لے
سوال ۱۔ ہجرت کے وقت مدینہ میں مد مقابل کون لوگ تھے ؟
جواب ۱۔ مشرک ۲۔ یہودی ۔

سوال ۱۔ مشرکوں کے خاندان کے نام بتائیے ؟

جواب ۱۔ دو خاندان تھے ۔ ایک کا نام اوس ، دوسرے کا خزرج تھا ۔

سوال ۱۔ یہودیوں کے بڑے بڑے قبیلے کیا کیا تھے ؟

جواب ۱۔ مدینہ کے یہودیوں کے تین بڑے قبیلے تھے ۔ (۱) بنو نضیر (۲) بنو قینقاع (۳) بنو قریظہ ۔

سوال ۱۔ اسلام پھیل جانے کے بعد مدینہ میں کتنے فرقے ہو گئے ؟

جواب ۱۔ تین فرقے ہوئے ۔ مسلمان ، یہودی ، منافق ۔

سوال ۱۔ زمانہ نبوی میں ان منافقوں کا سردار کون تھا ؟

جواب ۱۔ عبداللہ ابن ابی بن سلول ۔

رشتہ مواخات

سوال ۱۔ رشتہ مواخات کا کیا مطلب ہے ؟

جواب ۱۔ جن صحابہ کرام نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تھی ۔ مدینہ میں ان کا کوئی سہارا نہ تھا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بالغ نظری سے انصار و مہاجرین کے مابین بھائی چارہ قائم کرایا ۔ تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا مددگار اور مصیبت

لے کتب سابقہ میں مدینہ منورہ کا نام رسلع ہے ۔ کتاب یسعیاہ ۴۲ باب ۱۱ ۔

لے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا اس کے بعد وہ حقیقی بھائی بن کر رہے جن کی کہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے ۔ مگر یہ وراثت کا طریقہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کسی رشتہ کی بنا پر میراث تقسیم ہونے کا حکم قرآن پاک میں نازل نہ ہوا ۔ مواخات کا یہ رشتہ منسلک علیہ الاریح ، محبت ۲۱ ۔

کے وقت ایک دوسرے کا غمگسار ہو۔ اور مہاجرین و انصار مدینہ میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ اسی کو رشتہ مواخات کہتے ہیں۔

سوال :- یہ رشتہ کب ہوا اور کہاں ہوا ؟
 جواب :- ہجرت کے پانچ ماہ بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہوا۔
 سوال :- رشتہ مواخات کتنے صحابہ کے مابین قائم کیا گیا ؟
 جواب :- پینتالیس مہاجرین اور پینتالیس انصار کے مابین ہے

مسجد نبوی کی تعمیر

سوال :- سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کب ہوئی اور کس نے کی ؟
 جواب :- سلسلہ ہجری میں ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی۔

سوال :- مسجد کی تعمیر کے لئے کونسی جگہ منتخب کی گئی، اور وہ جگہ کس کی تھی ؟
 جواب :- مدینہ پہنچتے ہی جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی اسی کو منتخب کیا گیا۔ اس کے مالک دو تہیم بچے سہیل اور سہل تھے

سوال :- یہ زمین کتنی قیمت سے لی گئی اور قیمت کس نے ادا کی ؟
 جواب :- دس دینار میں خریدی گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قیمت ادا کی ہے

۱۰ کون کس کا بھائی بنا۔ اس کی پوری تفصیل سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۲۵ تا ۲۲۷ پر ملاحظہ کیجئے

۱۱ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۲۵۔

۱۲ فتح الباری ج ۱ ص ۱۹۲۔

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ سلسلہ میں اور کیا واقعات پیش آئے ان پر ایک نظر ڈالئے؟
جواب ۱۔ (۱) اذان کا حکم اور اس کی ابتداء اسی سنہ میں ہوئی۔

(۲) مدینہ پہنچنے کے آٹھ ماہ بعد ماہ شوال میں حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہوئی۔

(۳) مسلمانوں میں سے کلثوم بن ہذیمؓ، اسعد بن زرارہؓ نے انتقال فرمایا۔

(۴) مشرکین میں سے ولید بن مغیرہؓ، اور عاص بن وائلؓ دوسروں نے انتقال کیا۔

(۵) حضرت عثمان غنیؓ نے جنت کے عوض "بیر رومہ" خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔

(۶) اسی سال ظہر، عصر، عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں پہلے دو دو تھیں۔

سوال ۲۔ سلسلہ ہجری میں مشہور لوگوں میں سے کون اسلام لائے؟

جواب ۲۔ عبداللہ بن سلامؓ، میمون بن یامینؓ اور سلمان فارسیؓ اسلام لائے۔

سوال ۳۔ سلسلہ میں کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے بھیجے گئے؟

جواب ۳۔ غزوہ کوئی نہیں ہوا۔ تین دستے (سریے) بھیجے گئے۔ سریہ سیف البحر،

سریہ رابغ، سریہ ضرارہ

۱۔ حضرت عائشہؓ سے ہجرت قبل نکاح ہو چکا تھا۔ اس وقت انکی عمر چھ یا سات سال تھی۔ رخصتی کے وقت

۹ سال عمر تھی۔ بعض کا قول ہے کہ ہجرت کے آٹھ ماہ بعد سلسلہ میں حضرت عائشہؓ سے طہوت فرمائی سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۵۹

۲۔ تاریخ طبری ج ۶ ص ۲۴۱۔ عبداللہ بن زبیر کی ولادت بھی اسی سال ہوئی تھی سیرت النبی ج ۱ ص ۲۹۸

۳۔ ان حضرات کے اسلام لانے کی تفصیل کیلئے دیکھیے البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۳ تا ص ۲۴۔ فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۱

لبقات بن سعد ج ۴ ص ۵۵۔ یہ سرایا علی الترتیب رمضان، شوال، ذیقعدہ میں بھیجے گئے بالترتیب

ان کا نام سریہ حمزہ، سریہ عبیدہ بن الحارث، سریہ سعد بن وقاص بھی ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۱۸۶ نیز سریہ ضرار

کا نام سریہ ضرار مولانا صفی الرحمن نے بتایا ہے الرمح الممتوم ص ۲۰۰
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مدینہ کے یہود سے معاہدہ

سوال ۱۔ سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم یہود سے معاہدہ کیا تھا۔ اسکی اہم وضاحت کیا تھیں؟

جواب ۱۔ (۱) دونوں فریقوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔ یعنی یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر (۲) بوقت جنگ یہود کو جان و مال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا۔ مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن اگر مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لازم ہوگی۔ (۴) مسلمان اگر کسی سے صلح کریں گے تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک رہنا ہوگا۔ (۵) جو طاقت اس معاہدے کے کسی فریق سے جنگ کریگی، سب اس طاقت کے خلاف آپس میں تعاون کریں گے۔ (۶) اس معاہدے کے سارے شرکاء پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور قتل و خونریزی حرام ہوگا۔ (۷) کوئی آپسی جھگڑا یا باہمی اختلاف پیش آجائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔

سوال ۱۔ یہ معاہدہ ہجرت کے کتنے ماہ بعد ہوا؟

جواب ۱۔ ہجرت سے پانچ ماہ بعد۔

سوال ۱۔ اس معاہدے کا کیا مقصد تھا؟

جواب ۱۔ مقصد یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو۔ مدینہ اور اس کے گرد و پیش کا علاقہ ایک وفاقی وحدت میں منظم ہو جائے اور مسلمان یہود کے فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکیں۔

۱۔ معاہدہ کی پوری تفصیل البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۲۷ میں مذکور ہے۔

۲۔ تاریخ انجیس ج ۱ ص ۲۹۔

سلسلہ ماہجری

سوال :- اسلامی تعلیمات کے لئے مسجد نبوی کے برابر میں صُفّہ نبوی کتّابم ہوا؟
جواب :- تحویل قبلہ کے بعد سلسلہ میں۔

سوال :- تحویل قبلہ ہوئی، اور پہلے کس طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی؟
جواب :- شعبان سلسلہ میں تحویل قبلہ کا حکم آیا یہ پہلے بیت المقدس کی طرف
نماز میں رُخ کیا جاتا تھا تاہم

غزوات و سرایا

سوال :- غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟
جواب :- ہر وہ فوجی مہم جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس موجود رہے
ہوں اس کا نام غزوہ ہے۔ اور وہ فوجی مہم جس میں آپ ص خود تشریف

۱۔ قرآن کریم کی یہ آیت اُتری :- قَوْلٍ وَجْهِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
پس آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔ تحویل قبلہ کے اسرار و حکم کی تفصیل پارہ ۱ میں مقبول
آیت ۱۴۲-۱۴۳ کے تحت کتب تفاسیر میں دیکھیے۔

۲۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے اس وقت تک بھی قبلہ بیت المقدس تھا
مگر طریقہ یہ تھا کہ رُخ اس طرح رہے کہ بیت اللہ بھی سامنے رہے۔ مکہ میں یہ طریقہ ممکن تھا۔
مدینہ میں اگر یہ صورت نہ ہو سکی کہ دونوں قبلوں کو جمع فرمائیں اس لئے بحکم الہی سولہ راستہ

ماہجرت بیت المقدس ہی کی طرف رُخ راہ سیرۃ المصطفیٰ ﷺ
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہ لے گئے ہوں، اسے سر یہ کہتے ہیں لے

سوال: بکل کتنے غزوے ہوئے؟

جواب: ۲۴، ۲۳، ۲۱، ۱۹ علی اختلاف الاقوال لے

سوال: سرایا کی تعداد کیا ہے؟

جواب: ۱۔ سرایا کی تعداد میں ۳۰، ۳۵، ۳۸، ۴۸ اور ۵۶ کی روایات ہیں لے

سوال: وہ فوجی مہیں جن میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک تھے کیا ان سب میں قتل و قتال ہوا؟ یا کچھ میں۔ اور ان کے نام کیا ہیں۔

جواب: سب میں قتل و قتال نہیں ہوا۔ بلکہ صرف ۹ جنگوں میں ہوا انکے نام یہ ہیں۔

(۱) بدر کی پہلی لڑائی (۲) بدر کی دوسری لڑائی (۳) جنگِ احد

۱۔ علامہ منصور پوری نے لکھا ہے کہ ہر وہ نقل و حرکت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہو اس کا نام غزوہ ہے اور وہ نقل و حرکت جو کسی مسلمان نے کی ہو اس کا نام سر یہ ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۱۵۲

۲۔ مولانا ادیس صاحب نے یہ اقوال اس طرح نقل کئے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق، واقدی ابن سعد ابن جوزی نے غزوات کی تعداد ستائیس بتائی ہے۔ سعید بن المسیب سے چوبیس، جابر ابن

عبد اللہ سے کمیسٹ اور زید بن ارقم سے انیس کی تعداد مروی ہے۔ اختلاف کی وجہ ہے کہ بعض علماء نے چند غزوات کو قریب قریب ہونے کی وجہ سے ایک غزوہ شمار کیا۔ اسلئے انکے یہاں غزوات کی تعداد کم

رہی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض علماء کو بعض غزوات کا علم نہ ہوا ہو۔ سیرۃ المصطفیٰ جلد ۱ ص ۵۱۔ اس کے برخلاف علامہ منصور پوری نے غزوات و سرایا کا جو نقشہ پیش کیا ہے ان میں غزوات کی تعداد ۲۴ اور سرایا

کی تعداد ۵۵ ہوتی ہے۔ دیکھئے رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۲۰۲۔

۳۔ یہ روایات علی ترتیب البیان ابن سعد، ابن عبد البر، محمد بن اسحاق، واقدی اور ابن جوزی

کی ہیں تفصیل مطلوب ہو تو ذرقانی ج ۱ ص ۳۸۸ کی مراجعت کریں۔

(۴) جنگ احزاب (۵) جنگ بنی قریظہ (۶) جنگ بنی مصطلق (۷) جنگ

خیبر (۸) جنگ حنین (۹) جنگ طائف۔

سوال ۱۔ اسلام میں سب سے پہلا سر یہ کونسا ہے ؟

جواب ۱۔ سر یہ حمزہ علیہ

سوال ۲۔ اسلام میں سب سے پہلا غزوہ کونسا ہے ؟

جواب ۲۔ غزوہ ابواء یا ودان ہے علیہ

سوال ۳۔ اسلام میں سب سے پہلا تیر کس نے چلایا، اور کس سر یہ میں ؟

جواب ۳۔ حضرت سعد بن ابوقحاص رضی اللہ عنہ نے چلایا۔ سر یہ عبیدہ بن حارث میں تھے

سوال ۴۔ اسلام میں سب سے پہلے کس دستہ نے مال غنیمت حاصل کیا ؟

جواب ۴۔ عبداللہ بن جحش کے دستہ نے تھے

غزوہ ابواء یا ودان

۱۔ اس کا نام ہینف البحر بھی ہے۔ سلسلہ کے واقعات میں اسی نام سے اس سر یہ کا ذکر آیا ہے۔ ۲۔ ایک ہی

غزوہ کے دو نام ہیں۔ ودان "و" کا زبر "د" مشدّد۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور ابواء

ودان کے قریب ہی ایک دوسرے مقام کا نام ہے۔ ۳۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۷۵ اس سر یہ کا نام سر یہ رابع

بھی ہے۔ سلسلہ کے واقعات میں اسی نام سے اس کا ذکر آیا ہے۔ ۴۔ اس کا نام سر یہ نخلہ بھی ہے

کیونکہ یہ دستہ نخلہ مقام پر بھیجا گیا تھا۔ الرحیق المختوم ص ۳

۵۔ اس مختصر کتابچہ میں اس کی تو گنجائش نہیں کہ تمام غزوات و سرایا پر تفصیلی بحث کی جائے مگر

ہمارا ارادہ ہے کہ ان فوجی ہمت کے بارے میں قدرے معلومات فراہم کریں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود شریف لے گئے

سوال :- غزوہ ابوار کس سنہ میں ہوا۔ اس میں کتنے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب :- مفسر ۱۷ھ میں ہوا۔ ساٹھ یا ستر مسلم مہاجرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

سوال :- اس کا مقصد کیا تھا اور مدینہ کے خلیفہ کون تھے اور نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- قریش کے ایک قافلہ کو روکنا مقصد تھا۔ مدینہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قائم مقام تھے۔ کوئی معاملہ پیش نہ آیا۔ ۱۵ روز باہر گزار کر مدینے تشریف لے آئے۔

غزوہ بُواط

سوال :- یہ غزوہ کب ہوا۔ مسلم لشکر کی تعداد کتنی تھی اور مخالف کی کتنی ؟

جواب :- ربیع الاول ۱۷ھ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد دو سو اور مخالفین کی تعداد تین سو تھی۔

سوال :- یہ غزوہ کیوں ہوا اور نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- امیہ بن خلف سمیت قریشی قافلہ سے ملنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بُواط تک تشریف لے گئے۔ کوئی معاملہ پیش نہ آیا۔

غزوہ سفوان یا بدِ صغریٰ

سوال :- غزوہ سفوان کب ہوا۔ مدینہ کا خلیفہ کون تھا ؟

جواب :- ربیع الاول ۱۷ھ میں ہوا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مدینہ کے خلیفہ رہے۔

سوال :- اس غزوہ کی وجہ کیا ہوئی، اور سفوان نام کیوں پڑا، نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- کرز بن جابر فہری نے مشرکین کی مختصر سی فوج کے ساتھ مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کیا تھا اور کچھ مویشی لوٹ لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفوان تک جو بدر کے اطراف میں واقع ہے، ان کا تعاقب کیا۔ اس لئے غزوہ سفوان نام پڑ گیا۔ مشرکین میں سے کوئی ہاتھ نہ لگا۔ ایسے ہی واپسی ہو گئی بلکہ سوال :- اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی؟ جواب :- ستر تھی۔

غزوہ ذوالعشرہؓ

سوال :- غزوہ ذوالعشرہ کب ہوا؟ اس میں مسلم فوج کس قدر تھی؟
جواب :- جمادی الاولیٰ ۲۸ء میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ سو یا دو سو تھی۔

۱۔ یہ رؤسائے قریش میں سے تھے بعد میں مشرف اسلام ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوال ۲۸ء میں غزینین کے تعاقب میں بیس سواروں کا دستہ روانہ فرمایا تو انہیں کو اس کا امیر بنایا تھا۔ یہ فتح مکہ میں شہید ہوئے۔ الامابہ ج ۲ ص ۲۹

۲۔ غزوات و سرایا کی تفصیلات میں ارباب سیر کے یہاں بہت سے اختلافات ملتے ہیں جیسا کہ غزوہ سفوان کا وقوع مولانا ادریس صاحب نے غزوہ ذوالعشرہ کے بعد مانا ہے جو جمادی الثانی ۲۸ء میں پیش آیا تھا۔ مگر ائمہ نے اختلافات سے بچنے کے لئے علامہ منصور پوریؒ اور مولانا صفی الرحمن مبارکپوریؒ کی تحقیق پر اعتماد کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۔ معکے پیش اور دشمن کے زبر کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان نبوغ کے اطراف میں ایک مقام کا نام ہے۔
۴۔ علامہ منصور پوریؒ نے جلدی الآخر کا مہینہ متعین کیا ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۱۸۷ مگر اس اختلاف کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بقول ابن اسحاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہم پر جمادی الاول کے اواخر میں روانہ ہوئے اور جمادی الاخریٰ میں واپس تشریف لائے۔ دیکھئے الحقیق المختوم ص ۲۱

سوال ۱۔ اس غزوہ کا کیا مقصد تھا۔ پھر نتیجہ کیا رہا؟

جواب ۱۔ قریش کا ایک تجارتی قافلہ جو ملک شام جا رہا تھا اور مکہ سے چل چکا تھا اس کو روکنا مقصد تھا۔ آپ اس کی طلب میں ذوالنشرہ تک پہنچے مگر وہ قافلہ آپ کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا۔

سوال ۲۔ اس غزوے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد جنگ کا معاہدہ کس سے کیا تھا؟

جواب ۱۔ بنو مذحج اور ان کے حلیف بنو فہرہ سے معاہدہ فرمایا۔

سوال ۱۔ اس غزوہ میں جھنڈا کس کے ہاتھ میں تھا اور مدینہ کے خلیفہ کون تھے؟

جواب ۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ علمبردار تھے اور مدینہ کے خلیفہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد خزرجی تھے۔

سریہ نخلہ

سوال ۱۔ یہ سریہ کب بھیجا گیا۔ اس مہم پر جانے والوں کی تعداد اور سردار کا نام بھی بتائیے؟

جواب ۱۔ جب سلمہ میں روانہ کیا گیا۔ عبداللہ بن جحش سلمہ کی سرکردگی میں ۱۲ مہاجرین کی تعداد روانہ ہوئی۔

سوال ۱۔ یہ دستہ کہاں بھیجا گیا تھا اور مقصد کیا تھا؟

جواب ۱۔ نخلہ مقام پر بھیجا گیا تھا ایک قریشی قافلہ کا مقابلہ مقصود تھا۔

۱۔ پھر اسی قافلہ کو شام سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرفتار کرنا چاہا تھا تب بھی یہ قافلہ بچ نکلا اور جنگ بدر پیش آگئی تھی۔

۲۔ طاغف اور مکہ کے درمیان میں ایک مقام کا نام ہے۔ اس واقعہ کا ذکر اس واسطے کیا جا رہا ہے

کہ حضرت عروہ بن زبیر کی مہرحت کے مطابق جنگ بدر کا سبب یہی واقعہ دیکھنے میرۃ النبی ص ۲۱

۳۔ بعض کتابوں میں سردار کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس سریہ کا نام سریہ عبداللہ بن جحش رکھا گیا ہے۔

سوال :- اس سریہ میں ایک کافر مارا گیا تھا اس کا نام اور مارنے والے کا نام بتائیے ؟
جواب :- مقتول کا نام عمرو بن الحضرمی تھا اور قاتل واقد بن عبد اللہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ

غزوہ بدر کبریٰ

سوال :- غزوہ بدر کا سبب اور پس منظر بتائیے ؟

جواب :- غزوہ ذوالعشرہ میں جس قافلہ کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج فرمایا تھا۔ اب رمضان سلسلہ میں وہی قافلہ شام سے واپس آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی اس پر یلغار کرنے کی غرض سے صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے یا ان کی قوت بازو کا خاتمہ کرنے کی غرض سے نکلے۔ ادھر قافلہ کے سردار ابوسفیان کو آپ کے نکلنے کی اطلاع ملی، اس نے فوراً ضمضم بن عمرو غفاری کو مکر روانہ فرمایا۔ اس نے مکہ میں اعلان کیا کہ تمہارا قافلہ خطرے میں ہے، اس کی حفاظت کرو۔ چنانچہ مکہ کا ایک ایک فرد قافلہ کی حفاظت کے لئے آمادہ ہو گیا اور ایک ہزار کا لشکر پورے ساز و سامان کے ساتھ ابوجہل کی سربراہی میں روانہ ہو گیا۔ مقام ححفہ میں پہونچکر معلوم ہوا کہ ابوسفیان کا قافلہ صحیح سالم بچ نکلا ہے۔ لوگوں کی رائے ہوئی کہ واپس ہو جانا چاہیئے۔ مگر ابوجہل نے نہ مانا اور انھوں نے لڑائی کی ٹھان لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام صفراء

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۰۱ پر قاتل و مقتول کا ذکر ہے۔ جبکہ اکثر کتابوں میں قاتل کا نام نہیں بتایا گیا۔

بدر ایک کنوئیں کا نام ہے اس کے قریب گاؤں بھی بدر ہی کے نام سے موسوم ہے

مدینہ سے تقریباً ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں پہونچ کر اطلاع ملی کہ قریش کا مسلح قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔ آپ نے صحابہ سے مشورہ فرمایا۔ سب نے دلیری اور شجاعت کا ثبوت پیش کیا حتیٰ کہ لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔

سوال :- اس موقع پر مہاجرین میں سے کس کس نے دلیرانہ تقریریں فرمائیں ؟
جواب :- حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہم نے فرمائیں۔

سوال :- انصار میں سے کس نے جاں نثارانہ تقریر فرمائی ؟

جواب :- انصار کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد اور کافروں کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳؎ اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال :- تین سوتیرہ میں مہاجرین کتنے تھے اور انصاری کتنے ؟

جواب :- بیاسی مہاجرین تھے اور باقی ۲۲۱ انصاری تھے۔ (قبیلہ اوس کے ۶۱،

اور خزرج کے ۱۷۰ تھے)

سوال :- اس غزوہ کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون رہے ؟

جواب :- پہلے پہل حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپی گئی۔ مگر جب آپ صلی اللہ

علیہ وسلم مقام روجا پہونچے تو حضرت ابولبابہ بن عبدالمندرج کو مدینہ کا

لے کتب سیر کی مراجعت کے بعد اس پس منظر کی تعیین کی گئی۔ ۱۷۰؎ یہ نام مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

نے الرقی المنوم ۱۷۱؎ پر رقم فرمایا۔ مگر دوسرے ارباب تاریخ نے مقداد بن اسود نام بتایا ہے۔

۱۷۲؎ بعض روایات میں سعد بن معاذ کی جگہ سعد بن عبادہ کا نام لیا گیا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد بن

عبادہ رضی اللہ عنہ بدر میں حاضری نہیں ہوئے۔ تفصیل کے لئے زرقانی ج ۱ ص ۲۱۴ کی مراجعت فرمائیں

۱۷۳؎ ۲۱۴، ۲۱۵ کے اقوال بھی ہیں۔ دیکھئے فتح الباری ج ۲ ص ۲۲۷ باب عدة اصحاب بدر۔

۱۷۴؎ الرقی المنوم ۲۱۵۔

منتظم بنا کر واپس کیا گیا ہے۔

سوال :- بدر کی لڑائی کس سنہ میں ہوئی مع تاریخ اور دن بتائیے۔

جواب :- ۱۰ رمضان المبارک ۳۱ھ جمعہ کے دن لڑائی ہوئی تھی

سوال :- ابو جہل کس جنگ میں مارا گیا اور کس نے مارا ؟

جواب :- جنگ بدر میں مارا گیا۔ معاذ اور معوذہ یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے انھوں نے مارا۔

سوال :- بدر پہنچنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلہ کی جستجو اور جاسوسی کے لئے کس کو بھیجا ؟

جواب :- طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ یا بُسْبُس رضی اللہ عنہ اور عدی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا

سوال :- مقام بدر میں قریش نے پانی کے مقام پر قبضہ کر لیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا۔ اور وہاں خدا کی رحمت کس شکل سے نازل ہوئی ؟

جواب :- مسلمانوں کو قیام کے لئے ایک ریتلا میدان ملا جہاں پیر دھنسے جاتے تھے۔ اللہ نے باران رحمت کا نزول فرمایا۔ تب وہی سکون کا باعث بن گیا۔

سوال :- بدر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لئے ایک ٹیلہ پر چھپے

لے الرِّقِّ المَتَّوْم ۳۱ھ ایضاً ۳۲ھ صحیح بخاری کی روایت جو غزوہ بدر کے بیان میں مذکور ہے اس

سے یہ پتہ چلتا ہے کہ معاذ اور معوذہ ابنا عفراء ابو جہل کے قاتل تھے مگر کتابا لہجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ

ایک معاذ بن عفراد و سکر معاذ بن عمرو الجوح تھے۔ حافظہ عقلانی تعارض کو رفع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عفراء کے بیٹوں

کے ساتھ معاذ بن عمرو الجوح بھی شریک تھے۔ بلکہ انھوں نے ہی قتل میں زیادہ حصہ لیا۔ فقہ الباری ج ۲، ص ۲۲

در زرقانی ج ۱ ص ۲۲۵ھ اول الذکر دو ناموں کے ذکر مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے کیا ہے دیکھئے الرِّقِّ المَتَّوْم

۳۱ھ مگر مولانا ادریس صاحب بَسْبُس اور عدی کا ذکر فرمایا ہے سیر المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۲۹ھ واللہ اعلم۔

۷۷ ہر کھسکی شاخوں کا تھا
مچھم مچھم سے بھریں مشوع و مفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باندھا گیا تھا اس کی رائے کس نے دی تھی اور پہرے داری کس نے کی؟
جواب :- حضرت سعد بن معاذ ہی کی رائے سے یہ چھپر بنایا گیا اور انھوں نے ہی
پہرے داری کے فرائض انجام دئے۔

سوال :- جنگ بدر میں جھنڈے کس کس کے پاس تھے؟

جواب :- مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس۔ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن
معاذ رضی اللہ عنہ کو اور سب سے بڑا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔
سوال :- ابو جہل کا سر کاٹ کر خدمت نبویؐ میں کس نے حاضر کیا۔؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- جنگ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تفصیل سے بتائیے؟

جواب :- کل چودہ مسلمان شہید ہوئے جن میں چھ مہاجر تھے اور آٹھ انصاری۔
(مدارج النبوت قسط ۷، ص ۴۲)

سوال :- جنگ بدر میں کفار کا کیا نقصان ہوا؟

جواب :- ان کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر ہی قید ہوئے۔

سوال :- کفار کے اس آدمی کا نام بتائیے جو میدان بدر میں سب سے پہلے مارا
گیا اور کس نے مارا؟

جواب :- اسود بن ہلالہ سعد مخزومی مارا گیا۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب نے مارا۔

سوال :- قریش کے وہ تین آدمی کون ہیں جنھوں نے سب سے پہلے میدان میں نکل کر
مسلمانوں کو مقابلہ کی دعوت دی تھی؟

جواب :- عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

سوال :- انصار کے تین جوان اُن کے مقابلہ کے لئے نکلے اور رد کر دئے گئے ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب :- عوف بن حارث، معوذ بن عفرہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم۔

سوال :- انصار کے جوانوں کو جب قریش نے رد کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابلہ کے لئے کس کس کو بھیجا تھا ؟

جواب :- عبیدہ بن حارث، حمزہ اور علی رضی اللہ عنہم کو لے

سوال :- انھوں نے کس کس سے مقابلہ کیا ؟ اور نتیجہ کیا ہوا۔

جواب :- عبیدہ بن حارث نے عتبہ بن ربیعہ سے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ سے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ اور تینوں کافراں ہی وقت جہنم رسید ہو گئے۔

سوال :- وہ کون سے صحابی ہیں جنھوں نے جنگ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

قدموں میں شہادت پائی ؟

جواب :- حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ۔

سوال :- جنگ بدر میں سب سے پہلے کون شہید ہوئے ؟

جواب :- ہمنع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام شہید ہوئے۔

۱۔ عوف اور معوذ کے باپ کا نام حارث اور ماں کا نام عفرہ ہے جو صحابیہ ہیں۔ ان صحابیہ

کی ایک اور خصوصیت ہے جو کسی صحابیہ میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ عفرہ کے سات بیٹے تھے

عوف، معوذ، معاذ (یہ پہلے شوہر حارث سے تھے) ایاس، مائل، خالد اور عامر (یہ دوسرے شوہر

بکیر بن یاسیل سے تھے) یہ ساتویں بیٹے غزوہ بدر میں شریک ہوئے یہ شرف کسی اور صحابیہ کو حاصل نہیں

زرقاتی ج ۱ ص ۱۲۸ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۵۸ مع السیرۃ ج ۱ ص ۱۲۸

۲۔ البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۴۸۔ ہمنع بکیر بن ربیعہ و سکون البہار وفتح البیم موسیٰ بن عقبہ بن رفاع

کے مطابق سے پہلے شہید ہوئے مع السیرۃ ج ۱ ص ۱۲۸

سوال :- لڑائی کے دوران ایک صحابی کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی شاخ ان کو دی تاکہ اس سے لڑیں مگر جو نہیں انھوں نے لکڑی کو حرکت دی تو وہ فوراً تلوار بن گئی تھی ان بزرگ صحابی کا نام کیا ہے؟

جواب :- حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ

سوال :- جنگ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اصحاب کی قلت اور دشمنوں کی کثرت کا جائزہ لیا تو آپ نے نہایت تضرع سے کیا دعا فرمائی؟

جواب :- اہم دعا یہ تھی :- اَللّٰهُمَّ اِنْ تُمَلِّكْ هٰذَا الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَعْبُدْ فِي الْاَرْضِ ۔ اے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو پھر زمین میں حیرت پرستش نہ ہوگی۔

سوال :- بدر میں اہل اسلام کی مدد کے لئے اللہ نے کتنے فرشتے اتارے اور کس ترتیب سے؟

جواب :- نو ہزار فرشتے اتارے۔ پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار۔
سوال :- لشکر کفار کی امداد کے لئے ابلیس مع اپنے لشکر کے حاضر ہوا تھا اس کی کیفیت بتائیے؟

جواب :- ابلیس لعین سراقہ بن مالک مدجی کی شکل میں حاضر ہوا اور اس کا لشکر بنو مدیج کے مردوں کی شکل میں تھا۔

۱۔ ان کی تلوار کا نام عون رکھا گیا۔ یہ تلوار برابر ان کے پاس رہی حضرت عکاشہ عہد صدیقی میں مرتدین کے ظلم جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے اس وقت بھی یہ تلوار ان کے پاس ہی تھی۔ الرقی المضمون ص ۳۰
۲۔ دعا کے الفاظ روایات میں مختلف ہیں۔ مذکورہ الفاظ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۵۲ پر منقول ہیں۔

۳۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۵۲ اس قدر تعداد کا ثبوت قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہے۔ تین ہزار اور پانچ ہزار کا ذکر آل عمران آیت ۱۲۳-۱۲۵ میں ہے۔ ایک ہزار کی تعداد سورۃ انفال کے شروع میں آیت ۹ میں لیا گیا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۵۲۔

سوال :- جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد و قتال کی ترغیب دی اور شہادت پر جنت کی بشارت سنائی تو ایک صوابی کھجور کھا رہے تھے اس کو پھینک کر میدان میں کود پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ان کا نام کیا ہے ؟

جواب :- حضرت عیث بن حام رضی اللہ عنہ یہ

سوال :- جنگ بدر میں کس کو کامیابی ہوئی ؟

جواب :- مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔

سوال :- کافروں کی شکست کی خبر یکر سب سے پہلے مکہ میں کون گیا تھا ؟

جواب :- خنیس بن عبد اللہ خزاعی گیا تھا۔

سوال :- مدینہ میں فتح کی بشارت سنانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کو روانہ فرمایا ؟

جواب :- حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

سوال :- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں کیوں شریک نہ ہوئے ؟

جواب :- اسلئے کہ ان کی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سخت بیمار تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار داری کا حکم فرمایا تھا۔

سوال :- بدر کی لڑائی ختم ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز بدر میں

۱۔ سیرۃ المصطفیٰ جلد ۱ ص ۵۶۱ ۲۔ الریح الممتموم ص ۲۵

۳۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۶۶ ۴۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بھی نگرانی کے لئے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شریک تھے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اسی زمانہ میں انتقال کر گئیں جب انکو دفن کیا جا رہا تھا اسی وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔ اصح السیرۃ ص ۲۲ حضرت

عثمان اگرچہ شریک جنگ نہ ہوئے مگر انکو اہل غنیمت کا حصہ دیا گیا دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۶۶

قیام فرمایا؟

جواب :- تین دن قیام فرمایا۔

سوال :- بدر کے مقتولین کی لاشوں کو کہاں ڈالا گیا؟

جواب :- سردارانِ قریش جن کی تعداد چوبیس^{۲۲} تھی انکو بدر کے ناپاک اور گندے کنویں میں ڈالا گیا اور باقی کو کسی اور جگہ پھینک دیا گیا۔

سوال :- جنگ بدر میں ان چودہ سرداروں کا کیا حشر ہوا جو ہجرت کے وقت دارالندوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ کر رہے تھے؟

جواب :- ان میں سے گیارہ سردار بری طرح مار دئے گئے اور باقی تین جو بچ رہے تھے، بالآخر مسلمان ہو گئے تھے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم

سوال :- مالِ غنیمت کی تقسیم کہاں عمل میں آئی اور مال کس کی نگرانی میں تھا؟

جواب :- وادی صفراء میں مالِ غنیمت کو تقسیم کیا گیا۔ یہ مال عبداللہ بن کعبؓ کی نگرانی میں تھا۔

سوال :- اُن آٹھ صحابہ کے نام گنائے جو شریک جنگ نہ ہونے کے باوجود بدر میں نہیں شمار کئے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالِ غنیمت کا حصہ بھی عنایت فرمایا۔

۱۔ فتح اباری ج ۲، باب قتل ابی جہل ۲۳۷ ۲۔ رجمہ للعالمین ج ۱ ص ۱۰۶ علامہ شبلی رح
بریکان سے چتر چلتا ہے کرتین پکنے والے حکیم بن حزام، ابوسفیان اور مجیر بن مطعم ہیں
دیکھیے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۲۹ ۳۔ الرضی المختوم ص ۲۵۵

جواب: (۱) حضرت عثمان رضی (۲) حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی (۳) سعید بن زید
(۴) ابولبابہ رضی (۵) عاصم بن عدی (۶) حارث بن حاطب
(۷) حارث بن العزمہ (۸) خوات بن جبر رضی اللہ عنہم

اسیرانِ بدر

سوال: بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: دو دو چار چار کر کے صحابہ کے درمیان تقسیم کر دئے گئے اور انکو حسن
سلوک کی وصیت کی گئی پھر فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا۔

سوال: فدیہ کی کیا مقدار تھی؟

جواب: قیدیوں کی حیثیت کے مطابق ایک ہزار سے پانچ ہزار درہم تک تھی

سوال: اسیرانِ بدر سے فدیہ لینے کی رائے کس نے دی تھی اور ان کے برخلاف
قتل کرنے کی رائے کس نے دی؟

جواب: فدیہ کی رائے حضرت ابو بکر صدیق رضی نے دی تھی۔ اور قتل کی رائے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دی ہے

سوال: وہ کون صحابی ہیں جنہوں نے اسیرانِ بدر کو جلانے کی رائے دی تھی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی

۱۔ سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۷۵ بحوالہ ابن الاثیر ج ۲ ص ۵۷۵

۲۔ اور جبکہ پاس کچھ نہ تھا ان کا فدیہ یہ مقرر ہوا کہ مدینہ کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا

الذین انتموم ص ۳۵۵ و سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۷۵ و سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۷۵

سوال :- کچھ قیدی ایسے تھے جنکو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر فدیہ کے احسان کر کے چھوڑ دیا تھا ان کے نام کیا ہیں ؟
جواب :- ابو عزرہؓ، مطلب بن حنظلؓ، صیفی بن ابی رفاعہؓ۔

غزوہ قرقرۃ الکدّر، یا غزوہ بنی سلیم

سوال :- غزوہ بدر کے بعد سب سے پہلے کون سا غزوہ ہوا اور کب ؟
جواب :- غزوہ قرقرۃ الکدّر ہوا۔ ماہ شوال ۱؎ بدر سے واپسی کے صرف سات دن بعد ہوا ۲؎

سوال :- اس غزوہ میں کتنے مسلمان آپ کے ساتھ تھے ؟ اور مدینہ کا خلیفہ کون تھا ؟
جواب :- دو سو مسلمان ساتھ تھے۔ اور سباع بن عرفطہ یا ابن ام مکتوم مدینہ کے خلیفہ تھے ۳؎

سوال :- یہ غزوہ کیوں ہوا اور نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- خبر ملی تھی کہ قبیلہ غطفان کی شاخ بنو سلیم کے لوگ مدینہ پر چڑھائی کی غرض سے جمع ہو رہے ہیں آپ نے ان کے علاقہ میں دھاوا بول دیا جب آپ مقام کدّر میں

۱؎ سیرت بن ہشام ج ۲ ص ۳۱ ابو عزرہ کو آئندہ جنگ احد میں قید اور قتل کیا گیا۔ حضرت محمدؐ کے داماد و بن العاص کو بھی بلاندیہ کے چھوڑا گیا۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ جو ہمارے فدیہ کے لئے بھیجا گیا تھا وہ حضرت خدیجہؓ کا عطا کردہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مشورہ سے واپس فرما دیا۔ اور عرو بن العاص کو بلاندیہ چھوڑ دیا۔ انھو الریح المئوم ۳۵۹ ۲؎ مطلب بعد میں مشرف ہا سلام ہوئے۔ روضی الاف ج ۲ ص ۱۲

۳؎ الریح المئوم ۳۶۵ علامہ منصور پوریؒ نے اس غزوہ کا سن محمدؐ ۱؎ بتایا ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۱۸۸
۴؎ الریح المئوم ۳۶۵ ۵؎ کدّر دراصل میلے رنگ کی ایک چڑیا ہوتی ہے مگر یہاں بنو سلیم کا ایک چشمہ اراد ہے جو کہ سے شام جانے والے راستہ پر نجد میں واقع ہے۔

غزوہ بنی قینقاع

جواب ۱۔ ۱۵، شوال ۱۳۸۲ بروز شنبہ ۱۵

سوال :- بنی قینقاع کا مقابلہ کیوں کیا گیا اور کس طرح ؟

جواب:- یہودیوں سے آپ نے جو معاہدہ کیا تھا انھوں نے اس کو توڑ دیا۔ مدینہ میں بغاوت برپا کر دی اور جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ آپ نے ان کی طرف خروج فرمایا مگر وہ قلعہ بند ہو گئے تو حضور نے ان کے قلعہ کا محاصرہ فرمایا۔

سوال :- یہ محاصرہ کتنے دن جاری رہا اور پھر نتیجہ کیا ہوا ؟

جواب :- پسندہ روز جاری رہا (۵ اشوال سے یکم ذی قعدہ تک) وہ لوگ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ سے جلا وطن کر دیا۔ یہ

سوال ۱: محاصرہ کے دوران علمبردار کون تھے اور مدینہ کے خلیفہ کون؟

جواب: حضرت حمزہ علیہ السلام تھے اور حضرت ابولہبؓ مدینہ کے خلیفہ تھے۔

سوال :- اس موقع پر مال غنیمت جمع کرنے کا کام کس نے انجام دیا؟

جواب :- حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے لے۔

۱۳۹ مولانا مبارکپوری نے مجموعہ کا دن بتایا ہے۔ الریق المغموم ۳۴۳

۲۷۔ راس المنافقین عبداللہ بن ابی کے اصرار اور الحاج وزاری کی وجہ سے ان کی جان بخشی کی مگر مدینہ میں نہ رہنے دیا۔ الرقی المقنوم ۲۷۳ ۲۷۴ ایضاً ص ۳۷۷۔

غزوہٴ سُوَیْق

سوال :- غزوہٴ سُوَیْق کا سبب بتائیے ؟

جواب :- ابوسفیان نے بدر میں شکست کی خبر پا کر قسم کھائی تھی کہ جب تک مدینہ پر حملہ نہ کروں غسل نہ کروں گا۔ اس نے اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے مدینہ کے اطراف میں مقام غُرَیض پر دوسو سواروں کے ساتھ حملہ کر دیا وہاں کے درخت کاٹے اور جلائے اور ایک انصاری کو بھی قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر ملتے ہی اس کا تعاقب کیا۔ مگر وہ بھاگ گیا۔

سوال :- یہ غزوہ کب ہوا اس میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- ۵۰۰ ذوالحجہ ۶۲۵ بروز اتوار ہوا۔ تعداد دوسو تھی۔

سوال :- اس غزوہ کے دوران مدینہ کا منتظم کون رہا ؟

جواب :- حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ۔

واقعات متفرقہ ۳

سوال :- مذکورہ واقعات کے علاوہ اس سال اور کیا واقعات پیش آئے

۱۔ براہ راست مدینہ پر حملہ کرنے کی اس کو ہمت نہ ہوئی۔

۲۔ بھاگتے ہوئے بوجھ کم کرنے کے لئے انھوں نے اپنے ستوں کے تھیلے ڈال دئے جو مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ سُوَیْق عربی زبان میں ستوں کو کہتے ہیں چونکہ مسلمانوں کو اس مہم میں ستو حاصل ہوا تھا اسلئے اس کا نام غزوہٴ سُوَیْق رکھ دیا (ستو والا غزوہ) زروانی ج ۴ ص ۲۵۵ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۲۲۔

۳۔ الرجیع المقوم ۳۷۵ھ

ان کا مختصر خاکہ پیش کیجئے؟

- جواب:- (۱) شعبان کے اخیر عشرے میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔
 (۲) ماہ رمضان کے ختم ہونے میں دو دن باقی تھے کہ صدقہ فطر اور عید الفطر کا حکم آیا۔
 (۳) بقرہ عید کی نماز واجب ہوئی۔
 (۴) قربانی کا حکم بھی آیا۔
 (۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم اسی سال ہوا۔
 (۶) زکوٰۃ فرض ہوئی۔
 (۷) اسی سال ذی الحجہ یا محرم یا صفر میں حضرت فاطمہ الزہراء کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔
 (۸) جہاد و قتال کا حکم بھی سہ میں آیا۔
 (۹) ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی ولادت ہوئی۔
 (۱۰) ماہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات ہوئی۔

۱۔ بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ درود شریف کا حکم شبِ معراج میں ہوا دیکھئے فتح الباری تفسیر سورۃ الاحزاب ج ۸ ص ۲۱۱

۲۔ زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول سہ کا ہے امام ابن خزمیہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ ہجرت سے پہلے فرض ہوئی جیسا کہ ہجرتِ مبشرہ کے واقعے میں ام سلمہؓ کی حدیث میں ہے کہ جب نجاشی شاہِ مبشرہ نے حضرت جعفرؓ سے سوال کیا کہ تمہارے نبی تم کو کس چیز کا حکم کرتے ہیں تو حضرت جعفرؓ نے یہ جواب دیا اِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالتَّزْكٰوةِ کہ واقعی وہ نبی ہیں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۱ ۳۔ ان تمام کی تفصیلات مدارج النبوة، سیرۃ النبی، سیرۃ العطفیہ وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

سوال ۱۱۱: اس سال کل کتنے غزوے ہوئے؟
 جواب ۱: ہماری تحقیق کے مطابق کل آٹھ غزوے ہوئے۔ (ان کا ذکر اقبل میں کر دیا گیا)
 سوال ۱۱۲: ۲۰۱۱ میں کتنے دستے روانہ کئے گئے۔ ان کے نام ذکر کیجئے؟
 جواب ۱: چار دستے روانہ کیئے گئے۔

(۱) سریہ نخلہ
 (۲) سریہ عمیر بن العدی
 (۳) سریہ سالم بن عمیر
 (۴) سریہ بنی سلیم

— ❦ —

محمد حبیب الشتر قاسمی نوگانونی غفرلہ ولوالدہ

۱۔ اس کو سریہ عبداللہ بن عمنش بھی کہتے ہیں۔

۲۔ ان چاروں سرایا کا ذکر علامہ منصور پوری نے کیا ہے۔ رحمۃ اللعالمین ج ۲، ۱۸۷، ۱۸۸۔

۳

غزوہ غطفانؑ، اس کا نام غزوہ ذی امر اور غزوہ انمار بھی ہے

سوال :- غزوہ غطفان کب ہوا۔ اس میں مسلم فوج کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- محرم ۳؎ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد چار سو پچاس تھی ۛ

سوال :- اس غزوہ کا کیا سبب بنا ؟

جواب :- خبر ملی تھی کہ قبیلہ غطفان کی شاخ بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے لوگ بہت

بڑی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر چھاپہ مارنے کی غرض سے نجد میں جمع ہو رہے

ہیں۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر چڑھائی کر دی۔

سوال :- دشمن کی فوج کا سردار کون تھا ؟

جواب :- دُعثور بن حارث یا غوث بن حارث ۔

سوال :- کیا دُعثور مسلمان ہو گیا تھا ؟

جواب :- جی ہاں مسلمان ہو گیا تھا ۛ

ۛ غطفان ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اور ذی امر ایک چشمہ کا نام ہے۔ یہاں تک آپؐ اس غزوہ میں

تشریف لے گئے تھے ۛ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۴۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ

۱۲ ربیع الاول ۳؎ میں ہو مارح النبوۃ قسط ۷ ص ۱۷۰ ۛ دُعثور وہی شخص ہے جس نے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا ”من یمنعک منی“ کہ آپؐ کو مجھ سے کون پجائے گا۔ یہ اخلاق نبوی سے

متاثر ہو کر اسلام لے آیا تھا۔ بعض مؤرخین نے دُعثور کا واقعہ غزوہ ذات الرقاع کے تحت بیان کیا

ہے۔ ممکن ہے کہ یہ دو واقعے الگ الگ ہوں۔ علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ محققین کی رائے

یہی ہے کہ یہ دو قصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ زرقانی ج ۲ ص ۱۶

سوال :- اس غزوہ کا کیا نتیجہ رہا ؟

جواب :- لشکر اسلام کی خبر پر اگر دشمن پہاڑوں میں چھپ گئے۔ بنو ثعلبہ کا ایک آدمی گرفتار ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام پیش کرنے سے مسلمان ہو گیا۔

سوال :- بنو ثعلبہ کا گرفتار شدہ آدمی جو مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام کیسا ہے ؟

جواب :- اس کا نام جبار ہے

سوال :- اس غزوہ کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون رہے ؟

جواب :- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

”کعب بن اشرف کا قتل“

سوال :- کعب بن اشرف کون تھا ؟

جواب :- مدینہ میں ایک یہودی تھا۔ دشمن رسول تھا۔ اسلام اور داعی اسلام کے خلاف اشعار کہتا اور لوگوں کو بھڑکاتا تھا

سوال :- اس کو کس نے قتل کیا ؟

جواب :- محمد بن مسلم نے

سوال :- محمد بن مسلم کے ساتھ اور کون تھے۔ اور یہ سب کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے ؟

جواب :- عباد بن بشر (دوسرا نام سلکان بن سلامہ) حارث بن اوس بن اور ابو عبس بن جبر بنہ ساتھ تھے یہ سب قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال :- کعب بن اشرف کب قتل ہوا ؟

جواب ۱۔ ۱۴ ربیع الاول کی شب سہ میں بلہ

غزوہ بھران

سوال ۱۔ غزوہ بھران کب ہوا۔ اور اس میں مسلم فوج کی تعداد کیا تھی ؟

جواب ۱۔ ماہ ربیع الثانی سہ میں ہوا۔ فوج کی تعداد تین سو تھی۔

سوال ۲۔ اس غزوہ کا سبب کیا ہوا ؟

جواب ۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ مقام بھران پر بنی سلیم اسلام کی مخالفت پر جمع ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپ فوج لیکر وہاں پہنچے بلہ

سوال ۳۔ اس غزوہ کا کیا نتیجہ رہا اور آپ نے مقام بھران میں کتنی مدت قیام فرمایا ؟

جواب ۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سننے ہی دشمن منتشر ہو گئے کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ آپ نے وہاں دو ماہ قیام فرمایا۔ (ربیع الثانی، جمادی الاول)

سوال ۴۔ اس دوران مدینہ کے خلیفہ کون بنائے گئے ؟

جواب ۴۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

۱۔ فتح الباری ج ۲، ص ۲۵۹ ۲۔ یہ حجاز کے اندر فرع کے اطراف میں ایک مدنیاتی مقام ہے۔

۳۔ اسی وجہ سے اسکو غزوہ بنی سلیم بھی کہتے ہیں۔

۴۔ اس سبب کے برخلاف علامہ ابن ہشام نے یہ سبب ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کسی قافلہ کی تلاش میں نکلے تھے ابن ہشام ج ۲ ص ۵۵ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی ابن ہشام کی بات کو معتبر سمجھا ہے۔ زاد المعاد ج ۲ ص ۹۱

۵۔ الرقی المقوم ص ۳۸۲ مولانا ادریس عسکری نے مدت قیام میں اختلاف بیان فرمایا۔ ایک قول کے مطابق دس

شب، اور ایک قول کے مطابق ۱۶ جمادی الاول (دو بیڑہ ماہ) تک قیام فرمایا۔ ملاحظہ ہو سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۳۶

ابورافع کا قتل

سوال :- ابورافع کا تعارف کرائیے ؟

جواب :- ابورافع ایک یہودی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور ایذا، رسانی میں کعب بن اشرف کا معین اور مددگار تھا۔ قلعہ خیبر میں رہتا تھا۔ ابورافع اس کی کنیت تھی۔ اس کا نام عبداللہ ابن ابی النقیق تھا! مکہ کو سلام بن ابی النقیق بھی کہتے تھے لہ

سوال :- اس کے قتل کے لئے کن کو روانہ فرمایا گیا تھا؟ اور ان کا قبیلہ کیا تھا؟

جواب :- عبداللہ بن عتیک، مسعود بن سنان، عبداللہ بن اُنَیس، ابو قتادہ اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روانہ فرمایا گیا۔ ان کا قبیلہ خزرج تھا۔
سوال :- ان میں سے کس نے ابورافع کو قتل کیا ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے ۔

سوال :- اس کے قتل کی پوری تاریخ بتائیے ؟

جواب :- نصف جمادی الثانیہ ۳ھ۔ لہ

لہ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۳۰۔ لہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ کعب بن اشرف کے قاتل قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ تو قبیلہ خزرج کے لوگوں کو بھی رشک ہوا کہ ہم بھی کسی دشمن رسول کو قتل کر کے سعادت حاصل کریں۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابورافع کے قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ چنانچہ اجازت دیکر ان کو روانہ فرمایا گیا۔ فتح الباری ج ۲، ص ۲۶۲۔

لہ یہ امام طبری کا قول ہے۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ ابورافع کا قتل ماہ رمضان ۳ھ میں ہوا۔ بعض کا قول ذی الحجہ ۳ھ یا ۴ھ کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ رجب ۳ھ کا ہے۔ مگر امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابورافع کا قتل کعب بن اشرف کے قتل کے بعد ہوا۔ فتح الباری ج ۲، ص ۲۶۲۔

غزوہ اُحد

سوال :- اُحد کہاں ہے ؟ یہاں لڑائی کب ہوئی ؟
 جواب :- اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ کے شمالی جانب تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کو اُحد اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دوسرے پہاڑوں میں منفرد ہے۔
 یہاں لڑائی سات شوال ۳ھ بروز شنبہ (صبح سے شام تک) ہوئی اے
 الرقیق المقوم ۳۹۷

سوال :- ۳ھ کی سب سے بڑی لڑائی کونسی ہے ؟
 جواب :- اُحد کی لڑائی۔

سوال :- جنگ اُحد میں اسلامی لشکر کے سردار اور کفار کے لشکر کے سردار کون تھے ؟
 جواب :- اسلامی فوج کے سردار خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کفار کے سردار ابوسفیان تھے بلکہ

سوال :- جنگ اُحد کیوں ہوئی ؟

جواب :- معلوم ہو چکا ہے کہ جنگ بدر میں کافروں کو بری طرح ہزیمت و شکست ہوئی تھی اور ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے۔ اس کے سبب ان کے دل میں غیظ و غضب کی آگ دہک رہی تھی اور جوشِ انتقام سے ہر شخص کا سینہ لبریز تھا۔ بالآخر انھوں نے میٹنگ کی اور مسلمانوں کے ساتھ ایک زبردست جنگ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر مسلمانوں کو بھی جنگ کی

لے ہمارے ۶ شوال دو شنبہ کے اقوال بھی کتب سیر میں مذکور ہیں۔ مدارج النبوت قسط ۴

لے ابوسفیان بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ زرقانی ج ۲ ص ۲
 مجمع دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تیاری کرنی پڑی۔

سوال :- اس جنگ کی میٹنگ میں سردارانِ قریش کے اہم اہم افراد کون تھے ؟
جواب :- ابوسفیان بن حرب ، عبداللہ بن ربیعہ ، عکرمہ بن ابی جہل ، حارث بن ہاشم
حُوَیْلِبُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُزْزِی ، صفوان بن امیہ پیش پیش تھے۔
سوال :- اس میٹنگ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے پہونچائی اور کس
کے ذریعے ؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے قاصد کے ذریعہ خبر پہونچائی۔
سوال :- اس خبر کو سنکر آپ نے دو آدمی تحقیقات کے لئے روانہ فرمائے تھے ان کے
نام کیا تھے اور انہوں نے آکر کیا اطلاع دی۔
جواب :- ان کے نام انس اور منس ہیں۔ انہوں نے آکر بتایا کہ لشکر بالکل مدینہ
کے قریب آگیا ہے۔

سوال :- اس کے بعد جنگ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کیا
مشورہ فرمایا اور کیا طے پایا ؟
جواب :- مشورہ یہ تھا کہ جنگ مدینہ میں رہ کر لڑی جائے یا باہر نکل کر؟ صحابہ کرام
نے الگ الگ مشورے دئے۔ بالآخر یہ طے پایا کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ
کی جائے۔

سوال :- مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کی رائے کس نے دی اور مدینہ سے باہر جا کر
جنگ کرنے پر کون مُصر رہے ؟

لے۔ ان کی پیش قدمی اسلئے تھی کہ ان میں سے ہر ایک کا رشتہ دار جنگ بدر میں مارا گیا تھا چنانچہ
ابوسفیان کا بیٹا حنظلہ ، عبداللہ بن ربیعہ کے بھائی عتبہ اور شیبہ ، عکرمہ کا باپ ابو جہل اور حارث کا بھائی ابو جہل
اور صفوان کا باپ امیہ قتل ہوئے تھے۔ مگر بعد میں یہی پیش پیش ہونے والے مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ زرقانی ج ۲ ص ۲۱

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرِ مہاجرین و انصار حتیٰ کہ اُس المناقین عبد اللہ بن ابی کی رائے یہی تھی کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ مگر بعض گرم جوش نوجوانوں نے اس پر اصرار کیا کہ مدینہ سے باہر مقابلہ کیا جائے تاکہ وہ لوگ ہمیں بزدل خیال نہ کریں۔

سوال: ان گرم جوش حضرات میں جو سر فہرست تھے ان کے نام بتائیے؟
جواب: حضرت حمزہ رضی، حضرت سعد بن عبادہ رضی، حضرت نعمان بن مالک رضی
سوال: مخالف شکر کی تعداد اور سامانِ جنگ کی وضاحت کیجئے؟
جواب: تین ہزار کا شکر تھا۔ سامانِ جنگ میں سات سو زہریں، دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورتیں تھیں۔

سوال: قریش نے جذبہ انتقام بڑھانے کے لئے کیا سامان فراہم کیا تھا؟
جواب: معزز گھرانوں کی پندرہ عورتوں کو ساتھ لیا تاکہ وہ غیرت و حمیت کو اپیل کرتی رہیں۔

سوال: اسلامی شکر کی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

لے ان کے اصرار کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے ترک فرمادی۔ اور جو مبارک میں تشریف لے گئے۔ اور تھمارے آراستہ ہو کر جب صحابہ کرام کے سامنے تشریف لائے تو انھوں نے اپنے اصرار پر شرمندگی کا اظہار کیا اور اپنی بات واپس لینی چاہی۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ تھمارا لگا کر اتار دے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرے۔ (صحابہ کرام کو اپنے اصرار پر شرمندگی حضرت سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کے اس احساس دلانے پر ہوئی کہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف آپ کو مجبور کیا) سیرۃ المعطفہ ج ۱ ص ۶۶۱ لے یہی مشہور ہے کہ فتح الباری ج ۲ ص ۳۴۵ میں گھوڑوں کی تعداد ایک سو

بتائی گئی ہے لے طغات بن سعد ج ۲ ص ۲۵

جواب: مسلمان مع منافقین ایک ہزار تھے جن میں سے ایک سوزرہ پوش اور پچاس شہسوار تھے لہ

سوال: جنگِ احد کے موقع پر عبداللہ بن ابی منافق نے کیا غداری کی اور کیوں؟
جواب: یہ تین سو آدمی لیکر شکرِ اسلام کی معیت میں چلا تھا، مگر جب احد کے قریب مقام شوط میں لشکر پہنچا تو یہ ان کو لیکر واپس ہوا اور یہ وجہ بتائی کہ آپ نے میری رائے نہیں مانی بلکہ

سوال: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام شیخان بدر پہنچے تو لشکرِ اسلام کا جائزہ لیا اور جو کم سن تھے انکو واپس کر دیا۔ مگر دو حضرات کو کم سن ہونے کے باوجود فریک جنگ کر لیا۔ انکے نام بتائیے۔ اور وجہ ذکر کیجئے؟

جواب: ایک رافع بن خدیج۔ یہ انگوٹھوں کے بل تن کر کھڑے ہو گئے تاکہ دراز قامت معلوم ہو اور یہ بڑے تیر انداز تھے۔ دوسرے عمرہ بن جندبؓ انھوں نے رافع کو پچھاڑ کر..... اپنی طاقت کی زیادتی کو ثابت کیا اس واسطے ان کو بھی اجازت مل گئی تھی

سوال: اس جنگ میں جھنڈے کس کس کے پاس تھے؟

لہ: پچاس گھوڑوں کی تعداد علامہ ابن قیم نے زاد المعاد ج ۲ ص ۹۱ میں بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو فاش غلطی بتایا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ جنگِ احد میں مسلمانوں کے پاس کوئی گھوڑا نہیں تھا۔ واقعہ کا بیان ہے کہ صرف دو گھوڑے تھے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ فتح الباری ج ۱ ص ۲۵ لہ یعنی مدینہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے۔ لوٹنے کی وجہ اس منافق نے بتائی حقیقت میں یہ وجہ نہیں تھی ورنہ یہاں تک پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ تھی کہ یہ اس وقت الگ لشکرِ اسلام میں اضطراب اور کھلبلی مچانا چاہتا تھا۔ ملاحظہ ہوا الرقی المعلوم ص ۳۹ لہ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۱۳-۶۱۲

جواب ۱۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصعب بن عُمیر کے پاس، انصار کے قبیلہ اوس کا
 جھنڈا حضرت اُسید بن حُضیر کے پاس، اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا حضرت
 حباب بن مُنذر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔

سوال ۲۔ لشکر کفار کا علمبردار کون تھا؟

جواب ۱۔ طلحہ بن ابی طلحہ تھا۔

سوال ۲۔ جیل اُحد کی پشت پر تیر اندازوں کا ایک دستہ مقرر کیا گیا تھا ان کی تعداد
 کیا تھی اور افسر کون؟

جواب ۱۔ پچاس تیر انداز تھے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ انکے امیر تھے۔

سوال ۲۔ اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار کس بہادر صحابی کو
 عطا فرمائی؟

جواب ۱۔ حضرت ابو دُجانہ رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ مشرکین میں سے سب سے پہلے کس نے حملہ کیا؟

جواب ۱۔ ابو عامر غنایہؓ نے۔

سوال ۲۔ اس جنگ کا پہلا ایندھن کون بنا؟ اور کس کے حملے؟

جواب ۱۔ مشرکین کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ بنا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے
 اس کو ذبح کیا۔

سوال ۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا؟

۱۔ الرقی المثنوم ملا ۲۱۹ھ سیرۃ النبی ص ۲۷۷ سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۶۸ ۲۔ الامامین ص ۵۶

۳۔ یہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ اوس کا سردار تھا اور پارسی کی وجہ سے راہب کہا جاتا تھا مگر
 اسلام کی ترقی کے صدمہ میں مدینہ سے مکہ چلا آیا اور وہاں اسلام کی پُروردن خالفت کی آپ نے اسکا

نام بجائے راہب کے ناکھ دیا۔ سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۶۸ ۴۔ الرقی المثنوم ملا ۲۱۹

جواب :- جبر بن مطعم کے غلام وحشی بن حرب نے یہ

سوال :- عِیْلُ الْمَلَاکِمَ کس کا لقب ہے اور کیوں ؟

جواب :- حضرت خنظلہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اس لئے کہ ان کو ملائکہ نے غسل دیا۔ کیونکہ

یہ حالت جنابت ہی میں شہید ہو گئے تھے لہ

سوال :- جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تھی اس

کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو صورت میں آپ کے مشابہ تھے شہید

ہو گئے تھے لہ

عہ وحشی بن حرب فتح مکہ کے بعد مدینہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کو فرمایا کہ ہو سکے تو تم میرے سامنے نہ آیا کرو۔ کیونکہ تمہیں دیکھ کر چچا حمزہ رض کا صدر

تازہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے وحشی آپ کے سامنے نہ آئے۔ انھوں نے قتل حمزہ کی مکافات

اس طرح کی کہ سیلہ کذاب کو اسی طرح ناف پر نیزہ مار کر قتل کیا جس طرح حضرت حمزہ کو

ناف پر نیزہ مار کر قتل کیا تھا۔

وحشی نے حضرت حمزہ رض کو قتل کرنے میں اسلئے پیش قدمی کی تھی کہ ان کے آقا، جبر بن مطعم کا

چچا طعیم بن عدی جنگ بدر میں حضرت حمزہ رض کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا تو آقا نے ان سے کہا کہ اگر

تو حمزہ کو قتل کرے تو تو آزاد ہے۔ چنانچہ اسی آزادی کی خاطر انھوں نے حضرت حمزہ رض کو جنگ احد میں

شہید کر دیا اور وحشی آزاد ہو گیا۔ تفصیل دیکھیے فتح الباری ج ۴، ص ۸۵-۸۴۔

ادھر سندہ بھی حضرت حمزہ رض سے خار کھائے ہوئے تھی کیونکہ اس کا باپ عتبہ بھی حضرت حمزہ کے ہاتھ

سے قتل ہوا تھا اس نے اس طرح انتقام لیا کہ آپ کا سینہ چاک کر کے آپ کا جگر مبارک نکالا اور چبایا

لیکن حلق سے نہ اتر سکا اسلئے اس کو اگل دیا اور قتل کی خوشی میں وحشی کو اپنا زیور اتار کر دیا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۲

۲۷ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۷

۱۳۲ ۲ ص ۱۳

سوال :- شہادت کی خبر کے بعد آپ کی حیات کی اطلاع کس نے دی؟

جواب :- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے (الرحیق المنوم ص ۴۳)

سوال :- جنگ احد میں فتح ہو اسی چاہتی تھی تو یکبارگی لڑائی کا پانہ کیو بھر لیٹ گیا؟

جواب :- پشت پر جودستہ مقرر کیا گیا تھا اس نے ارشاد نبوی کی تعمیل نہیں کی بلکہ

سوال :- مسلمانوں ہی کے ہاتھ سے ایک مسلمان غلطی سے شہید ہو گئے تھے انکا نام بتائیے؟

جواب :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہ

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک کس جنگ میں شہید ہوا اور کس طرح؟

جواب :- جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر پھینکا تھا

سوال :- کس کے حملہ سے خود کی کڑیاں چہرہ مقدسہ میں گھسیں اور ان کو کس نے نکالا؟

جواب :- عبداللہ بن قیس کے حملہ سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکو نکالا۔

سوال :- پتھر مار کر پیشانی مبارک کو کس نے زخمی کیا۔ اور اس سے نکلتا ہوا خون کس

نے چوسا؟

جواب :- عبداللہ بن شہاب زہری نے زخمی کیا اور ابو سعید خدری کے والد مالک بن سنان

لے ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی حالت میں تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا۔ مگر انھوں نے سمجھا کہ فتح

ہو گئی اسلئے مال غنیمت اکٹھا کرنے کے لئے وہاں سے بٹ گئے۔ خالد بن ولید نے پیچھے سے ہی

حملہ کر دیا جس سے مسلمان درمیان میں آ گئے حضرت عبداللہ بن جبیر بھی شہید ہو گئے۔

۱۱ طبری ج ۲ ص ۲۶ عتبہ کے بھائی سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں جس

قدر اپنے بھائی کے قتل کا حرص رہا اتنا کسی کے قتل کا کبھی حرص اور خواہشمند نہ ہوا۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۸

۱۲ ق پر زبرہ ایم کاریر اور یاء کے قتل کے ساتھ۔ چند روز گزرنے کے بعد اللہ نے اس پر ایک پہاڑی

بکرا مسلط کیا جس نے ابن قیس کے ٹکڑے کر ڈالے۔ فتح الباری ج ۲ ص ۲۸ ص ۲۹ السیرۃ

۱۳ جنگ احد میں کفار کے ساتھ آئے مگر بعد میں اسلام لے آئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ زرقانی ج ۲ ص ۲۸

نے خون چوسا۔

سوال :- جنگ میں ہونے والے حلوں کو حفاظتِ نبی کی خاطر اپنے ہاتھوں پر کس نے روکا ؟

جواب :- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے روکا جس سے ان کا ہاتھ بھی شل ہو گیا۔

سوال :- اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے ؟ اور کافر کتنے مرے ؟

جواب :- ستر مسلمان شہید ہوئے اور کافر ۲۲، ۳۲، یا ۳۰ مرے۔

سوال :- احد کے دن کس صحابی نے ایک ہزار تیر چلائے ؟

جواب :- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

سوال :- اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سردارانِ قریش کے حق

میں بددعا فرمائی تھی ان کے نام بتائیے ؟

جواب :- صفوان بن امیہ، شہیل بن عمرو، حارث بن ہشام

سوال :- غزوہ احد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے کے فرائض کس نے انجام دیے ؟

جواب :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک روایت کے مطابق ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

کی والدہ ام سلیطہ رضی اللہ عنہا نے انجام دیے۔

سوال :- جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دینے کی سعادت

کس کو حاصل ہوئی ؟

۱۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۱۱ ۲۔ پہلے دو قول مولانا محمد میاں صاحب نے تاریخ الاسلام

دریں دو میں نقل فرمائے۔ ۳۔ تعداد علامہ منصور پوری نے بیان فرمائی رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۱۱

۴۔ زرقانی ج ۲ ص ۱۱۱ ۵۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ تینوں فتح مکہ میں اسلام لے آئے شاید

اسی وجہ سے اللہ نے انکے حق میں بددعا کرنے سے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ

يُؤْتِبُكَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُؤْخِرُكَ عَنْهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ“ (آل عمران آیت ۱۵) فتح الباری ج ۲ ص ۲۵۷ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۵۷

جواب :- حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو ایہ

سوال :- اُحد کے دن تیر لگنے کی وجہ سے ایک صحابی کی آنکھ کی پُتلی باہر نکل گئی تھی وہ کس طرح صحیح ہوئی ؟ اور وہ صحابی کون تھے ؟

جواب :- حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھے۔ آنکھ کی پُتلی ہاتھ میں لیکر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے دستِ مبارک سے اسکی جگہ نصب کر دیا۔ آنکھ بالکل صحیح و سالم بلکہ پہلے سے بہتر ہو گئی۔

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزہ مارنے کی وجہ سے کونسا سردار مرا اور کہاں۔ نیزہ یہ نیزہ آپ نے کس سے لیا تھا ؟

جواب :- ابی بن خلف مرا۔ مقامِ سرف میں جا کر۔ حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے نیزہ لیا تھا۔

سوال :- مشرکین نے مسلمانوں کی لاشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟

جواب :- ان کا مُثلہ کیا۔ یعنی ناک، کان کاٹے۔ پیٹ چاک کیا اور انکی بے حرمتی کی۔

سوال :- سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے ساتھ بد سلوکی کس نے کی ؟ اور کیا ؟

جواب :- ہندہ نے آپ کے پیٹ اور سینہ کو چاک کیا اور جگر کا لکڑاں کو چھایا۔

سوال :- وہ کون صحابی ہیں جو جنت میں پہنچ گئے اور ایک نماز بھی نہیں پڑھی ؟

جواب :- وہ حضرت عمیر بن ثابت ہیں جن کا لقب اُضَیْرُم ہے۔

لے ابن ہشام ج ۲ ص ۵۷۱ ۵۷۲ الامامہ ج ۳ ص ۲۲۵ ۲۲۶ ابی بن خلف کے قتل کی تفصیل البدایہ و

النہایہ ج ۲ ص ۲۵۴ پر دیکھیے۔ ۵۷۳ جنگِ بدر میں اس کا باپ عتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا

اس کا بدلہ بندہ نے لیا۔ یہ ابوسفیان کی بیوی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئی تھی۔ دیکھیے فتح الباری

ج ۸ ص ۱۲-۱۱ ۵۷۴ یہ اُحد ہی کے دن اسلام لائے تھے۔ تلوار لیکر میدان میں اتر پڑے اور جامِ شہاد

نوش فرمایا نماز پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئی سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۷۶۔

سوال ۱۔ شہدار اُحد کی تجہیز و تکفین کس طرح ہوئی ؟

جواب ۱۔ حسب استطاعت کفن دیا گیا۔ بعض کو پورا کفن بھی نصیب نہ ہوا بعض شہیدوں کو ایک چادر میں دو دو کر کے کفن دیدیا گیا۔ اور بلا غسل کے دو دو تین تین کو ملا کر ایک قبر میں دفن کیا گیا بلکہ

سوال ۱۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ پڑھی یا نہیں ؟

جواب ۱۔ حافظ علامہ الدین مغلطائی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ آپ ص نے انہی نماز جنازہ پڑھی بلکہ

سوال ۱۔ اُحد کے دن ایک شخص نے بڑی جاں سپاری و جانبازی کا ثبوت پیش کیا اور تنہا اسی نے سات یا آٹھ مشرکوں کو قتل کیا۔ اور پھر خود بھی قتل ہوا مگر کچھ بھی جہنمی ہی رہا اس کا نام اور وجہ بتائیے ؟

جواب ۱۔ اس کا نام قرمان تھا۔ اس نے بہادری دین کے لئے نہیں بلکہ صرف

اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے پیش کی حتیٰ کہ اسی میں مارا گیا۔ آپ ص نے فرمایا، یہ شہید نہیں، خدا کے نزدیک شہید وہ ہے جو اِلاہ کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرے۔

سوال ۱۔ زخم کی وجہ سے چہرہ انور سے خون بند نہیں ہو رہا تھا۔ اس کی دیکھ بھال کس نے کی اور کس طرح اسے بند کیا گیا ؟

جواب ۱۔ حضرت علی رضا اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی نے دیکھ بھال کی۔ پہلے پانی سے دھویا گیا پھر ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھردی گئی جس سے خون بند ہو گیا۔

۱۔ فتح الباری ج ۳ ص ۱۶۹ کتاب الجنائز۔ ۲۔ سیرت مغلطائی ص ۵

۳۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۱ بحوالہ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۲۶۔ ۴۔ زرقانی ج ۲ ص ۴۹

سوال ۱: غزوہ احد کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون بنائے گئے؟

جواب ۱: حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ

سوال ۱: جنگ احد کا نتیجہ کیا رہا؟

جواب ۱: شروع میں مسلمانوں ہی کو غلبہ رہا۔ مگر جب اس مرکز سے ہٹ گئے جس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو کھڑا کیا تھا تو جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور فتح شکست سے بدل گئی۔ بعض علماء نے کھل کر یہ بیان نہیں کیا کہ کافروں کو فتح ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی بلکہ نتیجہ بین بین رکھنے کی کوشش کی

سوال ۱: جنگ سے فراغت کے بعد آپ ﷺ مدینہ کب پہنچے؟

جواب ۱: ۷ شوال ۳ھ بروز شنبہ، شام کے وقت

سوال ۱: مدینہ میں گھر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار کس کو دی اور کیا حکم فرمایا؟

جواب ۱: تلوار حضرت فاطمہ زہرا کو دی اور فرمایا بیٹی اس کا خون دھوؤ۔

۱۔ اس سلسلہ میں مولانا صفی الرحمن صاحب کا مضمون ”جنگ احد میں فتح و شکست کا ایک تجزیہ“ ضرور پڑھیے۔ الرقیق المنوم ص ۴۳۔

۲۔ الرقیق المنوم ص ۴۴۔ مولانا ادریس صاحب نے تاریخ ۱۵ شوال بتائی ہے۔ اس بنا پر غزوہ حراء الاسد کی تاریخ میں بھی یہ تاریخ کا اختلاف ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ غزوہ احد کے دوسرے دن ہوا تھا۔ ۳۔ آگے روایت میں یہ بھی ہے کہ خدا کی قسم یہ تلوار میرے لئے بہت قیمتی ثابت ہوئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تلوار انکوری اور فرمایا اس کا بھی خون دھوؤ۔ واللہ یہ بھی آج بہت قیمتی ثابت ہوئی۔ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۲۰

غزوہ حمراء الاسد

سوال ۱۔ غزوہ حمراء الاسد مستقل غزوہ ہے یا غزوہ اُحد کا تتمہ ؟
جواب ۱۔ درحقیقت یہ مستقل غزوہ نہیں بلکہ غزوہ اُحد ہی کا ایک حصہ اور تتمہ ہے مگر اہل سیر نے اس کا ذکر مستقل نام سے کیا ہے۔

سوال ۱۔ یہ غزوہ کب پیش آیا ؟
جواب ۱۔ اُحد کے دوسرے دن آٹھ شوال ۳۱ بروز یکشنبہ (اتوار) کو ہوا۔
سوال ۱۔ اس غزوہ کا سبب بتائیے ؟

جواب ۱۔ مشرکین جب میدانِ اُحد سے واپس ہو کر مقامِ رُوحہ پہنچے تو ایک دوسرے کو ملامت کی اور کہنے لگے کہ تم کام کو نامکمل چھوڑ کر واپس آگئے۔ بہتر یہ ہے کہ دوبارہ دفعۃً مدینہ پر حملہ کر دیں۔ کیونکہ مسلمان اس وقت زخمی اور بالکل خستہ ہیں مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے۔ ان کے ذمہ دار افسر صفوان بن امیہ نے اس بات کی مخالفت بھی کی۔ مگر ساتھی ماننے کے لئے تیار نہ ہو سکے۔ ان کے اس ارادہ کی خبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے تعاقب کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور جنگِ اُحد کے شرکا، کو سیکر مقام حمراء الاسد میں جا کر مقیم ہو گئے۔
سوال ۱۔ حمراء الاسد میں آکر کیا واقعہ پیش آیا ؟

۱۔ حمراء الاسد ایک جگہ ہے جو مدینہ سے آٹھ میل دُور واقع ہے یہاں آپ یمینہ زن ہوئے تھے۔ اسلئے غزوہ کی نسبت اسی طرف کر دی گئی۔

۲۔ الریحین المتوم ۳۳۴ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۶ پر گذشتہ تاریخ کے اختلاف کی بنیاد پر یہ سوال منقول ہے۔
۳۔ یہ مقام مدینہ سے ۲۶ میل کی دوری پر واقع ہے۔

جواب :- قبیلہ خزاعہ کا سردار مُعَبَّد خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور خیر خواہی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اسکو کہا کہ ابوسفیان کی حوصلہ شکنی کرو۔ واپسی پر اس سے ابوسفیان کی ملاقات ہو گئی تو اس نے اس کے دل میں لشکرِ اسلام کا رعب بٹھادیا جس سے اس کی حوصلہ شکنی ہوئی، اور وہ اپنے قافلہ کو لیکر مکہ کی جانب روانہ ہو گیا۔

سوال :- حمرار الاسد میں آپ نے کتنے دن قیام فرمایا اور مدینہ کب واپسی ہوئی؟
جواب :- تین دن (پیر، منگل، بدھ) قیام فرما کر مدینہ واپسی ہوئی۔

واقعات متفرقہ ۳

سوال :- مذکورہ واقعات کے علاوہ اس سال کیا واقعات پیش آئے ان کا مختصر ذکر کیجئے۔

جواب :- (۱) اس سال ماہ شعبان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔

(۲) ۱۵ رمضان المبارک کو امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔

(۳) ماہ شوال میں شراب کی حرمت کا حکم آیا۔

(۴) دراشت کا قانون بھی اسی سال نازل ہوا۔

(۵) مسلمانوں کے لئے مشرک سے نکاح کرنا اب تک جائز تھا اس سال اس کی بھی حرمت نازل ہوئی۔

۱۔ اس کی پوری تفصیل ابن ہشام ج ۲ ص ۶ تا ۱۲۹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

۲۔ طبری ج ۲ ص ۲۹ ۳۔ زرقانی ج ۲ ص ۶۱ ۴۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۸۵

- سوال :- اس سال گل کتنے غزوے ہوئے اور ان کے نام کیا ہیں ؟
 جواب :- کل چار غزوے ہوئے (۱) غزوہ غطفان (۲) غزوہ بدر (۳) غزوہ احد (۴) غزوہ حراء الاسد (انکی تفصیل آچکی ہے)
 سوال :- اس سال کل کتنے سریے روانہ کئے گئے ؟
 جواب :- کل دو سریے (۱) سریہ محمد بن مسلمہ (۲) سریہ زید بن حارثہ

حادثہٴ بیر معونہ

- سوال :- سہ کے دستوں میں سب مشہور دستہ کونسا ہے ؟
 جواب :- بیر معونہ والا دستہ

سوال :- بیر معونہ کا دستہ کہاں بھیجا گیا تھا اور وجہ کیا ہوئی ؟

جواب :- یہ دستہ نجد بھیجا گیا تھا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ابو براء، عامر بن مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت پیش کی اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے معزز حضرات کو نجد روانہ فرمائیں تو امید ہے

۱۔ اس غزوہ کا ذکر الحق المعلوم ص ۲۸۲ پر ہے ۲۔ اس کا نام سریہ قرندہ بھی ہے کیونکہ قرندہ

نامی ایک چٹھر پر اس دستہ کو روانہ فرمایا گیا تھا۔ مدارج النبوت قسط ۶ ص ۶۱۔

۳۔ یہ ایک کنواں ہے جو مکہ اور عسفان کے درمیان واقع ہے۔ قبائل ہذیل اور بنی عسیم اور بنی عامر اس کے قرب و جوار میں آباد ہیں۔ زرنانی ص ۲ ج ۲

کہ وہاں کے لوگ اسلام قبول کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ”مجھے وہاں کے لوگوں سے خطرہ ہے“ ابو براءؓ نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ میں ضامن ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہمراہ صحیح قول کے مطابق ستر قزاقؓ اور حُفَاف کو روانہ فرمادیا۔

سوال ۱۔ ان کا سردار کس کو بنایا گیا؟

جواب ۱۔ حضرت منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط دشمن خدا عامر بن طفیل کے نام لکھا تھا وہ کس کے ذریعہ اس تک پہنچایا گیا۔ اور اس نے خط لیجانے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب ۱۔ حضرت انسؓ کے ماموں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خط بھیجا گیا۔ عامر بن طفیل نے خط کو دیکھا تک نہیں، مگر ایک آدمی کو اشارہ کر کے خط لانے والے کو قتل کرادیا۔

سوال ۲۔ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام بتائیے؟

جواب ۲۔ جبار بن سلمیٰ۔

سوال ۳۔ اس دستہ کا نتیجہ کیا رہا؟

جواب ۱۔ صحابہ کرام کی یہ مقدس جماعت بیر معونہ تک پہنچی تھی کہ چند قبائل نے اکھٹا ہو کر ظلم کیا اور ایک کے علاوہ تمام حضرات کو شہید کر ڈالا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۱۔ چالیس اور تیس کی تعداد بھی روایت میں آئی ہے۔ مدارج النبوة قسط، ۱۲۶

۱۲۔ اسی لئے اس کا نام سریزہ الغزاة بھی بتایا گیا ہے۔

۱۳۔ قتل ہوتے وقت آپؐ نے فرمایا: ”فُتِنْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ“ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ قابل جبار بن سلمیٰ) کے دل پر اس جملہ نے اثر ڈالا تو وہ خدمت نبوی میں آکر شرف باسلام ہو گیا۔ رحمۃ اللعالمین ص ۱۲۱

سوال :- ان کو شہید کرنے میں کن کن قبیلوں کا ہاتھ تھا ؟

جواب :- عامر، قبیلہ رُعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عُصیہ کا ہاتھ تھا۔

سوال :- یہ معونہ میں تمام حفاظ قرآن شہید کر دئے گئے تھے ایک بچہ گئے تھے ان کا نام بتائیے ؟

جواب :- ان کا نام حضرت کعب بن زید بن نجار رضی اللہ عنہ ہے۔

سوال :- اس دردناک واقعہ کی اطلاع مدینہ میں کس نے پہونچائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رد عمل ظاہر فرمایا ؟

جواب :- حضرت عمرو بن امیئہ مری رضی اللہ عنہ نے اطلاع پہونچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے سخت رنج اور صدمہ پہونچا اور آپ نے رُعل، ذکوان عُصیہ قبائل کے لئے نماز فجر میں ایک ماہ تک بدعا فرمائی یہ

سوال :- یہ المناک حادثہ کب پیش آیا ؟

جواب :- ۱۷ صفر ۳۷ھ میں۔

غزوہ بنی نضیر

سوال :- غزوہ بنو نضیر کب ہوا اور مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :- ۱۷ ریح الاول ۳۷ھ میں ہوا۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ

لے انکو بھی ارادنا نہیں چھوڑا گیا بلکہ یہ زخمی ہو کر لاشوں کے درمیان بے ہوش پڑے تھے ظالموں نے سوچا کہ مردہ ہیں اسلئے چھوڑ کر چلے گئے۔ بعد میں ان کو ہوش آیا تو وہاں سے اٹھ گئے اور مدت تک زندہ رہے۔ پھر غزوہ جندق میں شہید ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۹۔

۳۷ھ الحقی الختوم ۳۷ھ صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۸۔ ۳۷ھ اللہ نے اس غزوہ کے سبب پوری ہودا احشر نازل فرمائی حضرت ابن عباس کا فرمان ہے کہ سورہ احشر کو سورہ بنی نضیر کہا کرو صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۸۔

بنایا گیا۔

سوال :- غزوہ بنو نضیر کی نوبت کیوں آئی؟

جواب :- اس وجہ سے کہ انھوں نے اُس معاہدہ کو توڑ دیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آتے ہی ان سے فرمایا تھا۔

سوال :- بنو نضیر نے عہد شکنی کس طرح کی؟

جواب :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں قومی چندہ کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے۔ تو ان لوگوں نے آپ کو پتھر گرا کر مارنا چاہا۔ مگر آپ کو جبریل امین کے ذریعے خبر دیدی گئی۔

سوال :- آپ کے اوپر پتھر گرانے کے لئے کون بدبخت تیار ہوا تھا؟

جواب :- عمرو بن لُحْیاش یہودی تیار ہوا۔

سوال :- اس غزوہ کی کیفیت بیان کرو؟

جواب :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودی سازش کا علم ہو گیا تو آپ نے محمد بن مسلمہؓ کو ان کے پاس روانہ فرمایا۔ اور ان کو کہلا بھیجا کہ تم مدینہ سے

لے اس کا واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت عمر بن امیرؓ رضی اللہ عنہ جب بیر معونہ واپس تشریف لارہے تھے تو راستہ میں ان کو بنو کلاب کے دو آدمی ملے آپ نے ان کو قتل کر دیا حالانکہ ان کے پاس امان نامہ تھا مگر حضرت عمرؓ کو علم نہیں تھا جب ان کے قتل کی اطلاع جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا مجھے ان دونوں کی دیت ضرور دینی ہوگی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دیت کے لئے چندہ کرنے یہود کے پاس پہنچے بئیرۃ المصطفیٰ

ج ۱ ص ۷۷

لے جم کے ضمہ کے ساتھ۔ مدارج النبوة قسط ۷ ص ۱۳۱

نکل جاؤ۔ دس دن کی مہلت ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی ملیگا تو اس کو قتل کر دیا جائیگا۔ بنو نضیر مدینہ سے نکلنے پر تیار ہو گئے۔ مگر عبداللہ بن ابی نے ان کو بھڑکایا کہ تم یہاں سے نہ نکلو اور مسلمانوں کے خلاف ڈٹ جاؤ۔ ہم بھی تمہاری مدد کریں گے۔ چنانچہ بنو نضیر حلاوطن ہونے کے بجائے جنگ پر آمادہ ہو گئے تب آپ صحابہ کو لیکر جنگ کے لئے نکل پڑے اور بنو نضیر کا محاصرہ کر لیا۔ وہ لوگ قلعہ بند ہو کر تیھراؤ تیر رہتے رہے۔ مگر اسلامی محاصرہ برابر جاری رہا۔ بالآخر بنو نضیر کو مدینہ سے نکلنے پر ہی مجبور ہونا پڑا۔

سوال :- بنو نضیر کا محاصرہ کتنے دن جاری رہا؟

جواب :- پندرہ روز تک یا ایک قول کے مطابق صرف ۶ روز جاری رہا۔

سوال :- بنو نضیر یہاں سے نکل کر پھر کہاں آباد ہوئے؟

جواب :- ان میں سے اکثر خیر جا کر آباد ہو گئے اور کچھ شام چلے گئے۔

سوال :- ان کے کیا کیا ہتھیار مسلمانوں کو ملے؟

جواب :- پچاس زرہیں، پچاس خود، تین سو پچاس تلواریں۔

سوال :- انکی زمین جاگیر کا کیا ہوا؟

جواب :- وہ بھی بحق رسول مضبوط کر لی گئیں۔

۱۔ الرقیق المنوم ص ۶۱ ۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۳ ۳۔ الرقیق المنوم ص ۶۲

۴۔ بنو نضیر کے باغات، زمین اور مکانات خالص رسول اللہ کا حق تھا۔ کیونکہ یہ مال اللہ نے آپ کو عطا فرمایا۔ مسلمانوں نے بزور شمشیر اس کو فتح نہیں کیا آپ نے اپنے اختیار خصوصی سے اس ساری جائداد کو صرف مہاجرین اور انصار پر تقسیم فرمادیا۔ انصاریوں میں سے ابو دھبائہ اور سہل بن جحیف کو کچھ حصہ عطا فرمایا۔ اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا خاص اپنے لئے رکھا جس سے ازواجِ مطہرات کا خرچ نکلتا تھا۔ الرقیق المنوم ص ۶۲۔

سوال :- بنونضیر کے سرداروں کے نام کیا کیا ہیں ؟ یہ کہاں جا کر آباد ہوئے تھے ؟
جواب :- حمی بن اخطب ، کاند بن الریح اور ملائم بن ابی النخعی۔ یہ بھی خبری۔
جا کر آباد ہوئے۔

سوال :- اس غزوہ میں بنونضیر کے دو آدمی اسلام لائے تھے۔ ان کے نام بتائیے ؟
جواب :- یامین بن عمیر ، ابو سعید بن وہب رضی اللہ عنہما۔

”غزوہ نجد“

سوال :- غزوہ بنونضیر کے بعد جمادی الاولیٰ ۳۳ھ میں کونسا غزوہ ہوا ؟
جواب :- غزوہ نجد ہوا۔

سوال :- غزوہ نجد کی کیفیت بیان کیجئے ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ بنی محارب اور بنی ثعلبہ آپ کے مقابلے کے لئے فوج جمع کر رہے ہیں۔ جب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تعاقب کے لئے نکلے اور نجد تک پہنچ گئے۔ منافقین ڈر کر بھاگ گئے۔

۱۔ ان کے مال و اسباب کو ہاتھ نہیں لگایا گیا یہ اپنی املاک پر قابض رہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۳۳
۲۔ مؤرخین نے اس موقع پر غزوہ ذات الرقاع کا نام لیا ہے مگر مولانا صافی الرحمن مبارکپوری نے تردید کرتے ہوئے لکھا کہ تاریخی حقائق سے یہ تو بہتر چلتا ہے کہ جمادی الاولیٰ ۳۳ھ میں نجد میں ایک غزوہ پیش آیا۔ مگر یہ کہنا کہ یہی غزوہ ذات الرقاع ہے یہ بچند وجوہ صمیم نہیں کیونکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق غزوہ ذات الرقاع میں حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ حالانکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں مشرف باسلام ہوئے اور حضرت ابو موسیٰؓ بھی ۳۳ھ میں ہی حبشہ سے مدینہ پہنچے تھے۔ پس ضروری ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کا وقوع غزوہ خیبر کے بعد ہی ہوا ہو۔ دیکھیے الرقی المختوم ص ۲۶۵۔

اور لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

سوال ۱۔ اس غزوہ میں کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب ۱۔ چار سو صحابہ ساتھ تھے لہ

سوال ۱۔ اس غزوہ میں مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب ۱۔ حضرت ابوذر غفاری یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو لہ

سوال ۱۔ اس مشرک کا نام بتائیے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر قبضہ کر کے

آپ کو یہ کہا تھا کہ آپ کو اب کون بچائے گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تھا کہ ”اللہ“ پھر آپ کے قبضہ میں تلوار آئی تو آپ نے اس کے ساتھ

نری کا معاملہ فرمایا تھا جس سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ؟

جواب ۱۔ اس کا نام غورث بن حارث تھا لہ

سوال ۱۔ غزوہ نجد سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھائی میں قیام

فرمایا تھا اور دو صحابہ کو حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا ان دونوں کے

نام بتائیے ؟

جواب ۱۔ عباد بن بشر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما۔

سوال ۱۔ عباد بن بشر اور عمار بن یاسرؓ میں سے وہ کون سے صحابی ہیں جو تہرار دار

کے مطابق اول نصف شب میں جاگے اور نماز کی حالت میں انکے جسم پر

تین تیر لگے مگر اس کے باوجود انھوں نے نماز توڑنا گوارہ نہ کیا۔ ؟

جواب ۱۔ وہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے لہ

لہ سات سو آٹھ سو کا بھی قول ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۵۵ بحوالہ زرقاتی لہ صحیح السیرۃ

لہ زرقاتی ج ۲ ص ۹۱ بعض روایات میں اس کا نام دعور بھی بتایا گیا ہے۔

لہ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۷۷۔

غزوہ بدر ثانیہ

سوال ۱۔ غزوہ بدر ثانیہ کب ہوا ؟

جواب ۱۔ ماہ شعبان ۳۲ھ (جنوری ۶۲۶ء) میں ۱۰

سوال ۱۔ غزوہ بدر دوم کی نوبت کیوں آئی ؟

جواب ۱۔ گزشتہ سال جنگ احد سے واپسی پر ابوسفیان سے وعدہ ہو چکا تھا کہ آئندہ سال بدر میں لڑائی ہوگی۔

سوال ۱۔ اس غزوہ میں مسلمان فوج کی تعداد اور لشکر ابوسفیان کی تعداد کیا تھی ؟

جواب ۱۔ مسلمان ڈیڑھ ہزار اور مشرکین دو ہزار تھے ۔

سوال ۱۔ اس غزوہ میں مدینہ کا منتظم کس کو بنایا گیا اور فوج کا جھنڈا کس کو دیا گیا ؟

جواب ۱۔ مدینہ کے منتظم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے اور فوج کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال ۱۔ اس غزوہ کا نتیجہ کیا رہا ؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کے بدر میں آٹھ روز تک مقیم رہے اور ابوسفیان

کا انتظار کرتے رہے۔ مگر ابوسفیان لشکر لیکر مراء الظہان تک پہنچا۔ مسلمانوں

کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر بغیر لڑائی

کے یہ جیلہ بنا کر واپس ہو گیا کہ یہ سال قحط اور خشکی کا ہے۔ اس وقت جنگ

و جدال مناسب نہیں تھے

سوال ۱۔ غزوہ بدر ثانیہ کے اور کیا کیا نام ہیں ؟

۱۔ الریح المیتوم ۳۶۵ھ ۲۔ ایضا

۳۔ مقام بدر میں ایک بازار لگتا تھا مسلمانوں نے وہاں تجارت کی اور خوب نفع اٹھایا

اور خیر و برکت کے ساتھ مدینہ واپس ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۸

جواب ۱۔ غزوہ بدر موعدا، غزوہ بدرِ آخری، غزوہ بدرِ صغریٰ، غزوہ بدرِ دوم ہیں
سوال ۱۔ اس غزوہ سے پہلے مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کی غرض سے ابوسفیان نے
کیا پروپیگنڈہ کیا تھا؟

جواب ۱۔ ایک شخص نعیم بن مسعود نامی مدینہ جا رہا تھا۔ اسکو مال دینے کی شرط پر یہ کہا
کہ مدینہ میں فہرت کر دے کہ اہل مکہ نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے
بہت بڑی فوج تیار کر رکھی ہے لہذا تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ قریش
کے مقابلہ کے لئے نہ نکلو۔

سوال ۲۔ ابوسفیان کے اس پروپیگنڈے کا اثر مسلمانوں پر کیا ہوا؟
جواب ۱۔ مسلمانوں کے جوشِ ایمان میں ترقی ہوئی اور ”حَسْبُنَا اللہ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“
کہتے ہوئے بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ واقعہ رَجِیع میں ہے کہ جب حضرت زید بن دُثینہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا
جانے لگا تو ابوسفیان نے انکو قسم دے کر پوچھا تھا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے
بدلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کریں اور تمہیں چھوڑ دیں۔ اس وقت حضرت زیدؓ
نے کیا جواب دیا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت زیدؓ نے اپنے تیور بدلتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ بھی گوارا
نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں کوئی کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر
بیٹھا رہوں۔

۱۔ ماخوذ کتب سیر۔ اس غزوہ کی پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو زاد المعاد ج ۲ ص ۱۲۱

۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۲۸
۳۔ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال :- حضرت زید کو کس نے شہید کیا ؟

جواب :- صفوان کے غلام نسطاس نے لے

سوال :- سکہ میں کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے ؟

جواب :- کل تین غزوے ہوئے (جن کا بیان ابھی ہو چکا) اور پانچ دستے روانہ کئے۔

سوال :- ان سرایا کے نام بتائیے جو سکہ میں ہوئے ؟

جواب :- (۱) سریۃ ابوسلمہ (۲) سریۃ عبداللہ بن اُنیس (۳) سریۃ زید

(۴) سریۃ بیر معونہ (۵) سریۃ عمرو بن امیہ ضمری۔

سوال :- وہ کون سے صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ یہودی

زبان سیکھ لیں۔ مجھے ان کے پڑھنے پر اطمینان نہیں ؟

جواب :- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

سوال :- واقعات مذکورہ کے علاوہ جو اہم واقعات اس سن میں پیش آئے ان کا مختصر

خاکہ پیش کیجئے ؟

جواب :- (۱) ماہ جمادی الاول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ

بن عثمان بن عفان نے چھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۲) ماہ شعبان میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔

(۳) ماہ رمضان المبارک میں ام الماسکین حضرت زینب بنت خزمیرہ سے

آٹائے دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔

لے نسطاس بعد میں چل کر مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ الامام ابی احوال الصحابہ ج ۲ ص ۵۵۲ لے اس کا دوسرا نام

سریۃ قطن بھی ہے لے اس کا نام طرز صغر بھی نقل کیا جاتا ہے۔ لے تاریخ طبری ج ۲ ص ۲۲ علامہ شبلی رح

فرماتے ہیں کہ حضرت زید نے صرف پندرہ روز میں انکی زبان (عبرانی) سیکھ لی تھی۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۳۹

لے ان کی تفصیل سیرۃ النبی، تاریخ طبری، ابن ہشام وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۴) ماہِ شوال میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

(۵) اسی سال حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہود کی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

(۶) مشہور قول کی بنا پر پردہ کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

(۷) ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم اسی سال غزوہ بنی نضیر میں نازل ہوا۔

۵

غزوہ دُومۃ الجندل

سوال :- غزوہ دُومۃ الجندل کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب روانہ ہوئے تھے؟
جواب :- ۲۵ ربیع الاول ۳ھ میں لکھ

سوال :- غزوہ دُومۃ الجندل کا سبب کیا ہوا؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاعات ملی کہ دُومۃ الجندل کے قریب جو قبائل آباد ہیں وہ قافلوں پر ظلم کرتے ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے وہاں ایک بڑی فوج بھی جمع ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج

لے بعض کا قول ہے کہ پردہ کا حکم ۳ھ اور بعض کے قول کے مطابق ۴ھ میں آیا فتح الباری ج ۲، ص ۲۳۲

۲ھ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۴۵ ۳ھ اصل لغت دُومۃ دال پر پیش اور جندل جیم اور دال کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ ایک قلعہ کا نام ہے اور دُومۃ بفتح دال بقول بعض محدثین یہ حص کے قریب ایک قریہ ہے

یہاں سے دمشق کا فاصلہ پانچ رات اور مدینہ کا پندرہ رات ہے۔ اصح السیرۃ الرقیہ الخموم ۲۶

۴ھ زرقانی ج ۲ ص ۹۵

فرمایا۔

سوال :- اس موقع پر مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :- حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو لے

سوال :- اس غزوہ میں مجاہدین اسلام کی کتنی تعداد تھی ؟

جواب :- ایک ہزار تھی۔

سوال :- دومۃ الجندل کا راستہ بتانے کے لئے بنو عذرہ کے ایک آدمی کو ساتھ

لیا گیا تھا اس کا نام بتائیے ؟

جواب :- اس کا نام ”مذکور“ تھا بلکہ

سوال :- غزوہ دومۃ الجندل میں لڑائی ہوئی یا نہیں۔ اور نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- ابھی اسلامی لشکر دومۃ الجندل پہنچا بھی نہ تھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے۔

ان کے کچھ مویشی ہاتھ لگے۔ اور بلا جلال و قتال اسلامی لشکر مدینہ پہنچا۔

سوال :- یہ اسلامی لشکر کس تاریخ کو مدینہ پہنچا تھا ؟

جواب :- ۲۰ ربیع الثانی ۳ھ کو بلکہ

غزوہ بنی المصطلق ۳ھ

سوال :- غزوہ مْرِیْسِیْع اور غزوہ بنی المصطلق دو غزوے ہیں یا ایک ہی ؟

لے اصح السیرۃ ۱۱۱ ۳ھ الریح الممنوم ۱۱۱ ۳ھ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۴۰۰ زرقانی ج ۲ ص ۹۵

پراس غزوہ کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

۳ھ مُصْطَلِقِ سَیْم کے پیش ط کے زبرد اور لَام کے زیر کے ساتھ ہے۔ بنی خزاعہ کے ایک شخص جذیمہ بن سعد کا لقب ہے

جسکی اولاد کو بنو المصطلق کہتے ہیں۔ اس طرح قبیلہ بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

۳ھ مْرِیْسِیْع سَیْم کا پیش راہ کا زبرد سی ساکن س کا زیر ہے۔ بنی خزاعہ کے چشمہ کا نام ہے۔

جواب ۱۔ ایک ہی غزوہ کے دو نام ہیں۔

سوال ۱۔ غزوہ مُریسيع کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کب روانہ ہوئے تھے؟

جواب ۱۔ ۲ شعبان ۳ھ بروز دوشنبہ۔

سوال ۱۔ اس غزوہ کو غزوہ مُریسيع اور غزوہ بنی المصطلق کیوں کہتے ہیں؟

جواب ۱۔ یہ غزوہ مُریسيع مقام پر ہوا تھا۔ اس کی جانب نسبت کرتے ہوئے غزوہ مُریسيع کہتے ہیں اور لڑائی بنو المصطلق سے ہوئی تھی اسلئے غزوہ بنو المصطلق کہتے ہیں۔

سوال ۱۔ اس غزوہ کا سبب کیا ہوا؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ حارث بن ضار سردار بنی المصطلق نے اپنی قوم اور دوسرے قبائل کو جمع کیا ہے اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔

سوال ۱۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا کہ حارث بن ضار مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے؟

جواب ۱۔ ان کا نام بُریدہ بن حُصیب اسلمی رضی اللہ عنہ ہے۔

سوال ۱۔ اُن ازواج مطہرات کا نام بتائیے جو اس غزوہ میں آپ کے ساتھ تھیں؟

۱۔ مؤرخین کے یہاں اس غزوہ کے سن وقوع میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کا قول ۳ھ کا ہے

اور موسیٰ بن عقبہ ۳ھ کے قائل ہیں۔ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ شعبان ۳ھ میں ہوئی۔

عقلانی نے اسی قول کو صحیح کہا ہے تفصیل دیکھیے فتح الباری ج ۲، ص ۲۳۲ مع السیرۃ ۱۲۸

۲۔ بُریدہ ب کا پیش اور راء کا زبر حُصیب بروزن قریش بصیغہ تصغیر ہے انھوں نے اگر بتایا تھا کہ خبر

صحیح ہے تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نکلنے کا حکم دیا۔ صحیح البیہقی ج ۱، علامہ شبلی نے فرمایا ہے

کہ تحقیقات کے لئے جو صحابی بھیجے گئے تھے ان کا نام زید بن حُصیب تھا۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۱۴

جواب :- حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

سوال :- اس موقع پر مدینہ میں قائم مقام کس کو بنایا گیا؟

جواب :- حضرت زید بن حارثہ یا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

سوال :- اس غزوہ میں دشمنان اسلام کا کیا نقصان ہوا؟

جواب :- ان کے دس آدمی مارے گئے اور باقی جنگی تعداد تقریباً چھ سو تھی گرفتار ہوئے۔

سوال :- اس غزوہ میں کیا مال غنیمت ہاتھ لگا؟

جواب :- دو ہزار اونٹ، پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں۔

سوال :- گرفتار ہونے والوں میں ایک عورت ایسی بھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

نکاح میں آئی۔ وہ کس کی بیٹی تھی اور اس کا نام کیا تھا؟

جواب :- وہ بنوالمصطلق کے سردار حارث بن مزار کی بیٹی تھی ان کا نام حضرت جویریہؓ تھا۔

سوال :- حضرت جویریہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کس کے حصے میں آئی تھیں؟

جواب :- حضرت ثابت بن قیسؓ کے حصے میں آئی۔

۱۔ بعض مؤرخین کا قول ہے کہ فدیہ بن عبد اللہ لشی کو طیف بنایا گیا مع اسیر ۱۲۹ ۱۳۰ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۱۴

۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۷۰ حارث بن مزار اسی غزوہ کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ یہ اپنی بیٹی جویریہ کے فدیہ کے لئے بہت سارے اونٹ لیکر مدینہ پہنچے اور دو اونٹ عہد قیم کے ایک گھٹا میں چھپا دئے تاکہ واپسی میں ان کو لے لوں۔ مدینہ میں حاضر ہو کر اونٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے اور کہا کہ میری بیٹی کا فدیہ ہے۔ آپ انھیں آزاد کریں۔ آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں جو گھٹائی میں چھپائے تھے۔ حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے اسلام لے آئے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کی الشری نے آپ کو خبر دی ہے۔ الامامہ ترجمہ حضرت حارث بن مزار ج ۲ ص ۲۶۵

سوال :- حضرت ثابت بن قیسؓ نے حضرت جویریہ کے ساتھ کیا سلوک کیا اور نتیجہ کیا ہوا ؟

جواب :- انھوں نے حضرت جویریہ سے کہا کہ اگر تم اتنی رقم ادا کر دو تو تم آزاد ہو۔ (مکاتبہ بنایا) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تعاون لینے گئیں۔ آپؐ نے آزادی کی رقم ادا کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔

سوال :- حضرت جویریہ سے نکاح کرنے کا صحابہ کرام پر کیا اثر پڑا ؟

جواب :- خاندان بنو المصطلق کے قیدی جو صحابہ نے غلام بنائے تھے وہ سب آزاد کر دئے گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جس خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کر لی ہو وہ غلام نہیں ہو سکتا۔

سوال :- رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے اس بیٹے کا نام بتائیے جو

اسلام کا شیدائی اور حقیقت میں اللہ کا بندہ تھا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ مریض سے واپسی میں یہ کہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے باپ کے قتل کا حکم دینے والے ہیں اگر اجازت ہو تو میں خود اپنے باپ کا سر قلم کر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ؟ اور یہ نوبت کیونکر آئی تھی ؟

جواب :- بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا۔ اور یہ نوبت اسلئے آئی تھی کہ غزوہ مریض کے

سفر میں ایک چشمہ پر ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا انصاری نے ”یا لئلا انصار“ کا نعرہ لگایا اور مہاجر نے ”یا لئلمہاجرین“ کہہ کر آواز دی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاہلیت کی سی آوازیں سنیں تو ان کی سخت ترموید کی۔ عبداللہ بن ابی نے کہا کہ یہ لوگ ہم پر حاکم ہو گئے ہیں۔ خدا کی قسم

مدینہ پہنچ کر عزت والا (عبداللہ بن ابی) ذیل کو (مسلمانوں کو) نکال باہر

کریگا۔ عمر فاروق کو حلال آیا تو انھوں نے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی۔ مگر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو، لوگ یہ سمجھیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ اسی موقع پر اس منافق کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے باپ کو قتل کرنے کی پیشکش کی تھی بلکہ

واقعہ افک

سوال:- واقعہ افک کس واقعہ کو کہتے ہیں اور یہ واقعہ کب ہوا؟
جواب:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے العیاذ باللہ بدکاری کی تہمت لگائی تھی۔ اور اس میں چند سادہ لوح مسلمان بھی انکے شریک ہو گئے تھے۔ اسی کا نام واقعہ افک (بہتان کا واقعہ) ہے۔ یہ واقعہ ۳ھ میں غزوہ بدر المصطلق سے واپسی پر ہوا۔

سوال:- غزوہ بدر المصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہار گم ہونے کی وجہ سے پیچھے رہ گئی تھیں۔ پھر کس کے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں؟
جواب:- حضرت صفوان بن معطلؓ کے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں۔

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۸، ۵۹، ۶۰ مشہور تو یہی ہے کہ ہار گم ہو گیا تھا۔ مگر حضرت مولانا ادریس عابدی نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حاجت کیلئے گئیں تھیں وہاں بار ٹوٹ گیا جو گھینوں کا تھا۔ ان گھینوں کو جمع کرنے میں دیر ہو گئی قافلہ کوچ کر گیا۔ جس ہودج میں آپؐ سوار تھیں اسکو اونٹ پر رکھ لیا گیا تھا اور کسی کو احساس نہ ہوا کہ حضرت عائشہؓ ان میں نہیں ہیں کیونکہ آپؐ بہت دہلیز تلی تھیں۔ لے یہ قافلہ کی گری پڑی چیز اٹھانے کے لئے پیچھے رہا کرتے تھے۔ انھوں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر اناللہ یرحمہا جس کی وجہ سے حضرت عائشہؓ نے فوراً اپنا منہ دھوایا یا اس اجتماع کے علاوہ کوئی فکر حضرت عائشہؓ نے انکی زبان سے نہ سنا یا بخوان کا فرمان ہے واللہ اعلمی کلمۃ ولا سمعت مرکہ فیہ استرجاعہ تفصیل دیکھیے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰،

سوال ۱۔ ان سادہ لوح صحابہ کے نام بتائیے جو تہمت میں منافقین کے ساتھ شریک تھے ؟

جواب ۱۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ، حضرت حمزہ بنٹ محمد رضی اللہ عنہم
سوال ۲۔ حضرت عائشہ رضی کی برائت کے لئے قرآن کریم میں کتنی آیتیں نازل ہوئیں، اور کونسی ؟

جواب ۲۔ برائت عائشہ کے لئے دس آیتیں نازل کی گئیں۔ وہ سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۲۰
دوسرا رکوع ہے إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالِاحْكَامِ (الأنعام)

سوال ۳۔ ان دو صحابہ کا نام بتائیے جن سے آپ نے حضرت عائشہ رضی کے متعلق اس وقت مشورہ فرمایا تھا جبکہ وحی میں تاخیر ہوتی گئی۔ اور ایک باندی سے عائشہ کے متعلق پوچھ تاچھ کی تھی اس کا نام بھی بتائیے ؟

جواب ۳۔ حضرت اسامہ اور حضرت علیؓ سے مشورہ فرمایا اور اس باندی کا نام بریرہؓ تھا

”غزوہ خندق“

سوال ۱۔ غزوہ کا سب سے بڑا واقعہ کیا ہے ؟

جواب ۱۔ خندق یا احزاب کا غزوہ۔

سوال ۲۔ جس غزوہ کے موقعہ پر مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی گئی تھی اس غزوہ کا نام کیا ہے ؟

جواب ۲۔ اس کو غزوہ احزاب اور غزوہ خندق کہتے ہیں۔

سوال ۳۔ مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی گئی تھی اس وجہ سے اس غزوہ کا نام خندق ہوا مگر غزوہ احزاب کیوں کہتے ہیں ؟

جواب :- اس لڑائی میں قبائل عرب کی بہت سی جماعتیں شریک ہوئی تھیں۔
جماعتوں کو عربی زبان میں احزاب کہتے ہیں۔ اسلئے غزوہ احزاب (جماعتوں
کی لڑائی) نام پڑا۔

سوال :- یہ غزوہ کب ہوا؟

جواب :- شوال یا ذی قعدہ ۳ھ میں ہوا۔

سوال :- جنگ احزاب کی سازش بنو نضیر کے رؤسائے کی تھی انکے نام بتائیے؟

جواب :- سلام بن ابی المصطلق، سلام بن مشکم، حمی بن اخطب، کنانہ بن الریح وغیرہ

سوال :- غزوہ خندق میں جمع ہونے والے کفار کی تعداد کیا تھی؟

جواب :- دس ہزار تھی

سوال :- کفار مکہ کا سردار اور بنی غطفان کا سردار اس جنگ میں کون تھا؟

جواب :- کفار مکہ کا سردار ابوسفیان اور بنو غطفان کا سپہ سالار عیینہ بن حصن فزاری تھا۔

سوال :- اس غزوہ میں مسلمان کتنی تعداد میں تھے؟

جواب :- ان کی تعداد تین ہزار تھی

۱۔ اس غزوہ کے وقوع میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ شوال ۳ھ میں ہوا۔

۲۔ بخاری کا یہی مختار ہے۔ محمد بن اسحاق خوال ۳ھ کے قائل ہیں۔ تمام ائمہ مغازی کا اسی پر اتفاق ہے

حافظ ذہبی اور علامہ ابن قیم نے اسی قول کو صحیح اور قابل اعتماد کہا ہے۔ مگر ابن سعد اور واقدی کا کہنا ہے کہ غزوہ

احزاب ذیقعدہ ۳ھ میں ہوا اور اشعری نے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۱۳

۳۔ ان یہودیوں نے کفار قریش، بنی غطفان، بنو اسد، خزرج وغیرہ کو مسلمانوں کے خلاف

جنگ پر آمادہ کیا پھر تمام قبائل کو مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے نکل پڑے۔ اصح السیر ۱۵۷

۴۔ طبقات ابن سعد ج ۲ قسم اول ص ۱۲۷ ۵۔ اصح السیر ص ۱۵۹

سوال ۱۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنہوں نے خندق کھودنے کی رائے دی تھی؟
جواب ۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ یہ خندق کس نے کھودی تھی اور کتنے دن میں تیار ہوئی؟

جواب ۱۔ سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان صحابہ کرام نے مل کر کھودی جو جنگ کے لئے آئے تھے مسلسل محنتوں کے بعد یہ خندق چھ دن یا بیس دن میں تیار ہوئی

سوال ۱۔ خندق کھودتے ہوئے ایک بھاری چٹان آگئی تھی جو کسی سے نہ ٹوٹی تو پھر اس کو کس نے توڑا تھا؟

جواب ۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

سوال ۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سخت چٹان تین مرتبہ کدال مار کر توڑی اور ہر مرتبہ آپ نے خوشی کی بشارت دی۔ وہ بشارتیں کیا تھیں بالترتیب بتائیے؟

جواب ۱۔ پہلی ضرب میں آپ نے فرمایا، مجھے ملک شام کی کنجیاں دیدی گئیں، خدا کی قسم میں اس وقت وہاں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔

دوسری ضرب کے بعد فرمایا، مجھے فارس عطا ہوا ہے، خدا کی قسم میں اس وقت مدائن کا سفید محل اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

تیسری ضرب کے بعد فرمایا، مجھے یمن کی کنجیاں دیدی گئیں، واللہ میں اس وقت

اے حضرت سلمان پہلے آتش پرست تھے، ملک فارس کے رہنے والے تھے۔ ان کا پہلا نام مآبہ بن دوشان بن مورسلان بن یہودان تھا۔ یہ سلسلہ میں مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے کو سلمان ابن اسلام کہا کرتے تھے۔ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ ساڑھے تین سو سال زندہ رہے لیکن ڈھائی سو سال میں تو کسی کو شک نہیں۔ ترجمہ سلمان۔ اصابع ج ۲ ص ۶۷۵

۱۵ چھ دن کا قول ابن سعد کا ہے اور موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ بیس دن میں فارس ہو گیا مصطفیٰ ج ۲

اپنی آنکھوں سے صنعا کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں یہ

سوال :- غزوہ خندق میں سلسل فاقوں سے مسلمانوں کی کیا حالت ہو رہی تھی؟

جواب :- مکر سیدھی رکھنے کے لئے حضرات صحابہ رض نے ایک ایک پتھر اپنے پیٹ پر باندھ رکھا تھا۔ اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے تھے۔ حفیظ بالذہری نے عجیب ترجمانی کی ہے،

عجب عالم نظر آئے یہاں فاقہ گزاری کے

کہ دو پتھر بندھے تھے پیٹ پر محبوب باری کے

سوال :- خندق مدینہ کی کس سمت کھودی گئی اور اس کی گہرائی کتنی رکھی گئی؟

جواب :- مدینہ کی شمالی سمت میں کھودی گئی۔ اسکی گہرائی پانچ گز تھی یہ

سوال :- خندق کے پار کفار کتنے دن محاصرہ کئے پڑے رہے؟

جواب :- تقریباً ایک ماہ تک یہ

سوال :- وہ کونسا غزوہ تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا ہوئیں تھیں؟

جواب :- غزوہ خندق تھا۔

سوال :- غزوہ خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا ہو گئی تھیں وہ کونسی

نمازیں تھیں؟

جواب :- ظہر، عصر، مغرب، عشاء یہ

سوال :- اس خندق کی لمبائی کتنی تھی؟

لے سنن نسائی ج ۲ ص ۵۶ لے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۲۱ لے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۲۲ بعض کتب سیر میں پندرہ روز کا قول بھی ملتا ہے۔ اور امام داقدی نے پندرہ روز کے قول کو ہی ترجیح قرار دیا ہے دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۲۴ لے الحقیق المنتوم ص ۴۷

جواب ۱۔ اس کی لمبائی بارہ ہزار ہاتھ آج کل کے حساب سے چھ میل تھی بلکہ
سوال ۱۔ اس غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکز قیام کہاں تھا ؟
جواب ۲۔ کوہ سلع کے پاس تھا۔

سوال ۱۔ اس کافر کا نام بتائیے جس نے خندق پار کر کے ”ہَلْ مِنْ مُبَارِزٍ“ (ہے کوئی
مقابلہ میں آنے والا) کا نعرہ لگایا تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا مقابلہ کر کے
اسکو جہنم رسید کر دیا تھا ؟

جواب ۱۔ اس کا نام عمرو بن عبدود تھا لہ

سوال ۱۔ اس کافر کا نام بتائیے جو خندق پار کرنا چاہتا تھا کہ خندق میں گر پڑا اور مر گیا
مشرکین نے دس ہزار درہم کے بدلے اس کی لاش طلب کی تھی۔ مگر اللہ کے
رسول نے فرمایا کہ نہ ہمیں اس خبیث لاش کی ضرورت ہے، نہ درہموں کی
بلا کسی معاوضہ کے اس کی لاش ان کے سپرد کر دی تھی ؟

جواب ۱۔ اس کا نام نوفل بن عبد اللہ تھا لہ

سوال ۱۔ غزوہ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو ایک
قلعہ میں محفوظ کر دیا تھا۔ بتائیے اس قلعہ کی حفاظت کس کے ذمہ تھی ؟
جواب ۲۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھی۔

سوال ۱۔ اس صحابیہ کا نام بتائیے جس نے اس یہودی کو قتل کر دیا تھا جو اس قلعہ کے
ارد گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ اور جسکو قتل کرنے سے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی
انکار فرما دیا تھا ؟

لے پیغمبر اسلام ﷺ یہ ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا اور اس وقت اس کی عمر نوے

جواب ۱۔ اس کا نام حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب تھا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی تھیں۔

سوال ۱۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنہوں نے اس غزوہ میں مخالفین اسلام کے درمیان بھوٹ ڈالی تھی؟

جواب ۱۔ نعیم بن مسعود اجمعی رضی اللہ عنہ

سوال ۲۔ خندق کے پار کفار نے جو محاصرہ کر رکھا تھا اس کا خاتمہ کس طرح ہوا؟

جواب ۱۔ اولاً تو نعیم بن مسعود کی گفتگو سے ان کے درمیان بددلی پھیل گئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا طوفان بھیجا جس سے ان کے خیمہ اکھڑ گئے ہانڈیاں الٹ گئیں، طنائیں اپنی جگہ نہ رہیں۔ کڑکتی سردی پڑنے لگی۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا لشکر بھیجا جس نے ان سب کو ہلا ڈالا۔ بس پھر تو یہ وہاں سے بھاگتے ہی بنے بلکہ

سوال ۲۔ ان صحابی کا نام بتائیے جن کو طوفان آنے کے بعد غزوہ خندق میں کفار کی خبر لانے کے لئے بھیجا گیا تھا

جواب ۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

۱۔ حضرت صفیر بن زید نے قتل کر کے حضرت حسان بن زید سے کہا کہ وہ مرد ہے، میں تو ہاتھ نہیں لگاؤنگی آپ اس کے ہتھیار اُتار لائیے حضرت حسان بن زید نے فرمایا ہیں اس کے ہتھیار اور سامان کی ضرورت نہیں، اس واقعہ کا اتنا اثر یہود پر پڑا کہ پھر اس قسم کی جرأت نہ کی، ابن ہشام ج ۲ ص ۲۲۸

۲۔ ان کا اسلام ابھی ظاہر نہ ہوا تھا۔ اسلئے عقلی تدبیروں سے انہوں نے مخالفین میں مل کر بھوٹ ڈال دی جو محاصرہ ختم ہونے کا ایک ذریعہ بنی تفصیل کے لئے مراجعت کیجئے فتح الباری ج ۱، ص ۲۰۹
اصح السیر ۱/۱۶۱ ص ۳۵۰ الرقی المقوم ص ۲۸۶ ص ۱ ص ۱۶۱

سوال :- اس غزوہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالات کے پیش نظر غطفان سے معاہدہ کرنا چاہا کہ مدینہ کی پیداوار کا ایک ٹکٹ ان کو دیدیا جائیگا تو وہ دو صحابی کون تھے جنہوں نے مشورہ کے وقت آپ سے عرض کیا تھا کہ ”کفر کی حالت میں بھی کوئی شخص ہم سے کچھ نہ لے سکا اور اب تو اسلام نے ہمارا درجہ بہت بلند کر دیا ہے“ (اب کیسے دیں گے؟)

جواب :- وہ دو صحابی حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما تھے۔
سوال :- جب کفار جنگ احزاب سے ناکام واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جملہ فرمایا تھا؟

جواب :- ”الْآنُ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا۔“ اب ہم ان پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کر سکیں گے۔

سوال :- اس غزوہ میں مشرکین میں سے کتنے قتل ہوئے؟ اور کون کون؟
جواب :- تین آدمی قتل ہوئے۔ نوفل بن عبد اللہ، عمرو بن عبد ود، منیہ بن عبید۔
سوال :- غزوہ احزاب میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟
جواب :- چھ یا آٹھ مسلمان۔

سوال :- ان صحابہ کے نام گنائے جو جنگ احزاب میں شہید ہوئے؟
جواب :- (۱) سعد بن معاذ (۲) انس بن اویس (۳) عبد اللہ بن بھل رض (۴) طفیل بن نعمان رض (۵) ثعلبہ بن عثمہ رض (۶) کعب بن زید رض

لے محاصرہ کی سختی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو انصار ہمت ہار جائیں۔ اسلئے آپ نے معاہدہ کا ارادہ فرمایا مگر حب صحابہ کا استقلال دیکھا تو آپ مطمئن ہو گئے، اور معاہدہ نہ کیا۔ سیرۃ النبی ص ۲۵۵
لے یہ جملہ اسلام میں اقدای جہاد کا واضح ثبوت ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ص ۲۳۶ بحوالہ بخاری شریف۔
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۷) قیس بن زید رحمہ (۸) عبداللہ بن ابی خالد رضی اللہ

غزوہ بنو قریظہ

سوال: غزوہ احزاب کے بعد یہودیوں کے کس قبیلہ پر حملہ کیا گیا؟

جواب: بنو قریظہ پر یہ

سوال: بنو قریظہ پر حملہ کیوں کیا گیا؟

جواب: اسلئے کہ اس قبیلہ نے بھی بنو نضیر اور بنو قینقاع کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ کو توڑ دیا تھا۔

سوال: جب بنی قریظہ کی عہد شکنی کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے تحقیق حال کے لئے کن صحابہ کو روانہ فرمایا تھا اور انھوں نے واپس آکر کیا بتایا؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، عبداللہ بن رواحہ اور خوات بن جبر

رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا۔ انھوں نے آکر بتایا کہ عہد شکنی کی خبر واقعی صحیح ہے

سوال: بنو قریظہ کا سردار کون تھا؟

جواب: کعب بن اسد یہودی۔

سوال: غزوہ بنی قریظہ کب ہوا؟

جواب: ۱۔ ماہ ذیقعدہ ۳ھ یوم چہار شنبہ میں

۲۔ سیرۃ الصطفیٰ ج ۲ ص ۳۲۷ علامہ منصور پوری نے نقشہ غزوات و سرائیا میں شہدائے احزاب کی

تعداد دس نقل کی ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۹۱

۳۔ اس حملہ میں جبریل امین مع فرشتوں کے شریک تھے تفصیل کے لئے دیکھئے ابدائے النہایہ

ج ۴ ص ۱۱۳ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۴۵ ۴۔ الحق المتوکل ص ۵۷ زرقانی جلد ۲ ص ۱۲۶

سوال ۱۔ اس غزوہ میں مدینہ کا انتظام کس کے سپرد کیا گیا ؟

جواب ۱۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا۔

سوال ۱۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کو بنی قریظہ نے مشورہ کے لئے بلایا تھا ؟

جواب ۱۔ ابوبہ بن عبدالمنذر۔

سوال ۱۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنہوں نے اپنے کو ایک غلطی کے احساس میں مسجد

نبوی کے ستون سے باندھ دیا تھا ؟ اور بیس دن تک اسی طرح بندھے

رہے تھے ؟

جواب ۱۔ ابوبہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ وہ کون سے صحابی ہیں جنکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ

کو فرمایا تھا ”قوموا الی سیدکم“ اپنے سردار کی تعظیم کے لئے اٹھو۔ ؟

جواب ۱۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو بنی قریظہ نے اپنا فیصل مقرر کیا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ حضرت سعد معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا تھا ؟

جواب ۱۔ مرد قتل کر دئے جائیں، عورتیں بچے غلام بنائے جائیں اور مال تقسیم

کر دیا جائے۔

سوال ۱۔ وہ جلیل القدر صحابی کون ہیں جن کے مرنے سے عرش خداوندی بھی ہل گیا

اور ستر ہزار فرشتوں نے انکے جنازہ میں شرکت فرمائی ؟

جواب ۱۔ وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۔ الریح الممتوم ۲۸۵ ۲۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۲۰-۲۲۱

۳۔ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۲۸ ۴۔ استیعاب لابن عبد الریح ص ۲۲۱
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال ۱۔ بنو قریظہ کی صرف ایک عورت کو قتل کیا گیا تھا اس کا نام بتائیے؟

جواب ۱۔ اس کا نام بُنانہ تھا۔ (حکم قرظی کی بیوی تھی)

سوال ۱۔ بُنانہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی؟

جواب ۱۔ اس نے کوٹھے سے چکی کا ایک پاٹ گرایا تھا جس سے غلام بن سوید رض

شہید ہوئے بلکہ

سوال ۱۔ بنو قریظہ کا کتنے دن محاصرہ کیا گیا تھا۔ اور ان کا انجام کیا ہوا؟

جواب ۱۔ پچیس دن (تقریباً ایک ماہ) محاصرہ کیا گیا۔ انجام کار تمام بنو قریظہ گرفتار ہوئے۔

اور ان کے مرد بچی تعداد چار سوا در چھ سو کے درمیان بھی قتل کئے گئے۔ بلکہ

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ ۵ھ میں اور کیا واقعات پیش آئے ان کا مختصر ذکر کیجئے؟

جواب ۱۔ (۱) پردہ کا حکم نازل ہوا۔ (۲) منہ بولے بیٹے کی بیوی سے (بعد الانقطاع)

نکاح کی اجازت دی گئی۔ (۳) حدِ قذف کا حکم آیا۔ (۴) تیمم کا حکم بھی

اسی سال آیا۔ (۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے نکاح فرمایا۔ (۶) گل چار غزوئے ہوئے بلکہ (۷) صرف ایک سر یہ

ہوا جس کو سر یہ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں۔

۱۔ عیون الاثر ۷ ج ۲۔ ۵۔ الریح الممتوم ۴۹۲ تا ۴۹۶

۵۔ ان کا ذکر تفصیل سے آگیا ہے

۶ صلح حدیبیہ

سوال ۱۔ ۶ھ کا سب سے بڑا واقعہ کیا ہے؟

جواب ۱۔ صلح حدیبیہ

سوال ۲۔ حدیبیہ کیا ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تشریف لے گئے تھے؟

جواب ۱۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے اس کے قریب گاؤں بھی اسی نام سے مشہور ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ تو آپ نے یہاں قیام فرمایا اے

سوال ۱۔ اس سال مکہ مکرمہ جانے کا سبب کیا ہوا؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خواب میں دکھایا گیا کہ آپ اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور عمرہ کر کے بعض صحابہ نے سر منڈایا اور بعض نے بال کٹوائے اے

صحابہ کرام کو اس خواب کی اطلاع ہوئی تو زیارت بیت اللہ کے لئے یحییٰ و بے تاب ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کا ارادہ فرمایا۔

۱۔ اب اس جگہ کا نام شمیمیہ ہے۔ اسی کے قریب جبل شمیمی نامی ایک پہاڑ ہے اسی جانب کعبہ سے شمیمیہ کہنے لگے۔ یہ جگہ مکرمہ سے مغربی جانب تقریباً ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۵۲۔

سوال ۱۔ عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب روانہ ہوئے۔

جواب ۱۔ یکم ذی قعدہ ۶۸ھ کو لے

سوال ۲۔ اس موقع پر کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب ۱۔ چودہ سو یا پندرہ سو صحابہ لے

سوال ۳۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کی

اونٹنی کس مقام پر بیٹھ گئی تھی اور اس اونٹنی کا نام کیا تھا ؟

جواب ۱۔ اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔ حدیبیہ کے پاس ”غنیۃ المرار“ میں بیٹھ گئی تھی لے

سوال ۴۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مقام پر پہنچے تو قریش کے منصوبوں کی

اطلاع دینے کیلئے کون شخص آپ کے پاس آیا ؟

جواب ۱۔ قبیلہ خزاعہ کا سردار بدیل بن ورقار لے

سوال ۵۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادہ کی اطلاع

دینے کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پہلے کفار مکہ کے پاس بھیجا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت خراش ابن امیرہ کو۔

سوال ۶۔ حدیبیہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ بھیجا

چاہا تو انھوں نے کس کے بارے میں مشورہ دیا تھا ؟

لے فتح الباری ج ۲، ص ۳۳۰۔ لے تعداد میں روایات مختلف ہیں۔ معصمین میں برابر بن ماز

کا قول چودہ سو کا اور معصمین ہی میں جابر بن عبد اللہ کی روایت پندرہ سو کی ہے۔ تفصیل زرقانی

ج ۲ ص ۱۸ پر دیکھی جاسکتی ہے۔ لے اصح السیر ص ۱۲۴ لے بدیل بن ورقار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے غمخیز میں سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ پوشیدہ مسلمان تھے۔ جی یہ ہے

کہ ان کا قبیلہ بنی خزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طرفدار تھا۔ اسی بنا پر جو رازشیں مسلمانوں کے خلاف ہوا

کرتی تھیں انکی یہ اطلاع دیدیا کرتے تھے۔ اصح السیر ص ۱۴۵۔

جواب :- حضرت عثمان غنی رض کے بارے میں ۔

سوال :- حضرت عثمان غنی رض حدیبیہ سے کس کی حمایت میں مکہ پہنچے تھے ؟

جواب :- اپنے ایک عزیز ابان بن سعید بن العاص کی حمایت میں ۔

سوال :- کفار مکہ کی طرف سے گفتگو کرنے کے لئے سب سے پہلے کون آیا تھا ؟

جواب :- عروہ بن مسعود ثقفی ۔

سوال :- عروہ بن مسعود ثقفی بات چیت میں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر

ہاتھ ڈالتا تھا تو اس کو کس نے دھکی دی تھی ؟

جواب :- حضرت مغیرہ بن شعبہ رض نے ۔

سوال :- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ میں کس کو گالی دی اور کیوں ؟

جواب :- عروہ بن مسعود کو گالی دی تھی ۔ کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا

تھا کہ یہ تمہارے ساتھ جو بھیڑ ہے، لڑائی کے وقت یہ گرد کی طرح اڑ جائیگی

اس پر حضرت صدیق اکبر رض کو غصہ آیا اور سخت لہجہ میں فرمایا، کیا ہم رسول اللہ

کا ساتھ چھوڑ دیں گے ؟

۱۔ اکثر ارباب سیر نے یہی نام ذکر کیا ہے ۔ مگر مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے تحریر فرمایا ہے کہ سعید بن

عاص حضرت عثمان کو مکہ لیکر گئے ۔ انکی تحریر میں ابان کا ذکر نہیں، دیکھیے الرقیع المنتموم ص ۵۳۔

۲۔ یہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے ۔ بعد میں مشرف بہ اسلام ہو گئے ۔ رحمۃ اللعالمین ص ۲۳ ج ۱

۳۔ یہ عروہ بن مسعود کے بھتیجے تھے انھوں نے اس لئے اس کو دھکی دی کہ عروہ کا یہ فعل مسلمانوں

کے نزدیک خلاف ادب تھا ۔

۴۔ گالی کے الفاظ احادیث میں موجود ہیں، ”اُمُصُّصُ يَنْظُرُ اللَّاتِ“ یعنی تو جا کر لات کی پیشاب گاہ

جاٹ ۔ صدیق اکبر رض کی یہ گالی بھی جوش عقیدت اور کمال محبت کی دلیل ہے ۔

۱۳۴

سوال ۱۔ عروہ بن مسعود کی واپسی کے بعد بنی کنانہ کے ایک شخص نے خدمت نبوی میں جانا چاہا۔ مگر قربانی کے جانور دیکھ کر وہ واپس ہو گیا۔ اور اس نے کفار مکہ سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی عمرہ کی غرض سے آئے ہیں۔ انکو ہرگز نہ روکا جائے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں اس شخص کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ اس کا نام حُلَیْسُ بن علقمہ تھا۔

سوال ۲۔ قریش نے معاذاً صلح طے کرنے کے لئے خدمت نبوی میں کس کو بھیجا تھا؟

جواب ۲۔ سہیل بن عمرو کو۔

سوال ۳۔ ان صحابی کا نام بتائیے جو شرائط صلح قلمبند فرما رہے تھے؟

جواب ۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

سوال ۴۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں؟

جواب ۴۔ (۱) مسلمان اس سال واپس چلے جائیں۔ اگلے سال مکہ آ کر تین روز قیام کریں اور عمرہ کر کے واپس ہو جائیں۔

(۲) دس سال تک لڑائی بند رہے گی۔

لے بردوزن قریش۔ یہ حبشیوں کا سردار تھا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اکثر مؤرخین نے عیسٰی کے آنے کا ذکر عروہ کے بعد کیا ہے۔ مگر ارحیق المنوم ص ۵۲ پر عروہ سے پہلے ان کے آنے کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم۔

۵ یہ قریش کے زبردست خطیب اور عقلمند شخص تھے۔ یہ بھی بعد میں شرف اسلام ہو گئے تھے۔

رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۲۳

عہ یہ امن کا پیش خیمہ اور اسلام کے ناجنگ معاہدہ کا بہترین تصور تھا۔

(۳) قریش کا کوئی آدمی آپ کے پاس آئے تو آپ اے واپس کرینگے اور کوئی مسلمان ہمارے پاس آئیگا تو ہم اے واپس نہیں کریں گے۔
 (۴) قبائل عرب کو اختیار ہوگا کہ فریقین میں سے جس کے معاہدہ میں شریک ہونا چاہیں۔ ہو جائیں۔ چنانچہ اگر کوئی فریق دوسرے فریق میں شامل قبیلہ پر حملہ کرے گا تو یہ حملہ خود فریق پر زیادتی متصور ہوگا۔ (اس دفعہ کی رو سے بنو بکر قریش میں اور بنو خزاعہ مسلمانوں میں مل گئے۔)

سوال:۔ سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھتے وقت کن کن باتوں پر اعتراض کیا تھا؟
 جواب:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شروع میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا تو اس نے اعتراض کیا اور ”یا ائمتکم اللہم“ لکھوایا۔ اور جب یہ لکھا ”ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ“ تو اس نے اعتراض کیا کہ اگر ہم انکو اللہ کا رسول مانتے تو جھگڑا ہی کچھ نہ تھا۔ صرف محمد بن عبد اللہ لکھو۔ اس جگہ محمد بن عبد اللہ لکھا گیا۔
 سوال:۔ تمام شرائط صلح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منظور کرتے رہے، تو یہ بی ہوئی صلح کس سے ضبط نہ ہو سکی؟

جواب:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
 سوال:۔ اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کیا بات چیت ہوئی؟

۱۔ روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا کہ ”محمد رسول اللہ“ کا لفظ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھو۔ حضرت علی نے فرمایا مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مٹایا۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ محمد بن عبد اللہ خود آپ نے تحریر فرمایا۔ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لکھوایا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ بطور معجزہ حضور نے خود لکھا۔ اور علامہ ابن حجر کا کہنا ہے کہ حضرت علی کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اصح السیرۃ ۱۸۱
 محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب :- عمر فاروق نے حجت حق ہی کی وجہ سے تیج و تاب کے عالم میں یہ مکالمت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ :- اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کیا آپ خدا کے بچے فرستادہ نہیں ہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم :- کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ :- کیا ہم بچے مسلمان نہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم :- کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ :- کیا وہ لوگ مشرک نہیں ہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم :- کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ :- پھر ہم یہ دین کے معاملے میں دب کر معاہدہ کیوں کر رہے ہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا بچا

رسول ہوں میں اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر رہا

ہوں۔۔۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش

ہو گئے۔

سوال :- صلح کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں کتنے دن قیام فرمایا؟

جواب :- تین دن لے

سوال :- ابھی صلح نامہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ مکہ سے ایک مسلمان فرار ہو کر مسلمانوں

میں آگئے اور فریاد کی مگر صلح کی دفعات کی وجہ سے ان کو واپس کرنا پڑا

اور ان سے فرمایا کہ صبر کرو اللہ جلد ہی تمہارے لئے کوئی سبیل نکالے گا

ان کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ اُن کا نام ابو جُندل تھا۔ (یہ سہیل کے بیٹے تھے)
 سوال ۱۔ صلح کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو قربانی کا حکم فرمایا تو کوئی
 بھی آمادہ نہ ہوا تو ازواجِ مطہرات میں سے کس نے تدبیر بتائی اور وہ تدبیر
 کیا تھی؟

جواب ۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تدبیر بتائی۔ تدبیر یہ تھی کہ آپ خود باہر
 جا کر قربانی کریں اور بال مندواتیں۔ تمام صحابہ ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ
 ایسا ہی ہوا۔

سوال ۱۔ بیعتِ رضوان کس بیعت کا نام ہے؟
 جواب ۱۔ حدیبیہ میں جب یہ خبر ملی کہ حضرت عثمان کو مکہ میں قتل کر دیا گیا تو آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے بول کے نیچے جاں نثاری کی بیعت
 لی تھی۔ اسی کا نام بیعتِ رضوان ہے۔

سوال ۱۔ بیعتِ رضوان میں جس صحابی نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اُن کا نام
 بتائیے؟

جواب ۱۔ ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ
 سوال ۱۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر ایک صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی ان
 کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ
 سوال ۱۔ اس بیعت میں صرف ایک آدمی جو منافق تھا شریک نہ ہو سکا اس کا نام
 کیا تھا؟

۱۔ الریح المغموم ۱۵۷

۲۔ اس سفر میں۔ ہی آپ کے ساتھ تھیں۔ الریح المغموم ۱۵۷

۳۔ سفر المصطفیٰ ۲۶۵ ۴۔ اصح ابیر ۱۵۷ ۵۔ ایضاً

جواب :- اس کا نام جد بن قیس تھا۔

سوال :- بیعت رضوان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو کس کا دایاں ہاتھ قرار دیا تھا۔ اور ان کی جانب سے بیعت کی تھی ؟

جواب :- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا اور ان کی طرف سے بیعت فرمائی تھی۔

سوال :- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جب مکہ بھیجا گیا تو کیا خبر پھیلی اور اس خبر کی حقیقت کیا تھی ؟

جواب :- خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دئے گئے۔ مگر یہ خبر غلط تھی۔

سوال :- صلح حدیبیہ کو اللہ نے فتح مبین کہا ہے اس کی کیا دلیل ہے ؟

جواب :- قرآن کریم کی آیت اسی کے بعد اتری تھی ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا“ لہ۔

سوال :- حدیبیہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو وہ کون سے

مسلمان تھے جو مشرکین کی قید و بند سے بھاگ کر مدینہ پہنچے تھے اور

ان کو کفار کے مطالبہ پر واپس کر دیا گیا تھا۔ ؟

جواب :- حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ۔

سوال :- حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو جب مکہ کے دو شخصوں کے ساتھ کر دیا گیا تو ابوبصیر رضی

لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت صحابہ کو سنائی۔ صحابہ اس صلح کو شکست

سمجھے ہوئے تھے۔ دریافت فرمایا، اے اللہ کے رسول کیا یہ فتح ہے ؟ آپ

نے قسم کھا کر فرمایا بیشک یہ عظیم الشان فتح ہے۔ نتائج نے ثابت کر دیا کہ یہ فتح مبین

ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی کو دار بھی دنیا کے سامنے آگیا۔ صلح حدیبیہ کس طرح

فتح مبین ثابت ہوئی اس کے لئے تاریخ کی طویل کتابیں ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے نجات کی کیا صورت نکالی؟

جواب:- ان میں سے ایک کو مار دیا اور دوسرا فرار ہو گیا۔ اور خود سمندر کے کنارے پر ٹھہر گئے۔ لے

سلاطین کو اسلامی دعوت

سوال:- صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس اہم کام کا آغاز کیا؟

جواب:- امیروں اور بادشاہوں کو دینی دعوت دینے کا کام شروع فرمایا۔

سوال:- سلاطین کو اسلامی دعوت کیسے دی گئی؟

جواب:- خطوط کے ذریعہ۔

سوال:- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطوط بھیجنے کا پروگرام بنایا تو آپ کو مہر بنوانے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اس مشورہ پر کیسے عمل ہوا۔

جواب:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ یہی انگوٹھی مہر کا کام دیتی تھی۔

سوال:- اس انگوٹھی پر ”محمد رسول اللہ“ کے نقش کی کیا شکل تھی؟

جواب:- یہ شکل تھی ”^{ابو بکر} محمد (اللہ اوپر، محمد نیچے، درمیان میں رسول)

سوال:- نجاشی شاہ حبش کے پاس کون خط لے کر گئے تھے؟

جواب:- حضرت عمرو بن امیہ ضمری رض

سوال:- نجاشی کا نام کیا تھا اور اس نے نامہ مبارک کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

لے ابو بکر یہاں پڑے رہے۔ رفتہ رفتہ ستر آدمیوں کا ایک جتھا یہاں جمع ہو گیا۔ بلکہ علامہ سیوطی کے

قول کے مطابق تین سو آدمی یہاں جمع ہو گئے۔ ^{ابو بکر} سورة المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۶۶ بحوالہ زرقانی ج ۲ ص ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب :- نجاشی کا نام اصم بن ابجر تھا۔ اس نے نامہ مبارک کو آنکھوں پر رکھا اور اسلام کی دعوت قبول کرتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال :- حضرت حاطب بن ابی بلتعرض کس کے پاس خط لیکر گئے تھے ؟
جواب :- جریج بن متیؓ کے پاس جس کا لقب مقوقس تھا (مصر و اسکندریہ کا بادشاہ تھا)
سوال :- مقوقس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدایا و تحائف بھیجے تھے ان کی تفصیل بتائیے۔ ؟

جواب :- دو لونڈیاں۔ ایک کا نام ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام سیرین تھا۔ ایک خمر جس کا نام دُؤل تھا۔

سوال :- ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس خط لے جانے کے لئے کس کا انتخاب کیا گیا تھا ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا۔
سوال :- خسرو پرویز نے نامہ مبارک کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟
جواب :- اس نے نامہ مبارک کو دیکھتے ہی چاک کر ڈالا۔

لے حضرت جعفرؓ اس کے یہاں یہاں تھے ہجرت حبشہ کے موقع پر یہاں آئے تھے پھر فتح خیبر کے وقت مدینہ پہنچے۔ دیکھئے الریح المغموم ص ۵۸۷۔ یہ نام علامہ منصور پوریؒ نے رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۱۵۱ پر ذکر فرمایا ہے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اس کا نام بنیامین بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی ص ۱۳۱۔
علامہ ماریہ قبطیہ کو اپنے اپنے پاس لکھا اور سیرین کو حضرت حسان بن ثابتؓ انصاری کے حوالہ کر دیا۔

یہ فخر حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ تک رہا۔ زاد المعاد ج ۲ ص ۵۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ اسکی بادشاہت کو پارہ پارہ کرے۔ کچھ دنوں کے بعد ہی اسکی سلطنت پارہ پارہ ہو گئی خود اس کے بیٹے شیردیز نے اسکو قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن گیا۔ فتح ابابری ج ۸ ص ۱۳۱

سوال :- شاہِ روم ہرقل کے پاس کس نے خط پہنچایا تھا ؟

جواب :- حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے ۔

سوال :- قیصرِ روم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس سے گفتگو کی تھی ؟

جواب :- ابوسفیان بن حرب سے ۔

سوال :- بحرین کے حاکم منذر بن ساوی کو کس کے ذریعہ خط پہنچایا گیا ؟

جواب :- حضرت عمار بن العاص رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ۔

سوال :- ہوزہ بن علی (حاکمِ یامہ) کے پاس کون خط لیکر گئے تھے ؟

جواب :- حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ ۔

سوال :- حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کس کے پاس خط لیکر گئے تھے ؟

جواب :- دمشق کے حاکم حارث بن ثمر غسانی کے پاس ۔

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط شاہِ عمان (جیفر) اور اس کے بھائی عبد

کے پاس بھیجا تھا۔ بتائیے اس خط کو یگانے والے کون تھے ۔ ؟

جواب :- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۔

سوال :- جن بادشاہوں نے پاس نامہ ہائے مبارک بھیجے گئے۔ ان میں سے کس نے

خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدایا بھیجے ؟

جواب :- مقوقس (حاکمِ مصر و اسکندریہ) نے ۔

سوال :- جن بادشاہوں کو خطوط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی گئی ان میں سے کس

کس نے اسلام قبول کیا ۔ ؟

جواب :- شاہِ عمان جیفر اور اس کے بھائی عبد نے ۔ یمن کے حاکم باذان نے ، بحرین

کے والی منذر بن ساوی نے اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کیا ۔ لہ

لے لاخوذ از کتب میرٹ۔

سوال۔ مسلمانین کے نام خطوط کس تاریخ اور کس سن میں بھیجے گئے؟
جواب۔ یکم محرم الحرام ۱۰ھ میں لے

”غزوہ غابہؑ یا غزوہ ذی قرد“

سوال۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو غزوہ ذی قرد میں جھنڈا سونپا گیا؟
جواب۔ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہؓ

سوال۔ اس موقع پر مدینہ کا انتظام کس کے سپرد کیا گیا؟
جواب۔ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا۔

سوال۔ اس غزوہ کی نوبت کیوں آئی؟

جواب۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام رباع کے ہمراہ اپنے اونٹ چرنے کے لئے بیٹھے تھے۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ عبدالرحمن فزاری نے آپ کے اونٹوں پر چھاپہ مار دیا اور ان سب کو ہانک لے گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کے ساتھ اس کا تعاقب فرمایا۔

سوال۔ اس غزوہ کے خصوصی کارپرداز کون ہیں؟

جواب۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہؓ

لے یہ تاریخ مولانا مہمیاں صاحب نے تاریخ الاسلام درسی حصہ دوم میں متعین کی ہے۔

لے غابہ کے معنی جنگ کے ہیں۔ یہاں وہ جنگ مراد ہے جہاں اللہ کے رسول م کے اونٹ رہا کرتے تھے۔

اس غزوہ کا نام غزوہ ذی قرد بھی ہے۔ مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک چشمہ تھا اس کو ذی قرد کہا جاتا تھا
اصح السیرۃ ۱۶۵ لے الرقیق المنعم ص ۵۵ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ جھنڈا سعد بن زید رضی اللہ عنہ کو سونپا گیا دیکھئے
اصح السیرۃ ۱۶۶ لے تفصیل دیکھئے۔ صحیح بخاری ۲/۶۰۳ باب غزوہ ذات قرد

سوال :- وہ کون صحابی ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ ہمارے سب سے بہتر شہسوار ہیں ؟
جواب :- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ لے

سوال :- یہ غزوہ کب ہوا ؟

جواب :- صلح حدیبیہ کے بعد غزوہ خیبر سے تین دن قبل۔

سوال :- اس غزوہ میں دو صحابی شہید ہوئے ان کے اسماء گرامی بتائیے ؟
جواب :- ایک اُحرم (محرز بن نضلہ) دوسرے وقاص مدلجی لے

”غزوہ بنی لحيان“

سوال :- اس غزوہ کا ما حاصل بتائیے ؟

جواب :- بنی لحيان نے اصحاب ربيع کے ساتھ جو کچھ بدسلوکی کی تھی اس کا ذکر آچکا ہے۔ اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو سو مہاجرین و انصار کو لیکر اس ارادہ سے نکلے کہ بنو لحيان کو سزا دیں۔ مقصد کو پوشیدہ رکھنے کے لئے آپ نے شام کی طرف رُخ فرمایا اور دوسرے راستے سے بنو لحيان کے منازل میں پہنچے۔ جب بنو لحيان کو معلوم ہوا تو وہ بھاگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو روز قیام فرما کر واپس ہو گئے۔

لے زاد المعاد ج ۲ ص ۱۲۰۔ لے اصح السیر ص ۱۶۷

لے بنو لحيان حدیبیہ سے قریب ایک وادی عتدان میں رہا کرتے تھے۔ اصح السیر ص ۱۶۲۔

واقعات متفرقہ ۶

سوال ۱۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کب مسلمان ہوئے ؟

جواب ۱۔ ۶ھ یا ۷ھ میں لے

سوال ۱۔ اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے ؟

جواب ۱۔ صرف تین غزوے ہوئے۔ غزوہ ذی قرد یا غابہ، غزوہ بنی لحيان، غزوہ حدیبیہ ۱۔ اور پندرہ دستے روانہ کئے گئے۔

سوال ۱۔ ۶ھ میں جو دستے روانہ کئے گئے ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب ۱۔ (۱) سریہ قرینظا (۲) سریہ عکاشہ بن محسن یا سریہ غمر مرزوق (۳) سریہ ذی القصہ (۴) سریہ بنو ثعلبہ (۵) سریہ جھوم (۶) سریہ طُرق۔ (۷) سریہ وادی القری (۸) دوامۃ الجندل۔ (۹) سریہ فذک (۱۰) سریہ ام قرفہ (۱۱) سریہ عبداللہ بن رواحہ (۱۲) سریہ عمرو بن امیہ (۱۳) سریہ عرینین (۱۴) سریہ فسط (۱۵) سریہ عیص ۶ھ

لے ان کے زمانہ اسلام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صفر ۶ھ میں اسلام لائے۔ بعض کا کہنا ہے کہ خیبر کے بعد ۶ھ میں مسلمان ہوئے۔ یہ اختلاف سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۵ پر منقول ہے۔ مگر ملا شبلیؒ نے ان کے اسلام لانے کا واقعہ ۶ھ کے تحت نقل کیا ہے۔ دیکھیے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۲۔ لے ان کا ذکر تفصیل سے آچکا ہے۔

۶ھ سربا کی تفصیل کے لئے مطولات کی طرف رجوع کیجئے۔ ہم نے یہ نام رحمۃ للعالمین اور الرحمن المنوم سے اخذ کئے ہیں۔ اخیر کے دوسریوں کا تذکرہ صرف الرحمة المنوم میں ہے۔

س

”غزوہ خیبرؑ“

سوال ۱۔ غزوہ خیبر کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کب روانہ ہوئے؟
جواب ۱۔ اخیر محرم الحرام ۶۲۷ھ میںؑ۔

سوال ۲۔ غزوہ خیبر میں اسلامی فوج کی تعداد کیا تھی، تفصیل سے بتائیے؟
جواب ۲۔ سولہ سو (۱۶۰۰) تھی۔ چودہ سو پیدل اور دو سو سوار تھےؑ۔

سوال ۳۔ اس غزوہ میں کونسی زوجہ مطہرہ آپؐ کے ساتھ تھیں؟
جواب ۳۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہاؑ۔

سوال ۴۔ خیبر کی لڑائی کی ضرورت کیوں پڑی؟

جواب ۴۔ خیبر یہودیوں کی بستی تھی۔ یہاں سے یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے۔ یہودی دسیہ کاریوں کا گڑھ، فوجی گنجت کامرکز اور جنگ کی آگ بھڑکانے کا مقام خیبر ہی تھا۔ چنانچہ جنگِ حزاب

۱۔ خیبر مدینہ کے شمال میں اتنی یا ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک بڑا شہر تھا۔ یہاں قلعے بھی تھے اور کھیتیاں بھی۔ اب یہ صرف ایک بستی رہ گئی ہے۔ الرقی المقوم ۱۷۵ھ

۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۸۷ ۳۔ یہ تعداد فتح الباری ج ۲ ص ۲۵۷ سے مستفاد ہے۔ مگر

مولانا صفی الرحمن صاحب نے قرآن کریم کی آیت ”سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ الْوَعْدِ لِكَيْ تَبْزُغَ الْيَوْمُ لَبُوءُكُمْ“ کے بعد پُر وثوق لہجہ میں کہا ہے کہ ان کی تعداد صرف چودہ سو تھی۔ دیکھیے الرقی المقوم ۱۷۵ھ۔ ۴۔ زر قانی ج ۲ ص ۲۱۷

اہل خیمہ کی سازشوں سے ہوئی۔ ان کی ہی وجہ سے بنو قریظہ بدعہدی پر آمادہ ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا پروگرام یہ لوگ بنائے ہوئے تھے۔ لہذا ضروری ہوا کہ ان کے اس مرکز کو ختم کر دیا جائے تاکہ اسلام کی حفاظت ہو اور مسلمانوں کو امن ملے۔

سوال :- اس موقع پر مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :- حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو ملے

سوال :- سفر خیمہ میں ایک مشہور شاعر شعر پڑھتے ہوئے آگے آگے جا رہے تھے ان کا نام بتائیے ؟

جواب :- حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ۔

سوال :- حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کیا فرمایا ؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔
سوال :- اسی موقع پر ایک شخص ایمان لائے۔ مدینہ کے خلیفہ حضرت سباع بن عرفطہ نے انکے لئے توشہ فراہم کیا اور وہ خیمہ اس وقت پہنچے جبکہ خیمہ فتح ہو چکا تھا مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالِ غنیمت میں شریک کر دیا۔ کیا آپ ان کا نام بتا سکتے ہیں ؟

ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ ثعلبہ بن عبد اللہ لثمی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔ مگر یہ روایت راجح نہیں۔ دیکھئے زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۲ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۲۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اللہ کے رسول جب کسی کو خاص دعا مغفرت دیتے تو وہ ضرور شہید ہو جاتا تھا پھر متوفی عامر بن اکوع اسی غزوہ میں مرتد نامی پہلوان سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ بلقان سعدی ص ۲۸

جواب ۱۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سوال ۲۔ خیبر کے قلعوں کی تعداد کتنی تھی اور ان میں کتنے جنگی مرد رہا کرتے تھے؟

جواب ۱۔ قلعوں کی تعداد دس تھی جن میں دس ہزار جنگی مرد مقیم تھے۔

سوال ۱۔ ان قلعوں کے نام بتاؤ؟

جواب ۱۔ (۱) قلعہ ناعم (۲) قلعہ نطاۃ (۳) حصن صعب بن معاذ (۴) حصن

قلعہ الزبیرؓ۔ ان چاروں کو حصونِ نطاۃ بھی کہتے ہیں۔

(۵) حصن شن (۶) حصن البر (۷) حصن ابی۔ یہ تینوں حصونِ شن

کے نام سے موسوم تھے۔

(۸) حصن قموص (۹) حصن دطیح (۱۰) حصن سلام یا سلام۔ یہ تینوں

حصونِ کتبہ کے نام سے نامزد تھے۔

سوال ۱۔ قلعوں میں سب سے مضبوط قلعہ کون سا تھا؟ اور اس کا رئیس کون تھا؟

جواب ۱۔ سب سے مضبوط قلعہ قموص تھا اور اس کا رئیس مرحبؓ تھا۔

سوال ۱۔ عرب کے مشہور پہلوان مرحبؓ کو کس نے قتل کیا؟

جواب ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

لے الریح المغموم ص ۵۷ بعض کتابوں میں قلعوں کی تعداد ۷، ۶ بھی درج ہے دیکھیے

ماشیہ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۲۲ لے اس کا نام حصن ثلہ بھی ہے۔ ثلہ کے معنی پہاڑ کی چوٹی قلعہ

پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے حصن ثلہ نام ہے۔ اور فتح کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا اس وقت سے

اس کا نام قلعہ الزبیر بھی ہے لے اس طرح یہ تمام قلعے تین حصوں پر تقسیم ہو گئے (۱) حصونِ نطاۃ

(۲) حصونِ شن (۳) حصونِ کتبہ۔ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۲۲ لے تاریخ یعقوبی ج ۱

لے یہ پہلوان ایک ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴

سوال ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فاتح خیبر کیوں کہتے ہیں؟

جواب ۱۔ اسلئے کہ جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اور قلعہ کا وہ دروازہ جس کو ستر آدمیوں کی جماعت بل کر نہیں ہلا سکتی تھی تنہا انھوں نے اس کو اکھاڑ دیا تھا۔

سوال ۱۔ خیبر میں داخل ہو کر آپ نے فرمایا تھا کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ محبت رکھتے ہیں۔ بتائیے وہ شخص کون تھے؟

جواب ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ وہ کون سا قلعہ تھا جہاں نے مسلمانوں کو بجز خوراک اور چربی دستیاب ہوئی اور جس کی فتح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی تھی؟

جواب ۱۔ قلعہ صعب بن معاذؓ

سوال ۱۔ قلعہ ناظم پکس نے حملہ کیا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے۔

سوال ۱۔ حضرت محمود بن مسلمہؓ کی کا پاٹ سر پر کرنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ بتائیے یہ کس یہودی نے گرایا تھا؟

جواب ۱۔ کنانہ بن الزبیع نے

۱۔ روایات میں تعداد مختلف ہے۔ بعض میں سات بعض میں پالیس اور ایک روایت میں ستر کی تعداد ہے۔ مگر علماء نے ان سب روایات کا انکار کیا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر ان روایات سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت و بہادری کی دلیل ملتی ہے تفصیل کیلئے دیکھیے اصح السیرۃ ۱۹ ص ۱۵ ابن ہشام نے لکھا ہے کہ خیبر میں کوئی ایسا قلعہ نہ تھا جہاں اس قدر خوراک اور چربی ہو۔ دیکھیے ابن ہشام ج ۲ ص ۲۲ ص ۲۳ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۵ کنانہ بن ابی العقیق بھی اسی کا نام ہے۔

سوال ۱۔ کنانہ بن الربیع کو کس نے قتل کیا اور کیوں؟

جواب ۱۔ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ اس لئے کہ اس نے ان کے بھائی محمود بن مسلمہ کو قتل کیا تھا۔

سوال ۲۔ غزوہ خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کتنے یہودی مارے گئے؟

جواب ۱۔ چودہ یا پندرہ مسلمان شہید ہوئے اور تیراٹھسے کافر مارے گئے۔

سوال ۱۔ فتح کے بعد خیبر کی زمین کا کیا کیا گیا؟

جواب ۱۔ یہودیوں کی درخواست پر ان ہی کو دیدی گئی۔ اس شرط پر کہ پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیا کریں۔

سوال ۱۔ خیبر کی پیداوار کا نصف حصہ وصول کرنے کے لئے کس کو بھیجا جاتا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو لے

سوال ۱۔ خیبر کے مال کی تقسیم کس طرح کی گئی؟

جواب ۱۔ اس کے ۲۶ سو حصے کئے گئے۔ اٹھارہ سو حصے مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات کے لئے رکھے گئے اور اٹھارہ سو حصے مسلمانوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی صرف ایک ہی حصہ تھا۔ حقیقت میں یہ اہل حدیبیہ کے

لئے ایک عطیہ تھا اور ان کی تعداد چودہ تو تھی اور ان میں دو سو گھوڑ سوار تھے

لے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۹۵ بحوالہ الطبری۔ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۶۸ علامہ منصور پوری نے

غزوہ خیبر میں شہداء کی تعداد اٹھارہ نقل کی ہے دیکھیے رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۱۹۶ الریحۃ المختوم ص ۵۸۹

پر رسول کی تعداد منقول ہے۔ مولانا صفی الرحمن صاحب نے مزید لکھا ہے کہ مجھے تلاش کرتے ہوئے

۲۳ نام ملے ”واللہ اعلم“ لے حضرت عبداللہ پیداوار کو دو حصوں میں تقسیم کر کے یہود سے کہتے کہ جو

حصہ چاہو اٹھاؤ۔ یہو واس عدل سے متاخر ہو کر کہتے تھے کہ زمین و آسمان ایسے ہی عدل سے

قائم ہیں۔“ البوداؤد باب المساقات۔

اور اسلام نے گھوڑے کا حصہ الگ رکھا ہے اس لئے ہر گھوڑہ سوار کو تین حصے دے دئے گئے، کل چھ سو حصے ہوئے، باقی بارہ سو حصے، باقی فوج کو جو پیدل تھی اور جنگی تعداد بارہ سو تھی ایک ایک کر کے دیدئے گئے۔ اس طرح اٹھارہ سو حصوں کی تقسیم ہوئی بلکہ

سوال ۱۔ وہ کونسی عورت تھی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زہر دیا تھا؟
جواب ۱۔ سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارثؓ
سوال ۲۔ خیبر میں زہر آلود کھانا کھانے سے ایک صحابی کا انتقال ہو گیا تھا ان کا نام بتائیے؟

جواب ۱۔ حضرت بشر بن برادر بن معرور رضی اللہ عنہ۔
سوال ۲۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عورت سے شادی فرمائی؟
جواب ۱۔ محی ابن اخطب کی بیٹی صفیہ سے (یہ کناء بن الزبیر کی بیوی تھی بلکہ
سوال ۳۔ فتح خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کون سے رشتہ دار حبشہ سے تشریف لائے تھے جنگی خوشی میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے فتح کی خوشی زیادہ ہے یا ان کے آنے کی بھہ
جواب ۱۔ وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

لے زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۸ و ص ۱۳۹
لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر ملانے کا علم ہو گیا تھا آپ کے سامنے زینب نے اقرار جرم کیا اور بروایت یہی اسلام قبول کیا اور پھر بشر بن برادر کے قصاص میں قتل کی گئیں، فتح الباری ج ۲ ص ۲۸۸ لے خیبر کے قیدیوں میں شامل تھیں حضرت حمیرہؓ کے حصے میں آئی تھیں مگر صحابہ کے اصرار پر آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا تفصیل دیکھیے، فتح الباری ج ۲ ص ۳۶ پر لے زاد المعاد ج ۲ ص ۱۲۹۔

سوال ۱۔ فدک کے یہودیوں کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو روانہ فرمایا؟

جواب ۱۔ حضرت محبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو

سوال ۱۔ فدک کے یہودیوں نے کس شرط پر صلح کی تھی؟

جواب ۱۔ انھوں نے درخواست کی کہ ہمارے اہل و عیال کو امن دیا جائے، ہم تمام

مال و اسباب چھوڑ کر جلاوطن ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ درخواست متطوفی

اور فدک کی زمین اس کی نصف پیداوار دینے کی شرط پر انکو دیدی گئی لے

غزوہ وادی القریٰ

سوال ۱۔ غزوہ وادی القریٰ کب ہوا اور اس میں کتنے یہودی مارے گئے؟

جواب ۱۔ غزوہ خیبر کے بعد ہوا۔ اس میں یہود کے ۱۱ آدمی مارے گئے۔

سوال ۲۔ اس غزوہ میں اللہ کے رسول کا ایک غلام شہید ہو گیا تھا اس کا نام بتائیے؟

جواب ۲۔ اس کا نام بَدْعُم تھا بلکہ

سوال ۱۔ وادی القریٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز قیام فرمایا؟

جواب ۲۔ چار روز۔ لے

لے یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا کیونکہ اس کو بزرگ شمشیر فتح نہیں کیا گیا تھا۔ ماخوذ از

سیرت بن ہشام ج ۲ ص ۲۳۴ تا ۲۳۵۔ لے سيرة المصطفى ج ۲ ص ۲۳۴ لوگوں نے اس کو جنت کی

مبارکباد دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں، خدا کی قسم جس چادر کو اس نے مالِ غنیمت میں سے

جڑایا ہے وہ آگ بن کر اس پر پھڑک رہی ہے۔ اس ارشاد کو نکال کر ایک آدمی ایک دو قسم لیکر آیا۔ آپ نے فرمایا

ایک قسم بھی جہنم سے ہے۔ بخاری ج ۲ ص ۶۵۔ لے الرجنی المنوم ص ۵۱۔

سوال ۱۔ اس غزوے میں بھنڈے کس کس کے پاس تھے؟
جواب ۱۔ ایک بھنڈا جناب بن منذرؓ کے پاس اور ایک بھنڈا عبادہ بن بشرؓ کے پاس
اور بڑا بھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کے پاس تھا۔ لے

” واقعہ لیلۃ التقریس ”

سوال ۱۔ واقعہ لیلۃ التقریس کب پیش آیا اور اس کی تفصیل کیا ہے؟
جواب ۱۔ یہ واقعہ غزوہ خیبر سے مدینہ منورہ واپس ہوتے ہوئے پیش آیا۔ ہوا یوں کہ
آپ م مع اصحاب رات کا اکثر حصہ سفر کر کے اخیر رات میں مدینہ کے قریب
ایک وادی میں آرام فرما ہو گئے اور حضرت بلالؓ کو ہدایت کر دی کہ نماز کے
وقت جگنا۔ اتفاق سے حضرت بلالؓ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نماز کے
وقت کسی کی آنکھ نہ کھلی۔ بالآخر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
وقت بیدار ہوئے جب آفتاب بلند ہو گیا تھا۔ آپ نے سب کو بیدار فرمایا،
اور اس وادی سے کچھ آگے نکل کر باجماعت فجر کی نماز ادا فرمائی۔ لے

” عمرۃ القضا ”

سوال ۱۔ صلح حدیبیہ میں جس عمرہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو روکا گیا
تھا اس کی قضا کب ہوئی؟
جواب ۱۔ ذی قعدہ ۶۱ھ میں۔

لے الربیع الثانی ۵۹ھ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۴۷ عہ اس عمرہ کو چار نام سے یاد
کیا جاتا ہے عمرہ قضا، عمرہ قضیہ، عمرہ قضا و عمرہ صلح۔ فتح الباری ج ۲، ص ۲۵

سوال :- عمرہ تضا کے لئے کتنے صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے؟

جواب :- دو ہزار بیس (دو سو تیس اور بیس) ان سے الگ تھے

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جو اس موقع پر اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ اور جب حضرت عمرؓ نے ان کو ٹوکا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ

اشعار کافروں کے لئے تیر باری سے زیادہ سخت ہیں۔

جواب :- ان کا نام حضرت عبداللہ بن رواحہ تھا۔

سوال :- اس موقع پر مدینہ میں جانشینی کے فرائض کس نے انجام دیئے؟

جواب :- ابوہریرہ غفاری رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز کو قیام فرمایا؟

جواب :- صرف تین روز۔

سوال :- اس عمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عورت سے شادی فرمائی تھی؟

جواب :- حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ سے۔

واقعات متفرقہ

سوال :- واقعات مذکورہ کے علاوہ جو واقعات اس سال پیش آئے ان کا مختصر

لہ آپؐ نے حکم فرمایا تھا کہ جو حدیبیہ میں شریک تھے سب عمرہ کے لئے چلیں۔ چنانچہ جو حضرات انتقال

کر چکے تھے ان کے علاوہ سب عمرہ کے لئے روانہ ہوئے اور کچھ دوسرے عافین بھی موقع غنیمت سمجھتے ہوئے

روانہ ہوئے اس طرح انکی تعداد دو ہزار ہو گئی تھی۔ طبقات بن سعد ۲/۱۷۷۔ لہ تفصیل کے لئے

فتح الباری ج ۲، ۲۸ کی مراجعت فرمائیں۔ لہ الریح المغموم ۲/۱۷۷۔ ارباب سیر لکھتے ہیں کہ

تین روز گزرنے کے بعد مشرکین نے حضرت علیؓ کے پاس آکر کہا کہ اپنے صاحب سے کہہ دو کہ کسے روانہ

ہو جائیں کیونکہ مدت پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپؐ مکہ سے نکل گئے اور مقام ثمر میں قیام فرمایا جو مکہ

سے کم دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۰/۱۷۷ السیرۃ۔

فاکر پیش کیجئے۔

جواب ۱۔ (۱) حضرت ام حبیبہؓ سے اسی سال نکاح ہوا۔ (۲) گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا گیا۔ (۳) درندوں کے گوشت سے منع کیا گیا۔ (۴) متعہ کو حرام قرار دیا گیا۔

سوال ۱۔ اس سال کتنے سرایا روانہ کئے گئے اور غزوات کی تعداد مع تفصیل بتائیے؟
جواب ۱۔ کل پندرہ سرایا ہوئے اور تین غزوے ہوئے۔ (۱) غزوہ خیبر (۲) غزوہ وادی القریٰ (۳) غزوہ ذات الرقاع۔

سوال ۱۔ اس سال جو دستے روانہ کئے گئے ان کی ناموں سے تعیین کیجئے۔؟

جواب ۱۔ (۱) سریہ نبیض (۲) سریہ قدید (۳) سریہ فذک (۴) سریہ حسی (۵) سریہ ترہ (۶) سریہ بنو کلاب (۷) سریہ میغمہ (۸) سریہ خربہ (۹) سریہ بنی مرہ (۱۰) سریہ بشیر بن سعد (۱۱) دو سریوں کا نام سریہ اطراف فذک بھی بتایا گیا ہے۔ (۱۱) سریہ بن ابی العوجار (۱۲) سریہ غابہ (۱۳) سریہ یمن وجبار (۱۴) سریہ ابان بن سعید (۱۵) سریہ خیبر۔

لے تفصیل کے لئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۲۸ تا ۴۳۶ ملاحظہ ہو۔ خیبر اور وادی القریٰ کی وضاحت ابھی گزری ہے۔ غزوہ ذات الرقاع کی تفصیل سہم کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ بالکل اسی قسم کا ایک غزوہ سہم میں بھی پیش آیا تھا۔ سہم ان تمام سرایا کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ کیجئے۔ ان سرایا کا اخذ رحمۃ اللعالمین اور الرحیق الممتوم ہے۔ یاد رہے کہ آخر کے چار سرایا کا ذکر صرف صاحب الرحیق الممتوم نے کیا ہے۔

غزوہ ممتو

سوال ۱۔ موتہ کی جنگ کب ہوئی اور کن لوگوں سے ہوئی؟
جواب ۱۔ جمادی الاولیٰ ۳۵ھ میں ہوئی بلکہ رومیوں سے مقابلہ ہوا۔

سوال ۲۔ اس خونریز معرکہ کا سبب کیا ہوا؟
جواب ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن عمر ازدی رضی کو اپنا خط دیکر حاکم بصری کے پاس بھیجا تھا۔ راستہ میں ارض بلقاء کے قریب شُرْجِیل بن عمرو نے ان کو قتل کر دیا۔ انکے قصاص کے لئے یہ خونریز معرکہ پیش آیا۔

سوال ۳۔ اس غزوہ میں مسلمانوں اور رومیوں کی تعداد کیا تھی؟
جواب ۳۔ مسلمانوں کی تعداد تین ہزار اور رومیوں کی تعداد دو لاکھ تھی۔
سوال ۴۔ موتہ کی جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے تو اس کو غزوہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب ۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کو نہایت عمدہ وصیتیں فرمائی تھیں اور خود شینۃ الوداع تک ساتھ بھی گئے تھے اسلئے اس کو غزوہ کہا جانے لگا۔ ۵۵

۱۔ موتہ (میم کے پیش اور واد کے جزم کے ساتھ) ملک شام میں ارض بلقاء کے قریب ایک قصبہ ہے۔
۲۔ ۴۵۹ھ اکثر کتابوں میں یہی نام ملتا ہے۔ مگر بعض کتابوں میں شُرْجِیل بھی لکھا ہے۔ شُرْجِیل ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۳۔ شُرْجِیل نے ایک لاکھ فوجی جمع کئے تھے مزید ایک لاکھ کی فوج قبل شاہِ روم خود لیکر پہونچا تھا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۶۱۔
۴۔ بعض ارباب یہ غزوہ کی تعریف کو نظر رکھتے ہوئے اسکو سر یہی سے تعبیر کرتے ہیں۔

سوال ۱۔ اس غزوہ میں یکے بعد دیگرے تین صحابی اسلامی فوج کے سردار قرار دے گئے تھے ان کے نام بتائیے ؟

جواب ۱۔ حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین لے

سوال ۱۔ ان مقرر کردہ سرداروں کے بعد جھنڈا کس نے سنبھالا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لے

سوال ۱۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کا لڑتے لڑتے دایاں ہاتھ کٹ گیا تھا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں اور بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈا اپنی گود میں لے لیا۔ اور اس وقت تک بلند کئے رکھا جب تک جام شہادت نوش نہیں فرمایا۔ ؟

جواب ۱۔ وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال ۱۔ لڑائی کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بدن پر کتنے زخم گئے گئے ؟

جواب ۱۔ نوٹھے زخم لے

لے آپ نے حضرت زید بن حارثہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا تھا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر لے وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سپہ سالار ہو گئے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۱

لے صحیح بخاری میں یہ بھی تفصیل ہے کہ تینوں سپہ سالاروں کی شہادت کے بعد ثابت ابن ارقم نامی ایک صحابی نے پک کر جھنڈا اٹھایا اور مسلمانوں سے کہا کہ کسی کو سپہ سالار بنالو صحابہ نے انھیں کو منتخب فرمایا۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز سونپا گیا دیکھیے صحیح بخاری باب غزوہ موتہ۔

لے یہ ابن عمر کی روایت ہے۔ ایک دوسری روایت میں انھوں نے پچاس کی تعداد بیان کی ہے تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ نیروں کے زخموں کی تعداد ملا کر نوے ہوتی ہے تلواروں اور نیروں کے زخم پچاس تھے۔ دیکھیے فتح الباری ج ۱، ص ۵۱۔

سوال :- غزوہ موتہ میں کونسی فوج غالب رہی ؟

جواب :- اسلامی فوج لیہ

سوال :- اس جنگ میں مسلمان کتنے شہید ہوئے اور رومیوں میں سے کتنے قتل ہوئے ؟

جواب :- کل بارہ مسلمان شہید ہوئے اور رومیوں کے مقتولین کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن جنگ کی تفصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی تعداد میں مارے گئے۔

سوال :- جنگ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ سے کتنی تلواریں ٹوٹیں ؟

جواب :- نو تلواریں ٹوٹیں۔

سوال :- جنگ موتہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو کس

لقب سے نوازا تھا ؟

جواب :- سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے۔

فتح مکہ

سوال :- فتح مکہ کب ہوا ؟

جواب :- رمضان المبارک ۱۰ھ میں۔

سوال :- فتح مکہ کا پس منظر بتائیے ؟

لے اس جنگ کے نتیجہ میں علمائے سیرت کا اختلاف ہے۔ علامہ شبلی نے اسلامی فوج کو شکست غزوہ فوج لکھا ہے۔ طبقات ابن سعد میں بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔ مگر صحیح بخاری کے الفاظ "فَتْحُ الْمَدِينَةِ" سے یہی یقین ہوتا ہے کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح سے سرفراز فرمایا۔ تفصیل فتح الباری میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ۱۱ھ الریح المُنْتَوِم ۱۱ھ۔ ۱۲ھ یہ تعداد صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۱ پر خالد بن الولید کی روایت سے لی گئی ہے۔

جواب: صلح حبیبہ کی شرائط کے مطابق بنو بکر قریش کے ساتھ اور بنو خزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے۔ اور فریقین میں دس سال تک جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا تھا مگر معاہدہ کے برخلاف بنو بکر نے اچانک بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا مٹی کہ یہ لوگ حرم میں پناہ لینے کے لئے گھس گئے۔ مگر بنو بکر حملہ سے باز نہ آئے۔ اور قریش نے بھی پس پردہ انکی حمایت کی۔ بنو خزاعہ فریادیکر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً مکہ پر حملہ کی تیاری کا حکم صادر فرمادیا۔

سوال ۱۔ اس موقع پر بنو خزاعہ کے مظلوم فریادری کے لئے خدمت نبوی میں کتنی تعداد میں آئے اور انکے پیش رو کون تھے؟

جواب ۱۔ چالیس کی تعداد تھی۔ انکے پیش رو عمرو بن سالم خزاعی تھے لہ

سوال ۱۔ جب ابوسفیان مکہ سے تجدید معاہدہ کے لئے مدینہ جا رہا تھا تو مقام عسفان میں پہونچ کر اس کی کس آدمی سے ملاقات ہوئی تھی؟

جواب ۱۔ بڈیل بن ورقہ خزاعی سے۔

سوال ۱۔ جب ابوسفیان کو تجدید معاہدہ کے سلسلہ میں بارگاہ رسالت سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے کس کس سے ملاقات کی؟

جواب ۱۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم سے لے

سوال ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی تیاری کو پوشیدہ رکھنا چاہا تھا تو اس کا افشاء کس نے کیا؟

جواب ۱۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے۔

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶ لے یہ بدری صحابی ہیں ان سے

غفلت سے یہ غلطی ہو گئی۔ اس میں الزام نہ تھا تفصیل دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶ تا ص ۷ پر۔

سوال :- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے جس عورت کے ذریعہ خط روانہ کیا تھا اس عورت سے خط لانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہ کو بھیجا تھا اور کس مقام پر؟

جواب :- حضرت علی، حضرت مقلد، حضرت زبیر، حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو روضہ خاخ مقام پر بھیجا تھا یہ

سوال :- فتح مکہ کے لئے اسلامی لشکر مدینہ منورہ سے کب روانہ ہوا؟

جواب :- ۱۰ ررمضان المبارک ۶۱۰ھ کو بعد نماز عصر

سوال :- اس موقع پر مدینہ کا غلیفہ کس کو بنایا گیا؟

جواب :- حضرت ابو رہم غفاری رضی اللہ عنہ کو بلکہ

سوال :- اس موقع پر کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟

جواب :- دس ہزار تھے

سوال :- فتح مکہ کے سفر میں ازواج مطہرات میں سے کون کون سا تھیں؟

جواب :- حضرت ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما

سوال :- مقام البواء میں مکہ سے آتے ہوئے دو آدمی ملے جو بغرض اسلام مدینہ

جارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رشتہ دار ہونے کے باوجود

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سفارش سے ہی ان کی طرف توجہ فرمائی تھی اور پھر وہ

مشرک باسلام ہو گئے تھے، ان کے نام بتائیے؟

لے ۱ ص ۲۲۵ وہاں پہونچ کر انکو وہ عورت مل گئی۔ انھوں نے خط کا مطالبہ کیا مگر اس نے اولاً

انکار کر دیا پھر جب انکی طرف سے سختی کا معاملہ ہوا تو اس نے خط نکال کر دیا جو اس نے اپنی

جوئی میں چھپا رکھا تھا۔ اس عورت کا نام سارہ بتایا جاتا ہے۔ الرقی المغموم ۶۲۵۔

لے الرقی المغموم ۶۲۵ دیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۳۱۔ لے الرقی المغموم ۶۲۵ لے ایضاً ۶۲۵ دیرۃ المصطفیٰ

ج ۲ ص ۱۳۱۔

جواب :- ایک ابوسفیان بن حارث اور دوسرے عبداللہ بن امیہ
سوال :- اس مقام کا نام جیسے جہاں فتح مکہ کے مجاہدین نے پڑاؤ ڈالا تھا۔ اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ الگ الگ چولہے جلائیں ؟
جواب :- مزالظہران -

سوال :- مزالظہران کے مقام پر ہرے داری کے لئے کس کو مقرر فرمایا گیا تھا ؟
جواب :- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بیٹہ
سوال :- جب آپ مکہ کو فتح کرنے جا رہے تھے تو روزہ سے تھے۔ یہ روزہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کا خیال رکھتے ہوئے کہاں توڑا تھا۔ ؟
جواب :- مقام کدیدی میں لے

سوال :- مزالظہران کے قیام کے دوران جب ابوسفیان بن حرب مکہ سے آیا تھا
تو اسے کس نے پناہ دی تھی ؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
سوال :- ابوسفیان بن حرب نے کب اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے کیا اعزاز دیا ؟

جواب :- ۱۰ رمضان المبارک ۶۱ھ کو مزالظہران میں اسلام قبول کیا۔ اور
اس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعزاز بخشا کہ جو ابوسفیان کے

لے ابوسفیان آپ کے چچا زاد بھائی ہونے کے علاوہ رفاہی بھائی بھی تھے۔ انھوں نے بھی طبر
سعدیہ کا دودھ پیا تھا اور عبداللہ بن امیہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، ماکہ بنت عبدالطلب کے
بیٹے تھے۔ تفصیل کے لئے زرقانی ج ۲ ص ۳۰۲ تا ۳۰۳ کا مطالعہ فرمائیں لے الرقی المختوم ص ۶۲
لے یہ مقام مکہ مکرمہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۶

گھر میں داخل ہوا سے امان ہے یہ

سوال :- مرا الظہران سے مکہ کے لئے کب روانگی ہوئی ؟

جواب :- ۱۰ / ۱ / رمضان المبارک ۱۰۰۰ھ بروز منگل بلہ

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنہوں نے ” الیوم یوم المکرمہ “ (آج خوزری کا دن ہے) کی صدا لگائی تھی ۔

جواب :- حضرت سعد بن عبادہؓ نے جو انصار کے علم بردار تھے ۔

سوال :- فتح مکہ کے دن حضرت سعد بن عبادہؓ سے جھنڈا لیکر ان کے بیٹے قیس کو کیوں دیا گیا تھا ؟

جواب :- ان کی زبان سے جوش میں یہ جملہ نکل گیا تھا ، ” الیوم یوم المکرمہ “ یہ جملہ نامناسب تھا ۔ اس لئے آپؐ سے لیکر جھنڈا قیسؓ بن سعد کو دیدیا گیا ۔

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کس جانب سے اور خالد بن ولید کس جانب سے داخل ہوئے ؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام کدار (بالائی جانب) سے اور خالد بن ولید مقام کدنی (اسفل مکہ) سے گذرتے ہوئے داخل ہوئے یہ

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو رہے تھے تو لے یہ اعزاز بھی حضرت عباسؓ کے کہنے کی بنا پر دیا گیا تھا ۔ دیکھیے الریحۃ الممتمۃ ص ۶۲۶ لے الریحۃ الممتمۃ ص ۶۲۵

لے بعض کا قول ہے کہ جھنڈا انکے بیٹے کے بجائے حضرت زبیرؓ کے حوالہ کیا گیا ۔ الریحۃ الممتمۃ ص ۶۲۸ درحقیقت یہ صحتاً ان سے لیا گیا اور معنی انھیں کے پاس رہا جیسی لغزش تھی ویسی ہی تنبیہ کی گئی کہ باپ سے لیکر بیٹے کو دیدیا گیا ۔ لے کدار (الف ممدودہ کے ساتھ) مکہ کی بالائی جانب ۔ کدنی

(الف مقصورہ کے ساتھ) مکہ کی جانب اسفل کو کہتے ہیں ۔ مقام کدار ہی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر لوگوں کو حج کے لئے پکارا تھا ۔ روض الافان ج ۲ ص ۲۴

کونسی سورۃ تلاوت فرما رہے تھے ؟

جواب :- سورۃ فتح " اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا "

سوال :- فتح مکہ کے دن اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ (بیچھے بیٹھنے والا) کون تھا ؟

جواب :- حضرت اُسامہ جو زید بن حارثہ (شہید موتہ) کے فرزند تھے بلکہ

سوال :- مکہ میں داخلہ کے وقت کس کے دستہ سے کافروں کا مقابلہ ہوا اور کتنا نقصان ہوا ؟

جواب :- حضرت خالد بن ولید کے دستہ سے مقابلہ ہوا جس میں دو مسلمان شہید ہوئے اور ۱۲، ۱۲ کافر مارے گئے۔ ایک روایت کے مطابق ۲۸ کافر مارے —

(رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۱۸)

سوال :- یہ مقابلہ کس مقام پر ہوا تھا ؟

جواب :- خدمہ نامی مقام پر۔

سوال :- فتح مکہ میں جو دو مسلمان شہید ہوئے ان کے نام بتائیے ؟

جواب :- حضرت خلیس بن خالد بن ربیعہ۔ حضرت کرز بن جابر بنہری رضی اللہ عنہما

سوال :- جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کس کے گھر جا کر غسل فرمایا اور کتنی

رکعت نماز ادا فرمائی ؟

جواب :- حضرت علی کی بہن ام ہانی کے گھر غسل فرما کر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی بلکہ

۱۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۳ ۲۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۱۹ ۳۔ اکثر کتب سیر میں یہی

تعداد بیان کی گئی ہے۔ مگر علامہ شبلی نے لکھا ہے کہ تین مسلمان شہید ہوئے سیرۃ النبی ص ۱۱۹

ج ۱ ص ۱۱۹ بحوالہ صحیح بخاری ۴۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۶ ۵۔ ایضاً ۶۔ اصطلاح

علماء میں اسکو صلۃ الفتح کہتے ہیں۔ یہ چاشت کا وقت تھا ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے نماز چاشت ادا کی ہو۔

سوال ۱۔ خانہ کعبہ کے بتوں کو آپ نے کس چیز سے گرایا اور کونسی آیات تلاوت فرمائی ؟

جواب ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کمان تھی اس کے اشارے سے بتوں کو گراتے تھے اور فرماتے تھے ۱۔ جَاءَ الْحَقُّ وَنَزَّ هُوَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا ۚ لَٰ

سوال ۲۔ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟
جواب ۱۔ عام اعلان فرمادیا ۱۔ لَا تَزَيِّبْ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ ، أَنْتُمْ التُّلُقَاءُ
آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، تم سب آزاد ہو گئے

سوال ۱۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو ایک شخص نے آپ کو (نفوذ باللہ) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر وہ جب آپ کے پاس آیا اور آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تو اس کی دل کی دنیا بدل گئی اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اس کا نام بتائیے ؟

جواب فضالہ بن عمر رضی اللہ

سوال ۱۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کعبہ کس حالت میں فرمایا؟
جواب ۱۔ اونٹنی پر سوار ہو کر

سوال ۱۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ اور کون تھے ؟

جواب ۱۔ حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ

۱۔ الرقی المتوم ۶۳۲ ۲۔ ابواب النہایت ج ۴ ص ۲۰ ۳۔ روضة للعالمین ج ۱ ص ۱۲۱

۴۔ الرقی المتوم ۶۳۲ ۵۔ ایضاً

سوال ۱۔ خانہ کعبہ کی کبھی پہلے کس کے پاس تھی اور پھر کس کے دی گئی۔ اور آپ ۲ نے کبھی دیتے وقت کیا ارشاد فرمایا؟

جواب :- کبھی پہلے عثمان بن طلحہ کے پاس تھی۔ پھر انھیں کو دی گئی۔ اور فرمایا کہ تم ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ کبھی لے لو۔ اور تم سے اسکو جو چھینے گا وہ ظالم ہو گا لہ

سوال ۱۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کہاں گاڑا گیا تھا؟ اور کس نے گاڑا تھا؟

جواب ۱۔ مقام جحون میں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے گاڑا تھا لہ

سوال ۱۔ بیت اللہ میں جو بت بلندی پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کس طرح توڑا؟

جواب ۱۔ حضرت علیؓ کو اپنے مبارک کندھوں پر چڑھایا اور بتوں کو گرایا۔
سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کعبہ کی چھت کس نے اذان دی تھی؟

جواب ۱۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ۵

سوال ۱۔ باب کعبہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے سوال کیا تھا کہ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں گا؟ تو مجمع میں سے آواز

۱۔ کعبہ کی کبھی کا حق پہلے سے ان کو حاصل تھا۔ یہ جمعرات اور پیر کو بیت اللہ کا دروازہ کھولتے

تھے ایک مرتبہ اللہ کے رسول نے ابتدائے اسلام میں ان سے چابی طلب کی تو نہ دی۔ اس وقت آپ

نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئیگا جب کبھی میرا ہاتھ میں ہوگی اور میں جے چاہوں گا دیدن لگا یہ بات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ابھی یاد دلایا۔ عثمان بن طلحہ فتح مکہ سے پہلے یابعد میں علی اختلاف الاقوال اسلام

لائے تھے۔ ص ۲۲۵۔ ۲۔ جحون حار کے فتح اور حیم کے فتح کے ساتھ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے جسکو اب

جنت العلیٰ کہا جاتا ہے اسی کے قریب مسجد فتح بھی ہے لہ الریق المنوم ص ۲۲۵ ۳۔ ص ۲۲۵

... آئی تھی کہ ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں آپ شریف بھائی ہیں

اور شریف ہی کے بیٹے ہیں۔ بتائیے یہ آواز کس کی تھی ؟

جواب ۱۔ یہ آواز ہیل بن عمرو کی تھی (یہ بعد میں مشرف باسلام ہو گئے تھے)

سوال ۲۔ بیت اللہ کو جوں سے پاک کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کب کیا ؟

جواب ۱۔ ۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ کو۔

سوال ۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کس جگہ قیام فرمایا ؟

جواب ۱۔ مقام خیف میں۔

سوال ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ کہاں کھڑے ہو کر فرمایا ؟

جواب ۱۔ کوہ صفا پر۔

سوال ۱۔ اس خطبہ کی وجہ کیا ہوئی ؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف "بنو خزاعہ" کے ایک آدمی نے ایک شرک

کو مار ڈالا تھا۔ آپ نے خطبہ میں حرم کی حرمت کا بیان فرمایا اور اعلان فرمایا

کہ میں اس کی دیت ادا کرونگا۔ مگر آج کے بعد مقتول کے گھروالوں کو اختیار

ہوگا کہ وہ قاتل کو قتل کریں یا دیت وصول کر لیں۔

۱۔ اصحابہ فی احوال الصحابہ۔ ترجمہ ہیل بن عمرو ۱۷۱ھ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۱۷ صحابہ کرام نے پہلے

ہی دریافت فرمایا تھا کہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا: جہاں قریش اور کائنات نے نبوت

نبی عبدالمطلب کو مقرر کیا تھا اور آپس میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ان سے شادی بیاہ اور خرید و فروخت

کے تمام تعلقات ختم کر دے جائیں اسی مقام کا نام شعب ابی طالب بھی ہے سیرۃ المعصومین ج ۲ ص ۲۷۱

۲۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اونٹ اس شخص کی دیت ادا فرمائی۔

سیرت بن ہشام ج ۲ ص ۵۸۔

سوال ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے روز قیام فرمایا؟
جواب ۱۔ پندرہ روز بلکہ

سوال ۱۔ فتح مکہ کے بعد وہاں احکام سکھانے کے لئے کس کو مقرر کیا گیا؟
جواب ۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بلکہ

سوال ۱۔ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے قتل کا حکم فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک شخص حرم میں اس مال میں پایا گیا کہ اس نے کعبہ کے پردے پر پکڑ رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کو وہیں قتل کر ڈالو بتائیے اس شخص کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ عبدالعزیٰ بن خطل بلکہ

سوال ۱۔ عبدالعزیٰ بن خطل کو کس نے قتل فرمایا اور کہاں؟

جواب ۱۔ حضرت ابو بکرہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور سعد بن حریث رضی اللہ عنہ نے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کو قتل کیا تھا

سوال ۱۔ وہ کونسا شاعر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہنے کے جرم میں مامور بالقتل تھا۔ مگر پھر وہ اسلام لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ کہا جس سے خوش ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

۱۔ یہ مدت علامہ شبلی نے نقل کی ہے۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۲۷ مگر مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے قیام کی مدت اُنیس روز بتائی ہے۔ والہ اعلم۔ الرئق المنوم ص ۶۳۱ ۵۲۷ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۲۷

۲۔ اس کے تین جرم تھے۔ ایک تو یہ کہ اسلام لا کر پھر کافر بن گیا۔ دوسرا یہ کہ اس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا۔ تیسرا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اس وجہ سے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا

الصارم السلول لابن تیمیہ ص ۶۲۲ ۵۲۷ ایضا دزرقانی ج ۲ ص ۲۱۴

عنز و حنین

سوال ۱۔ ہوازن وثقیف نے ایک جنگ آزمودہ تجربہ کار بوٹھے کو مشیر کی حیثیت

نذر قالی سہ ماہی کے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ساتھ لے لیا تھا اس کا نام جاسیے؟

جواب ۱۔ اس کا نام دُرَید بن صمّہ تھا۔

سوال ۱۔ مالک بن عوف نے عورتوں، بچوں اور جانوروں کو میدان جنگ میں ساتھ رکھنے کی تاکید کی تھی تو اس کو کس نے غلط بتایا تھا؟

جواب ۱۔ دُرَید بن صمّہ نے بلے

سوال ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ حُنین کی تیاریوں کا علم ہوا تو آپ نے فوج کے حالات معلوم کرنے کے لئے کس کو بھیجا تھا؟

جواب ۱۔ عبداللہ بن ابی حذَرّہ سلمی رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ جنگ کی تیاری کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ہزار درہم کس سے اُدھار لئے؟

جواب ۱۔ عبداللہ بن ربیعہؓ سے (یہ ابو جہل کا سوتیلا بھائی تھا)

سوال ۱۔ سوزر میں اور آلاتِ حرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے مستعار لئے تھے؟

جواب ۱۔ صفوان ابن امیہ سے کہہ

سوال ۱۔ جنگ حنین کے موقع پر مکہ میں کس کو خلیفہ بنایا گیا؟

لے مگر جنرل کمانڈر مالک بن عوف نے اس کی بات کو مسترد کر دیا تھا۔ الرقیق المنوم ص ۶۴

لے یہ نام حضرت مولانا ادریس صاحب رحمہ نے نقل کیا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۵۷ مگر مولانا

صفی الرحمن مبارکپوری اور صاحب اصح السیر مولانا عبدالرؤف دانا پوری نے بیٹے کے بجائے باپ کا نام

لیا ہے۔ الرقیق المنوم ص ۶۴ اصح السیر ص ۲۴ اسکے برخلاف علامہ شبلی نے عبداللہ بن ابی جدر (ذیم

کے ساتھ) نقل کیا ہے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۲ واللہ اعلم لے مسند احمد ج ۳ ص ۲۷ لے یہ ابھی تک

مسلمان نہیں ہوئے تھے جنگ حنین کے بعد مشرف باسلام ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۴۹ ومنہ

جواب :- حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو لے

سوال :- اس صحابی کا نام بتائیے جو جنگ حنین میں رکاب نبوی تھا مے ہوئے تھے؟

جواب :- حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ۔

سوال :- اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام کس نے تھام رکھی تھی؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- اسلامی فوج مقام حنین میں کب پہنچی؟

جواب :- ۱۰۔ ارشوال منگل کی شام کو لے

سوال :- بنو ہوازن کے شدید حملوں کی تاب نہ لا کر جب اسلامی فوج پیچھے ہٹ گئی تو ایسے نازک وقت بھی وہ کون کون صحابہ تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ثابت قدم رہے۔؟

جواب :- حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت

ابوسفیان بن حارث، حضرت فضل بن عباس، حضرت ربیع بن الحارث، حضرت

اسامہ بن زید، حضرت امین ابن ام ایمن، حضرت قثم بن عباس، حضرت عبد اللہ

بن زبیر، عقیل بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود و دیگر چند صحابہ و عنوان

اللہ علیہم اجمعین رضی اللہ

لے عتاب (تشدید کیا تھ) فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے یہ پہلے امیر مکہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی امیر مکہ رہے

حاشیہ :- ۱۔ ۲۳۸ھ (الحق المنوم) ۲۳۸ھ مع السیرۃ ۲۳۸ھ کتنے صحابہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

اس بار میں روایات مختلف ہیں۔ ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ انکی تعداد نو یا دس تھی۔ علامہ نووی نے نقل کیا ہے

کہ آپ کے ساتھ بارہ آدمی تھے۔ امام احمد اور حاکم نے ابن مسعود کا بیان نقل کیا ہے کہ میں حنین کے روز حضور

کے ساتھ تھا لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے مگر آپ کے ساتھ اسی مہاجرین و انصار ثابت قدم رہے۔ ہم بیدل تھے ہم نے

بیٹھ نہیں پھیری۔ ترمذی میں ابن عمر کا ایشاد نقل کیا گیا کہ میں نے اپنے لوگوں کو حنین کے روز دیکھا کہ انھوں نے بیٹھ پھیر لی ہے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو آدمی بھی نہیں۔ فتح الباری ج ۸ ص ۲۹۹، ص ۳۰۰۔

مکتبہ دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال ۱۔ جب اسلامی فوج پیچھے ہٹی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز لگانے کا حکم کس کو دیا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک شعر پڑھتے تھے وہ کیا تھا؟

جواب ۱۔ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ ۚ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

سوال ۱۔ جنگ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی یا فتح؟

جواب ۱۔ پہلے پہل شکست ہوئی مگر بعد میں جب اسلامی فوج نے واپس آکر حملے

کئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی دشمنوں کی جانب یہ کہتے ہوئے

پھینکی (مِثَاھِتِ الدُّجُوْمِ) یعنی چہرے بگڑ جائیں۔ تو یہ مٹی ہر ایک دشمن

کی آنکھ میں پہونچی اور یکبارگی دشمن ہپا ہو گئے بلکہ

سوال ۱۔ اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کتنے کافر مارے گئے۔

جواب ۱۔ چھ مسلمان شہید ہوئے اور اے کافر مارے گئے بلکہ

سوال ۱۔ اس غزوہ کا نام بتائیے جس میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ مال غنیمت ملا؟

جواب ۱۔ غزوہ حنین۔

سوال ۱۔ اس غزوہ کا مال غنیمت کیا کیا تھا؟

جواب ۱۔ چوبیس ہزار اونٹ، چھ ہزار قیدی، پالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی

لے ایک روایت جابر بن مطعم کی ہے، "ان کو بیان ہے کہ آسمان سے ایک سیاہ چادر اتری اور دشمنوں

کے درمیان گری اس سے چوٹیاں نکل کر تمام وادی میں پھیل گئیں یکبارگی دشمنوں کو شکست ہوئی تفصیل

دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۷۱ ۲۷۲ ح ۲۷۱ ۲۷۲ دیگر کتب سیر میں مرنے والے کافروں کی تعداد ستر

ہزار لکھی ہے۔ ۲۷۱ اس چاندی کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم بنے ہیں۔ اور وزن چھ کوئٹل کے قریب ہوتا ہے

الرحیق المنوم ص ۶۵۲۔

سوال :- مشرکین کی فوج نے شکست کے بعد کس طرف کا رخ کیا ؟
 جواب :- یہ فوج تین گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک گروہ نے طائف کا رخ کیا۔ ایک گروہ مقام نخله کی طرف چلا گیا اور ایک گروہ نے اوطاس کی راہ لی۔
 سوال :- مالِ غنیمت کو محاصرہ طائف سے پہلے مقام جعرانہ میں کس کی نگرانی میں رکھا گیا ؟
 جواب :- حضرت مسعود بن عمر غفاری رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں رہے۔
 سوال :- قیدیوں میں وہ کونسی خاتون تھیں جس نے اپنا تعارف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اپنی جاذبہ بھائی اور باہزت اسکو واپس فرمایا ۔ ؟

جواب :- وہ آپ کی صفائی بہن شیمان بنت حارث تھیں۔

” غزوہ اوطاسؓ ونخلہ “

سوال :- غزوہ حنین کی شکست کے بعد جو گروہ اوطاس چلا گیا تھا۔ اس کے تعاقب کے لئے ایک فوج بھیجی گئی تھی بتائیے اس کا سرکار کس کو بنایا گیا ؟
 جواب :- حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- اس کا نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- فریقین میں تھوڑی سی جھڑپ ہوئی۔ مشرکین بھاگ گئے۔ البتہ اسلامی فوج کے سردار حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ گھٹنے میں تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ ۵۵

۱۔ صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵۰ ۲۔ الریح الموم ۱ ص ۶۵ ۳۔ ایضاً ۴۔ اوطاس حنین کے قریب بنو ہوازن کے علاقہ میں ایک دادی ہے ۵۔ انکے بعد ابو موسیٰ اشعری نے جھڑا سنبھالا اور بڑی جوانمردی سے لڑے یہاں تک کہ اپنے چچا ابو عامر کے قاتل کو قتل کیا اور مسلمانوں کو فتح ہو گئی۔ فتح الباری ص ۲۸۸

سوال: حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ہے ؟
جواب: سلمہ بن دُرَیْد۔

سوال: بنو ہوازن کے جنگ آزمودہ بوڑھے شخص ”دُرَیْد بن صمّہ“ کو کس نے قتل کیا تھا ؟

جواب: ربیعہ بن رُفیع نے لے۔

سوال: دشمنوں کا جو گروہ مقام نخلہ میں چلا گیا تھا اس کا کیا کیا گیا ؟

جواب: مسلمانوں کی ایک جماعت نے ان کا تعاقب کیا۔ اور دُرَیْد بن صمّہ کو قتل کیا۔

غزوہ طائفؓ

سوال: غزوہ حنین کے بعد کس شہر کا محاصرہ کیا گیا ؟
جواب: طائف کا۔

سوال: طائف کا محاصرہ کتنے دنوں جاری رہا ؟
جواب: بیس دن تک۔

سوال: کیا طائف کا شہر فتح ہو چکا تھا ؟

جواب: نہیں۔ اس وقت چونکہ تعاقب مقصود تھا۔ اسلئے محاصرہ اٹھایا گیا۔ بعد میں یہ خود بخود فتح ہو گیا۔ کیونکہ سب لوگ مسلمان ہو گئے، اور ان کا سردار مالک بن عوف

لے بعض لوگوں نے دُرَیْد بن مہمر کے قاتل کا نام عبداللہ بن قیس بتایا ہے۔ ۱۔ صحیح السیرۃ ۲۵۵۔ بروایت ابن ہشام
لے یہ غزوہ درحقیقت غزوہ حنین کا امتداد ہے۔ کیوں کہ دشمن کی ایک فوج حنین سے بھاگ کر طائف میں قلعہ بند
ہو گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا محاصرہ فرمایا۔ ۲۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۵۵۔ پر یہ مدت مرقوم ہے
بعض اہل سیر نے محاصرہ کی مدت دس دن سے زیادہ، بعض نے اٹھارہ دن، بعض نے پندرہ دن
بتائی ہے۔ صحیح مسلم میں بروایت انس چالیس دن کی مدت کا بیان ہے فتح الباری ج ۸ ص ۵۴

بھی اسلام لے آیا۔

سوال ۱۔ وہ کونسا غزوہ ہے جس میں سب سے پہلے مغنیت کا استعمال کیا گیا؟

جواب ۱۔ غزوہ طائف

سوال ۱۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کا کیا نقصان ہوا؟

جواب ۱۔ بہت سے مسلمان زخمی ہوئے اور بارہ مسلمان شہید ہوئے

سوال ۱۔ محاصرہ طائف کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل بن معاذ سے

رائے معلوم کی تھی بتائیے انھوں نے کیا رائے دی؟

جواب ۱۔ انھوں نے کہا ”لو مڑی بھٹ میں گھس گئی ہے۔ اگر کو شیش جاری رہی

تو پکڑ لی جائے گی۔ اگر چھوڑ دی جائے تو کوئی خطرہ نہیں ہے

” جعرانہ میں تشریف ارزانی

سوال ۱۔ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد ہوازن کا انتظار کتنے دن کیا؟

جواب ۱۔ دس دن سے زیادہ

سوال ۱۔ جو حضرات نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان کو مؤلفۃ القلوب کا درجہ دیکر

ان کے مابین مالِ غنیمت کی تقسیم کس طرح کی گئی؟

جواب ۱۔ ان لوگوں کو زیادہ حصہ دیا گیا۔ کسی کو سواوٹ، کسی کو دوسو، کسی کو تین سو

اور چاندی وغیرہ بھی دی گئی۔

۱۔ اصح الیوم ۲۵۴ ۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۳ ۳۔ زرقانی ج ۲ ص ۲۵

۴۔ اس انتظار کا مقصد یہ تھا کہ شاہد بنو ہوازن اپنے عزیزوں، بچوں عورتوں کو بھڑانے

آئیں مگر جب کوئی نہ آیا تو آپ نے مالِ غنیمت کی تقسیم شروع فرمائی۔ بیون الاثر ج ۲ ص ۱۹

سوال ۱۔ جو لوگ قدیم الاسلام تھے ان کے مابین مالِ غنیمت کی تقسیم کیسے ہوئی؟
 جواب ۱۔ مؤلفۃ القلوب کو فارغ کر کے بقایا مال کا حساب لگایا گیا تو ایک آدمی کے حصہ میں چار اونٹ اور چالیس بکریاں آئیں۔ ہر ایک کو اتنی مقداری گئی اور چونکہ شہسواروں کو سرگنا حصہ ملتا ہے اسلئے ہر شہسوار کو ۱۲ اونٹ اور ایک سو بیس بکریاں دی گئی یہ

سوال ۲۔ جنگِ حنین میں جو چھ ہزار قیدی بنے تھے انکے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟
 جواب ۲۔ تقسیم غنائم کے بعد ہوازن کا وفد انکو چھڑانے کی غرض سے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: ”میرے اور خاندانِ نبوہاشم کے اور بنوالمطلب کے حصہ میں جو کچھ آیا ہے وہ سب تمھارا ہے۔ اور جو دوسرے مسلمانوں کے حصہ میں جا چکا اسکی بابت ظہر کے بعد اعلان کرنا، میں سفارش کرونگا۔ چنانچہ بعد نماز ظہر وفد ہوازن نے تقریریں کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارشانہ کلمات ارشاد فرمائے۔ بروقت تمام صحابہ لے قیدیوں کو آزاد کر دیا اس طرح یہ چھ ہزار قیدی آزاد ہوئے یہ

سوال ۱۔ ہوازن کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا؟ انھوں نے اسلام قبول کیا یا نہیں؟
 جواب ۱۔ یہ کل نو آدمی تھے۔ یہ مشرف باسلام ہوئے۔

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ عمرہ جبرائیلؑ کے کہتے ہیں اور یہ عمرہ آپؐ نے کب کیا؟
 جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حنین کا مالِ غنیمت تحسیم فرما کر مکہ گئے تھے اور عمرہ لے تفصیل کتب طواریں دیکھی جاسکتی ہے ۱۷ فتح الباری ج ۸ ص ۱۷۱ ۱۷۲ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۵ پر یہ نسخہ مذکور ہے مگر مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے انکی تعداد چودہ بتلائی ہے۔ دیکھیۃ الحق المنوم ص ۶۵

فرمایا تھا اسی کا نام عمرہ جمرانہ ہے۔ یہ عمرہ ماہ ذی قعدہ ۱۱ھ کے آخر میں فرمایا۔
 سوال ۱۔ فتح مکہ، غزوہ حنین و طائف وغیرہ سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
 کب پہنچے، اور ان مہنتوں میں کل کتنا وقت صرف ہوا؟
 جواب ۱۔ ۲۷ ذی قعدہ ۱۱ھ کو مدینہ منورہ پہنچے۔ کل دو ماہ سولہ دن ان مہات میں
 صرف ہوئے

سوال ۱۔ مذکورہ واقعات کے علاوہ جو واقعات اس سال پیش آئے، ان کا ذکر کیجئے؟
 جواب ۱۔ (۱) ماہ ذی الحجہ میں حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا
 ہوئے جن کا نام ابراہیم رکھا گیا۔
 (۲) اسی سال آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔
 (۳) حضرت عتاب بن اسید نے اسی سال عرب کے طریقہ کے مطابق مسلمانوں کو
 حج کرایا۔

(۴) چونکہ پورا جزیرہ العرب اسلام کے زیر نگیں ہو گیا تھا اس لئے مختلف مقامات
 پر عامل و والی مقرر کر کے بھیجے گئے۔

سوال ۱۔ اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے؟
 جواب ۱۔ کل تین غزوے ہوئے (۱) غزوہ فسخ مکہ (۲) غزوہ حنین و ادطاس۔ (۳)

لے تفصیل کیلئے زرقانی ج ۲ ص ۲۱ کا مطالعہ فرمائیے لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۷
 لے پھر تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد انکی وفات ہوئی۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ہوا طبری ج ۲ ص ۶۷
 لے سیرۃ النبی ص ۲۷ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۶۷ لے اس کی تفصیل زاد المعاد
 ج ۱ ص ۱ پر دیکھی جاسکتی ہے کہ غزوہ ادطاس و نخلہ کو اگر الگ غزوہ کی حیثیت
 دی جائے تو غزوات کی تعداد چار ہو جائے گی مگر ارباب سیر نے غزوہ ادطاس و نخلہ
 کو غزوہ حنین ہی کا ایک جز سمجھا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے۔

غزوہ طائف۔ اور گیارہ دستے روانہ کئے گئے۔

سوال ۱۔ اس سال جو دستے روانہ کئے گئے ان کے نام بتائیے؟

جواب ۱۔ (۱) سریہ غالب بن عبداللہؓ لے (۲) سریہ ذات الطلح

(۳) سریہ ذات عرق (۴) سریہ موتہ

(۵) سریہ ذات السلاسل (۶) سریہ سیف البحر

(۷) سریہ محارب بلہ (۸) سریہ خالد

(۹) سریہ سعدا شہلی (۱۰) سریہ خالد دوم

(۱۱) سریہ عمرو ابن العاصؓ

۹

سوال ۱۔ ۹ھ کا ہلالِ محرم طلوع ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کام کی طرف توجہ فرمائی؟

جواب ۱۔ قبائل کے پاس صدقات وصول کرنے کے لئے عمال روانہ کئے۔

۱۔ اس سریہ کا ذکر صاحب الریح المُنوم نے کیا ہے۔ رحۃ للعالمین میں صرف دس سرائیا کا ذکر ہے۔

۲۔ اس سریہ کو سریہ خضرہ بھی کہتے ہیں

۳۔ ان تمام سرائیا کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الریح المُنوم ص ۶۰ تا ص ۶۱ رحۃ للعالمین ص ۱۹۵ تا ص ۱۹۶

غزوہ تبوکؑ

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری غزوہ کون سا ہے ؟
جواب ۱۔ غزوہ تبوک۔

سوال ۱۔ غزوہ تبوک کے لئے اسلام کی فوج مدینہ سے کب روانہ ہوئی ؟
جواب ۱۔ ماہ رجب ۹ھ بروز پنجشنبہ ۱۷

سوال ۱۔ اس غزوہ کا سبب کیا ہوا ؟

جواب ۱۔ مسلمانوں کو ہر وقت رومی حکومت سے کھٹکا لگا رہتا تھا۔ نیز مدینہ میں برابر یہ خبریں آتی رہتی تھیں کہ روم مسلمانوں کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ اسی طرح شام کے نبطی سوداگر جوزیتون کا تیل بیچنے کے لئے عرب آیا کرتے تھے ان کے ذریعہ یہ خبر ملی کہ ہرقل (شاہ روم) نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے چالیس ہزار کا لشکر جرار تیار کر لیا ہے اور اس کا مقدمہ ابھیش بلقار تک پہنچ چکا ہے۔ اور ہرقل نے تمام فوج کو سال بھر کی تنخواہیں بھی تقسیم کر دی ہیں۔ اس اہم خبر پر فوراً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کی تیاری کا حکم صادر فرما دیا۔ ۱۷

سوال ۲۔ اس غزوہ کے موقع پر لوگ سخت قحط کی وجہ سے بھوکوں مر رہے تھے

۱۔ یہ دمشق اور مدینہ کے درمیانی راستہ پر خیر اور العلاء کے خط پر واقع ہے
مدینہ سے اس کا فاصلہ ۴۶ میل ہے۔ یہاں تین چٹے ہیں جن سے یہاں کے باغات
سیراب کئے جاتے ہیں۔ اب یہودی عرب کی مغربی پہلی کا ایک اہم مقام ہے جزیرۃ العرب ۲۷
۲۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۸۷ ۱۷ ماخوذ از الرقی المنقوٰم منکلا و سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۸۷

گرمی کی شدت تھی ایسے نازک حالات میں جنگ کا سامان کیسے فراہم کیا گیا؟

جواب :- صحابہ کرام سے چنہ کیا گیا؟

سوال :- سفر جوک کے لئے سب سے زیادہ امداد کس نے کی اور اسکی مقدار کیا تھی؟

جواب :- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ چنہ پیش کیا۔ تین سواونٹ، ایک

ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) اور دو سو اوقیہ

(تقریباً ساڑھے ۲۹ کلو) چاندی پیش کی۔

سوال :- مجتہز جیٹس العسرة (فاقہ زدہ لشکر کا سامان تیار کرنے والا) کا خطاب اس موقع

پر کس صحابی کو ملا۔؟

جواب :- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- وہ کون سے صحابی تھے جن کے دئے ہوئے ذانیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

فرط مسرت سے پلٹتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اس عمل صالح کے بعد ان کو

کوئی عمل ضرر نہ پہنچا سکے گا؟

جواب :- وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنہوں نے سب سے پہلے اپنا گھر کا تمام مال خدمت نبوی

میں پیش کر دیا تھا اور انکے صدقہ کی مقدار کیا تھی؟

۱۔ علامہ محمد سلیمان منصور پوری نے اونٹوں کی تعداد ۹۰۰ بتائی ہے۔ رحۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۶

در حقیقت یہ انکے صدقہ کی مقدار تھی مگر اولاً انہوں نے دو سواونٹ صدقہ لئے۔ پھر ایک سو ،

پھر اور صدقہ کیا رفتہ رفتہ انکی تعداد ۹۰۰ تک جا پہنچی۔ بعض ارباب سیر نے صرف اول و ہ

کے صدقہ کی مقدار دو سواونٹ بیان کر دی ہے۔ اسکے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سو

گھوڑے بھی صدقہ لئے دیکھیے الربیع المغموم ص ۶۷ رحۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۶۔ زرقانی ج ۲ ص ۶۴

جواب: سب سے پہلے کل مال کا صدقہ کرنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ان کے صدقہ کی مقدار چار ہزار درہم تھی لے

سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا پیش کیا؟

جواب: گھر کا آدھا سامان۔

سوال: حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی مقدار کیا تھی؟

جواب: دو سو اوقیہ (ساڑھے اُنسیس کلو) چاندی لے

سوال: وہ صحابی کون تھے جنہوں نے ستر و سق یا نوٹے و سق لے کھجوریں صدقہ

کی تھیں؟

جواب: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ۔

سوال: ان کے علاوہ اور جن حضرات صحابہ نے وافر مقدار میں مال خیرات کیا ان

کے نام بتائیے؟

جواب: حضرت عباسؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ

سوال: اس غزوہ کے لئے اسلامی فوج کتنی تیار ہوئی اور سربراہی کس

نے فرمائی؟

جواب: اسلامی فوج کی تعداد تیس ہزار تھی جس کے سربراہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو آپ نے

فرمایا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ زر قانی ج ۲ ص ۶۳۔ لے الریح المقوم ص ۶۳ صاحب

رحۃ للعالمین نے ان کے صدقہ کی مقدار چالیس ہزار درہم بتائی ہے۔ رحۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۲۶۔

لے ایک سق ڈیڑھ موکلو کا ہوتا ہے اس حساب سے ستر و سق دس ہزار پانچ سو کلو (۱۱ ٹن) کا ہوگا

اور اگر نوے و سق کی روایت مانی جائے تو انہوں نے ساڑھے تیرہ ہزار کلو (۱۳ ٹن) کھجوریں پیش کی

تھیں ستر و سق کی تعداد مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ نے اور نوے و سق کی تعداد مولانا صفی الرحمن صاحب

مبارکپوری نے بیان کی ہے۔ الریح المقوم ص ۶۳ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۸۷۔

سوال ۱۔ اس سفر میں ازواجِ مطہرات میں سے کوئی ساتھ تھی یا نہیں ؟
جواب :- نہیں تھی۔

سوال ۱۔ ازواجِ مطہرات کی دیکھ بھال اور خانگی ضروریات کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں کس کو چھوڑا ؟
جواب ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ اس غزوہ کے موقع پر مدینہ کا گورنر کس کو بنایا گیا ؟
جواب :- حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ جب منافقین کی طعن تشنیع کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر شکر اسلام سے جا ملے اور اپنے مدینہ چھوڑے جانے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا جس سے ان کو تسلی ملی اور پھر مدینہ لوٹ گئے۔ ؟
جواب ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : **أَلَا تَرْضَوْنِي أَنِ أَكُونَنَّ مِثْلَ مِثْلِي بِمَسْئِلَةٍ هَازُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِذْ أَتَاهُ لَأَنْتَبِي بَعْدِي** (بخاری باب غزوہ تبوک)
کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ ۲۔

سوال ۱۔ اسلامی لشکر میں گھوڑوں کی تعداد کیا تھی اور ایک ایک اونٹ کتنے آدمیوں

۱۔ صحیح السیرم ۲۷۱ بعض روایات میں ہے کہ حضرت سباع بن عرفطہ کو غلیف بنایا تھا علامہ سلیمان صاحب رحمہ منصور پوری نے اسی کو اختیار کیا ہے ، دیکھیے رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۱۳

۲۔ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو بنی اسرائیل میں اس وقت چھوڑ گئے تھے جبکہ آپ نے کوہ طور پر چالیس دن پور کئے تھے۔ یاد رہے کہ اس روایت سے خلافت علی بافضل کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد جو ان کے خلیفہ ہوئے وہ حضرت یوشع بن نون تھے، حضرت ہارون علیہ السلام نہیں تھے۔
رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۱۲۷ حاشیہ

کے حصہ میں آ رہا تھا۔ ؟

جواب :- گھوڑے دس ہزار تھے۔ سواریوں کی قلت کی وجہ سے اٹھارہ اٹھارہ آدمیوں کے حصہ میں ایک ایک اونٹ آیا تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔

سوال :- اس مقام کا نام بتائیے جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ انور پر کپڑا ڈال کر اور ناقہ کو تیز کر کے گذرے اور صحابہ کو تاکید فرمائی کہ یہاں کا پانی نہ پیئیں۔ اور جو آنا اس پانی سے گوندھا گیا ہے اس کو نہ کھائیں۔ آہ دناری کرتے ہوئے گز جائیں؟

جواب :- اس کا نام حجر ہے (اس کو دیارِ ثمود بھی کہتے ہیں)

سوال :- تبوک پہنچ کر پانی کا انتظام کیسے ہوا ؟

جواب :- تبوک میں ایک چشمہ تھا جس سے ایک ایک قطرہ رس رہا تھا۔ اسے جمع کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرہ اور ہاتھ دھوا اور اسی چشمہ میں انڈیل دیا۔ اس پانی کا گرنا تھا کہ چشمہ فوارہ بن گیا۔ جس سے تمام شکر سیراب ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن سے فرمایا، اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم اس خطہ کو ہرا بھرا دیکھو گے۔ (رواہ مسلم)

سوال :- تبوک میں اپنے کتنے روز قیام فرمایا اور اس سفر میں کل کتنے روز صرف ہوئے؟

جواب :- سفر تبوک میں کل پچاس روز صرف ہوئے۔ بیس دن تبوک میں اور تیس یوم آمد و رفت میں ملے

سوال :- تبوک میں لڑائی ہوئی یا نہیں۔ نیز اس سفر کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب :- وہاں کوئی لڑائی نہ ہوئی۔ البتہ روم اور دیگر علاقوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

لے فتح الباری ج ۲ ص ۲۶۵ بخاری ج ۲ ص ۶۲۷۔ لے ابن اسحق کی روایت ہے کہ یہ فوارہ آج بھی جاری ہے اور دور سے اس کی آواز سنائی دیتی ہے خصال کبریٰ ج ۱ ص ۲۷۷ لے الحق المقوم ص ۶۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب ۱۔ یحٰیٰ بن روبہ لے
سوال ۱۔ نبوک سے حضرت خالد بن ولیدؓ کو کس کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا تھا اور ان کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟

جواب: دو مہ البم بدل کے سردار انکینڈر کو گرفتار کرنے۔ چار سو بیس آدمی حضرت خالد رض کے ساتھ تھے۔

سوال :- اَلْکَیْدَر کی جان بخشی کس شرط پر ہوئی ؟

جواب :- اس نے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو غلام، چار سو زہیں اور چار سو نیزے دیئے
کا اقرار کیا۔ اور جزیہ دینے کا بھی اقرار کیا۔

سوال : تبوک سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں بارہ منافقین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی تھی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھے۔ کس نے منافقین کا مقابلہ کیا ؟

جواب :- اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت عمارؓ (جو اونٹنی کی مکمل
تھامے ہوئے تھے) اور حضرت خذیفہ بن الیمانؓ تھے جو اونٹنی بانگ رہے
تھے حضرت خذیفہؓ نے ہی ان منافقین کا مقابلہ کیا جس سے وہ بھاگ گئے تھے
سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جو تبوک میں بخارا اور پت ہونے سے شہید ہو گئے تھے

۱۷۹۱۔ ارجح المنوم ۶۷۹ ۱۷۹۲۔ عیون الاثر ج ۲ ص ۲۲ ۱۷۹۳۔ سورۃ توبہ آیت ۴۳

اور جن کی تدفین میں حضرت ابو بکر و عمرؓ کے ساتھ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے اور یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ میں اس سے آج تک خوش رہا ہوں تو بھی اس سے خوش رہ۔

جواب :- ان کا نام عبداللہ ذوالبجادیں تھا۔

سوال :- وہ کون صحابی تھے جنہوں نے عبداللہ ذوالبجادیں کی تدفین پر رشک کرتے ہوئے فرمایا تھا؟ کاش اس قبر میں میں دبایا جاتا۔

جواب :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے بلکہ

سوال :- اس مقام کا نام بتائیے جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو منہدم کرنے کے لئے دو آدمی بھیجے تھے ؟

جواب :- اس مقام کا نام ”ذی آوان“ ہے لہ

سوال :- ان دو صحابہ کے نام بتائیے جنکو مقام ذی آوان سے مسجد ضرار کو گرانے کے لئے بھیجا گیا تھا ؟

جواب :- مالک بن دُخشمؓ اور معن بن عدی۔

سوال :- وہ صحابی کون تھے جو تنہا پیدل تبوک میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ عبداللہ ذوالبجادیں کے اسلام لانے کے بارے میں اور ان کی اسلامی زندگی کی تفصیل کے لئے رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی شیبہؒ ج ۱ ص ۱۳۱ تا ۱۳۲ کا مطالعہ فرمائیے۔

لہ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۹۳ لہ مالک بن دُخشمؓ دال کے پیش۔ فاء کے سکون اور شین کے پیش کے ساتھ ہے۔ معن بن عدی، مہم بن عدی کے بھائی تھے جنہوں نے غزوہ تبوک کیلئے کھجوریں خیرات کی تھیں۔ مسجد ضرار کی تفصیل کے لئے ذالذین اتحدوا من بعد اصیرا زاولکفرۃ سورۃ توبہ آیت ۱۰۷ کی تفسیر دیکھیے۔ ہم نے یہ نام اصیرۃ لے لیں۔

ان کو دیکھ کر فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اکیلا چلا آ رہا ہے، اکیلا ہی مرے گا، اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔ لے

جواب :- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :- ان تین حضرات صحابہ کے نام بتائیے جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے معتبوب ہوئے۔ ان کا مسلمانوں سے میل ملاپ بند کر دیا گیا اور پھر واپس روز کے بعد قرآن کی زبانی ان کی توبہ قبول ہوئی؟ (سورہ توبہ آیت ۱۱۸ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا) (اس کی مؤید ہے)

جواب :- (۱) کعب بن مالک (۲) مُرارہ بن رزیح (۳) ہلال بن امیہ۔

سہ کا حج

سوال :- اس سال حج کا امیر کس کو بنایا گیا اور قافلہ حج کی تعداد کتنی تھی؟
جواب :- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کیا گیا تین سو آدمیوں کا قافلہ آپ کے ساتھ تھا۔

سوال :- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قربانی کے کتنے اونٹ تھے؟
جواب :- بیسٹ اونٹ۔

سوال :- مکہ میں اعلان برائت یعنی سورہ برأت کی ابتدائی چالیس آیات جن میں مشرکین کے متعلق احکام تھے انکو کس نے پڑھ کر سنایا اور کب؟

جواب :- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلان برأت کیا دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں حجرہ لے چنا خیر ایسا ہی ہوا۔ ربذہ میں تنہا وفات پائی۔ اتفاق سے عبداللہ بن مسعود کو ذی

والپس تشریف لا رہے تھے انھوں نے تجہیز و تکفین کی سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ شرح مواہب ج ۲ ص ۹۶ لے اس حج کی تفصیلات کیلئے بخاری ج ۱ ص ۲۵۱، ج ۲ ص ۶۴۱، و کتب تفسیر سورہ برأت

کے پاس۔

سوال ۱۔ حرم پاک میں مشرکین کا داخلہ کب ممنوع قرار دیا گیا؟

جواب ۱۔ سہ ماہ میں اسی حج کے موقع پر۔

سوال ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اعلان برأت کیلئے اپنی کس اونٹنی پر

سوار کر کے مکر بھیجا تھا؟

جواب ۲۔ عَضْبَاء نامی اونٹنی پر۔

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ واقعہ ایلاکس سن میں پیش آیا اور اس کی وجہ کیا ہوئی؟

جواب ۱۔ سہ ماہ میں ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ازواج مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نان نفقہ

کی بڑھوتری کا سوال کیا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے عہد فرمایا کہ ایک ماہ تک بیویوں سے کلام نہ کروں گا۔

سوال ۲۔ واقعہ ایلاء کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا قیام فرمایا اور کتنے روز؟

جواب ۲۔ بالا خانہ میں قیام فرمایا، ۲۹ روز تک۔ ۲

سوال ۳۔ اس سال جو اور اہم واقعات پیش آئے ان کا اجمالی ذکر کیجئے۔

جواب ۳۔ (۱) ماہ ذیقعدہ میں راس المنافعین عبداللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا۔

۲۔ عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا نام ایلاء ہے۔ اگر چار ماہ کی مدت میں اس نے اپنی عورت سے ہمبستری کر لی تو کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر چار ماہ پورے گزر گئے اور یہ شخص اپنی بیوی کے پاس نہ گیا تو عورت کو طلاق بائن پڑ جائیگی۔ ہادیہ ج ۲ ص ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ کا مطالعہ فرمائیں

(۲) حبشہ کا بادشاہ نجاشی (اصمہ) بھی اس سال چل بسا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی انتقال کی خبر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کر کے اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) سود کی حرمت نازل ہوئی (۴) لعان کا حکم نازل ہوا۔ (۵) جن لوگوں نے حالت کفر میں اسلام کے زیر سایہ رہنا منظور کیا انکے حق میں جزیہ کی آیت لُحَّتْیَ یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ نازل ہوئی۔ (۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثومؓ کا انتقال ہوا۔ (۷) غامدیہ عورت کو رجم کیا گیا۔

سوال ۱۔ اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے سریے روانہ کئے گئے؟

جواب ۱۔ صرف ایک غزوہ تبوک ہوا اور چھ سریے روانہ کئے گئے۔

سوال ۲۔ اس سال جو سربا رواںہ کئے گئے ان کے نام کیا ہیں؟

جواب ۱۔ امیریہ عیینہ بن حصین (۲) سریہ قطیف بن عامر (۳) سریہ ضحاک بن صفیان کلابی (۴) سریہ عبداللہ بن عذافہ (۵) سریہ بنو طے (۶) سریہ دومۃ الجندل۔

۱۔ سورہ توبہ آیت ۲۹ ۲۔ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر میرے یہاں تیسری لڑکی ہوتی تو اسکی شادی بھی تم سے کر دیتا۔ الرقی المغموم ص ۶۸۲

۳۔ اس نے خود ہی خدمت نبوی میں آکر بدکاری کا اقرار کیا تھا اسی وقت حمل کی وجہ سے رجم نہیں کیا

گیا۔ بچہ کی پیدائش کے بعد جب دودھ چھڑا نیا تب رجم کیا گیا۔ الرقی المغموم ص ۶۸۲

۴۔ صاحب الرقی المغموم نے سریہ ۴ کا نام سریہ علقمہ بن مجرب بتایا اور سریہ ۵ کا نام

سریہ علی بن طابستین کیا ہے۔ دیکھیے الرقی المغموم ص ۶۶۴

سنة

سوال :- عام الوفود کس سن کو کہتے ہیں اور کیوں ؟
جواب :- سنة اور سنة کو عام الوفود کہتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ ان دونوں سال میں بکثرت وفود خدمت نبوی میں آکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال :- جو وفود خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ان کی تعداد کیا ہے ؟
جواب :- تقریباً ستر لے

حجۃ الوداع

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کب فرمایا ؟
جواب :- سنة میں۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ حج کا اعلان کس ماہ میں ہوا ؟
ابن سعد کی تعداد میں اہل سیر کا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے پندرہ وفود کا تذکرہ کیا ہے ابن سعد، علامہ دمیاطی، مغلطائی اور زین الدین عراقی نے تقریباً ستر وفود کا حال لکھا ہے۔ گراماظ ابن قیمؒ اور علامہ قسطلانیؒ نے نہایت تحقیق اور کمال احتیاط کے ساتھ صرف ۲۲ وفود کی تفصیل کی ہے۔ سیرۃ النبیؐ ج ۲ ص ۲۶۔ سیرۃ المعطفین ج ۲ ص ۱۸

۲۔ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک حج فرمایا۔ مگر ہجرت سے پہلے متعدد حج فرمائے۔ جابر بن عبد اللہ کی روایت ترمذی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج کئے۔ صاحب نہایہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج فرماتے تھے۔ علامہ ابن جوزی نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجوں کی تعداد کا صحیح علم نہیں ہو سکا ہے۔ سیرۃ المعطفین ج ۲ ص ۱۸

جواب ۱۔ ذی قعدہ میں۔

سوال ۱۔ حجۃ الوداع میں کتنے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب ۱۔ ایک لاکھ سے زائد تھے لہ

سوال ۱۔ مدینہ سے حج کے لئے کب روانگی ہوئی ؟

جواب ۱۔ ۲۵ ذیقعدہ ۶۱۰ بروز شنبہ۔

سوال ۱۔ حج کے سفر میں کتنی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں ؟

جواب ۱۔ تمام بیویاں جن کی تعداد نو تھی (اس وقت ہی زندہ تھیں)۔

سوال ۱۔ اس حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے اونٹ قربان کئے۔ اپنے

دستِ مبارک سے کتنے اور باقی کس نے ؟

جواب ۱۔ کل ۲۰ اونٹ۔ ۱۲ اونٹ اپنے دستِ مبارک سے باقی ۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربان کئے۔

سوال ۱۔ اس اونٹنی کا نام بتائیے جس پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج میں

تقریر فرمائی ؟

جواب ۱۔ اس کا نام قصواء تھا۔

سوال ۱۔ اس حج میں مزدلفہ سے پہلے اپنی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو سوار

کیا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو۔

سوال ۱۔ اس حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بال کس سے منڈوائے اور ان

بالوں کا کیا ہوا ؟

لے چودہ ہزار، چوبیس ہزار یا چوالیس ہزار ایک لاکھ سے ادپر کی تعداد تھی۔ مسن انایت

۶۶۶ و سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۴۹۔

جواب ۱۔ معمر بن عبداللہ نے سر کے بال کاٹے اور پھر انکو صحابہ میں تقسیم کر دیا گیا اے
سوال ۱۔ وہ صحابی کون تھے جنہوں نے چاہہ زمزم سے پانی نکال کر خدمت نبوی میں
پیش کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبضہ رو ہو کر کھڑے کھڑے نوش فرمایا؟
جواب ۱۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال ۱۔ حج سے واپسی پر مکہ و مدینہ کے درمیان میں ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک خطبہ دیا تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر مشتمل تھا۔ اس مقام کا نام کیا تھا؟
جواب ۱۔ غدير خم۔

واقعات متفرقہ

سوال ۱۔ اس سال کتنے غزوے ہوئے اور کتنے سرایا بھیجے گئے؟
جواب ۱۔ غزوہ کوئی نہیں ہوا۔ البتہ تین سرایا بھیجے گئے۔

سوال ۱۔ اس سال کے سرایا کے نام کیا ہیں؟

جواب ۱۔ (۱) سریہ خالد بن ولیدؓ بسوئے نجران (۲) سریہ علیؓ بسوئے یمن۔
(۳) سریہ جریر بن عبداللہؓ بجلی بسوئے ذی الکلاع۔

سوال ۱۔ اس سال اور کیا واقعات پیش آئے؟

۱۔ سیرۃ النبیؐ ج ۲ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲ السیرۃ ص ۱۱۱ ختم دغار کے صفحہ کے ساتھ ہقام کا نام ہے اس کے
قریب ایک تالاب تھا (عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں) اس لئے دونوں لغتوں کو ملا کر اس مقام
کو غدیر ختم کہنے لگے۔ حجة الوداع و خطبہ غدیر خیم کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صبح بخاری ج ۲ ص ۶۳
فتح الباری ج ۸ ص ۱۳ تا ۱۴ دیگر کتب سیرۃ ص ۱۱۱ و ۱۱۲ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سیرۃ المصطفیٰ ج ۲
ص ۱۴ تا ۱۵ اس سیرۃ کا ذکر شیخ عبدالحی محمدؒ نے طبری نے فرمایا ہے مدارج النبوت قسط ۱ ص ۱۱

جواب :- (۱) یمن کے حاکم حضرت باذان نے وفات پائی بلکہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی (۳) حضرت جبریلؑ ۴ بصورت بشر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ۔

”آخری فوجی مہم“

سوال :- عہد نبویؐ کا سب سے آخری سر یہ کون ہے ؟

جواب :- سریہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

سوال :- اس سریہ کی تیاری کب سے شروع ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے نشان بنا کر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو کب دیا ۔ ؟

جواب :- ۳۱ صفر المظفر ۱۱ھ یومِ دوشنبہ سے تیاری شروع ہوئی اور معرات کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان بنا کر حضرت اُسامہ کو دیا ۱۱ھ

سوال :- حضرت اُسامہ کا لشکر مدینہ سے روانہ ہو کر کس مقام پر پڑھا ؟

جواب :- مقامِ جُوف میں (یہ مقام مدینہ سے تین میل دُور ہے ۔

سوال :- کیا یہ لشکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی میں رومیوں کے مقابلہ میں پہنچ گیا تھا ؟

جواب :- نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدتِ بیماری کی وجہ سے مقامِ جُوف سے

۱۱ھ باذان پہلے کسریٰ کی جانب سے حاکم تھا۔ پھر اسلام لے آئے مدارج النبوت فقط ۱۱۷

۱۲ھ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱۵۲

آگے نہ بڑھ سکا۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسکو روانہ فرمایا۔

سوال ۱۔ حضرت اسامہ کا شکر کہاں بھیجا جارہا تھا۔ اور اس وقت انکی عمر کیا تھی؟
جواب ۱۔ شام کھٹ کر رومیوں کے مقابلہ کیلئے بھیجا جارہا تھا۔ اس وقت انکی عمر
علیٰ اختلاف الاقوال ۷۷ سے ۸۰ سال تھی۔ لہ

سوال ۲۔ حضرت اسامہ کی کم سنی یا غلام زادہ ہونے کی بنا پر اکابر صحابہ پر انکو امیر
بنانے پر بعض صحابہ نے عکتہ چینی کی تھی۔ ان میں کن صحابی کا نام روایت
میں آیا ہے؟

جواب ۱۔ حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کا نام مروی ہے۔

رحلت کے آثار

سوال ۱۔ وہ کیا علامات تھیں جنکی وجہ سے بعض مخصوص صحابہ کرام اور خود حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ علم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے؟

جواب ۱۔ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سالہ میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا
جبکہ دس دن اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔

(۲) حضرت جبرائیل نے بھی امسال قرآن شریف کا دوبارہ دور کرایا جبکہ ہر سال
ایک دور ہوتا تھا۔ (۳) حجة الوداع میں تکمیل دین کا اعلان اس آیت سے
کر دیا گیا، اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ
رَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا سورہ مائدہ آیت ۴

لہ مدارج النبوة اردو قسط ۱۲ ص ۱۲۸ یہ ابوبہل کے اخیاں بھائی تھے قدیم الاسلام
میں مہاجرین حبشہ و مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ عہد فاروقی میں جنگ یرموک میں انھوں نے شہادت
حاصل کی اصح السیرہ ص ۴۱۱

(۴) سورہ نصر نازل ہوئی۔ ”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَكَ“ کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر وقت تسبیح و تہلیل میں گزارنے لگے۔

(۵) حجۃ الوداع میں مناسک حج کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شاید آئندہ سال میں تمہیں نہ مل سکوں۔

(۶) حجرہ عقبہ کے پاس فرمایا: ”تم مجھے اعمالِ حج سیکھ لو کیونکہ اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا۔“

(۷) ادا اہل صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فہداء احد کے لئے دعویٰ دعا فرمائی اور رقت آمیز لہجہ میں انکو الوداع کہا جس طرح مرنے والے اپنے زندہ اعزہ کو الوداع کہتا ہے۔“

(۸) اس کے بعد ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر بنا رہا ہوں۔

(۹) ادا خیر صفر اللہ آپ بقیع الغرقد میں تشریف لے گئے اور قبر والوں کے حق میں دعائے مغفرت کی اور ارشاد فرمایا کہ ”ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔“

سوال ۱۔ ادا خیر صفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ کون تھا۔

جواب ۱۔ آپ کا غلام ابو موسیٰؓ ساتھ تھا۔

مرض و فتا

سوال ۱۔ مرض کا آغاز کس تاریخ اور کس دن ہوا۔؟

۱۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۵۷۔

جواب: ۲۹ صفحہ بروز دوشنبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرہ سے تشریف لارہے تھے کہ درپہر شروع ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔

سوال: جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ازواجِ مطہرات میں کس کی باری کا دن تھا؟

جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا آخری ہفتہ کہاں گزارا؟

جواب: اپنی چہیتی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں۔

سوال: مرضِ وفات میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو مرض کی سختی کی وجہ سے دو شخصوں کے ہمارے سے تشریف لے گئے بتائیے وہ دو اشخاص کون تھے؟

۱۔ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۲۲۶۔ الرقیق الممتموم ص ۲۶۷ میں اس تاریخ اور اس دن کی تعیین کی ہے۔ لیکن اگر دقتِ نظری سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲۹ صفر کو دوشنبہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بالاتفاق آپ م کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور وفات کے سلسلے میں نین روایات ہیں۔ یکم ربیع الاول۔ دوم ربیع الاول بارہ^{۱۲} ربیع الاول۔ بارہ ربیع الاول کی روایت مشہورہ کو ماننے کی بنیاد پر اس تاریخ میں دوشنبہ تسلیم کرنا ہوگا۔ اس طرح ۲۹ صفر کو (اگر ماہ صفر ۲۹ کا ہو) بدھ۔ اور اگر ۲۰ کا ہو تو منگل کا دن نکلتا ہے۔ اس سلسلہ میں سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۶۲ تا ص ۱۶۴ کا حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

جواب ۱۔ حضرت فضل بن عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہما لے

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے روز بیمار رہے؟

جواب ۱۔ ۱۳ یا ۱۴ روز۔

سوال ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری نماز کونسی پڑھائی اور کس روز؟

جواب ۱۔ جمعرات کے روز مغرب کی نماز۔

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری نماز میں کونسی سورۃ پڑھی تھی؟

جواب ۱۔ سورۃ المرسلات۔

سوال ۱۔ رہبر کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری خطبہ کب فرمایا؟

جواب ۱۔ وفات سے پانچ روز پیشتر چہار شنبہ کو بعد نماز ظہر لے۔

سوال ۱۔ وہ کونسی ذات گرامی ہے جس نے حیات مبارکہ ہی میں مسجد نبوی میں امامت فرمائی؟

جواب ۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کا حکم فرمایا تو آپ نے

کی امامت کا آغاز کس نماز سے ہوا اور کس روز؟

۱۔ الر حقی المثلوم ص ۲۷، بعض روایات میں فضل بن عباس کی جگہ حضرت عباس کا۔ اور علی بن ابی طالب

کی جگہ حضرت اسامہ کا۔ اور بعض روایات میں فضل اور ثوبان کے سہارے کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں ہے

کہ بریرہ اور ثوبہ کے سہارے نکلے۔ لیکن یہ اختلاف روایت بایں معنی غم ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کا دو شخصوں کے سہارے چلتا مختلف بار ہوا ہے۔ ہر بار الگ الگ اشخاص کا سہارا لیا ہو گا

یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی واقعہ خروج میں سہارا دینے والے بدلے ہوں۔ اور راوی نے سب

کا نام لینے کے بجائے کسی ایک کا نام اور دوسرے راوی نے دوسرے کا نام بیان کر دیا ہو! مع الاسف

۲۔ الر حقی المثلوم ص ۲۷، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جمعرات کے دن کی تعیین کی ہے۔ زرقانی جلد ۸ ص ۲۵۵

جواب :- جمعرات گزرنے کے بعد شبِ جمعہ کو عشاء کی نماز کی امامت سے آغاز ہوا۔

سوال :- حیاتِ نبویؐ میں کتنی نمازوں کی امامت حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمائی ؟

جواب :- سترہ نمازوں کی لیے (جمعہ کی شب عشاء سے پیر کی فجر تک)۔

سوال :- واقعہ قرطاسؓ وفات سے کتنے روز پہلے پیش آیا ؟

جواب :- چار روز پہلے (جمعرات کو)

سوال :- وہ کونسی بیوی تھیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اکبرؓ کی امامت

سے منع فرمایا تھا ؟

جواب :- حضرت عائشہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہا

سوال :- صدیق اکبرؓ کی امامت کے دوران ایک روز (بار یا اتوار کو) ایسا ہوا کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور اس طرح نماز پڑھائی کہ حضرت

ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کر رہے تھے اور تمام صحابہ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکبیرات کی اقتدار کر رہے تھے بتائیے یہ نماز کونسی تھی ؟

۱۔ مولانا عبدالرؤف صاحب دانا پوریؒ نے اکیسؑ کی تعداد کو صحت کا درجہ دیا ہے جمعرات

کی شب سے امامت کی ابتداء مان کر یہ تعداد پوری ہوتی ہے اصح الیرمک ۴۲

۲۔ روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں تھے فرمایا۔ دوات کاغذ لاؤ میں تمہارے

لئے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ بروایت مسلم شریف حضرت عمرؓ نے

فرمایا کہ آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس قرآن ہے جو ہم سب کے لئے کافی ہے۔

مقصد یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان نہ کیا جائے۔ مگر بعض لوگوں نے فرمایا کہ تعمیل

ارشاد کی جائے۔ اختلافِ آراء میں جب شور و غل بڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے پاس

سے اٹھ جاؤ“ اسی کو واقعہ قرطاسؓ کہا جاتا ہے سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۶ تا ۱۷

جواب:۔ ظہر کی نماز لیلہ

سوال:۔ اس نماز ظہر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اور آپ دو شخصوں کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ بتائیے وہ دو حضرات کون تھے ؟

جواب:۔ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما ۱۱

سوال:۔ وفات سے ایک روز پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا امور انجام دئے ؟

جواب:۔ اپنے تمام غلام جنگی تعداد چالیس بنائی جاتی ہے آزاد فرمائے۔ گھر میں سات دینار رکھے تھے ان کو صدقہ کیا۔ ہتھیار مسلمانوں کو ہبہ فرمائے۔ ۱۲

سوال:۔ مرض وفات میں حضرت فاطمہؓ کیوں نہیں اور کیوں روئیں ؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کان میں گفتگو فرمائی۔ فرمایا کہ میں اسی مرض میں انتقال کروں گا تو رونے لگیں۔ پھر فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے ٹوگی تو ہنسنے لگیں ۱۳

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری نماز کونسی تھی ؟

جواب:۔ نماز فجر۔

سوال:۔ صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال اقدس کی زیارت کا سب سے آخری موقع کب ملا ؟

۱۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۸، ۹۹ ۲۔ رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۲۴۸۔

۳۔ گویا کہ پورا گھر خالی کر دیا حالت یہ تھی کہ اس رات گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل بھی

حضرت عائشہ کو پڑوس سے ادھار لینا پڑا رحمۃ اللعالمین ج ۱ ص ۲۴۹ ۴۔ بخاری ج ۲ ص ۶۳۸

۵۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ چھ ماہ بعد ہی رحلت فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں۔

جواب ۱۔ دو شنبہ کو نماز فجر میں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ عائشہ کا پردہ اٹھا تو لوگوں کو مصردن نماز دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس وقت چہرہ انور ورقِ قرآن^۱ معلوم ہوتا تھا۔ اس زیارت سے صحابہ کی بے تابی بڑھنے والی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ڈال دیا۔ اور اشارہ سے فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرلو۔ یہی جمالِ نبوت کی آخری زیارت تھی۔

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری وصیت کیا فرمائی؟

جواب ۱۔ اَلصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (نماز، نماز اور لوٹندی غلام)^۲
سوال ۱۔ مرض کی زیادتی کی وجہ سے گھر کے لوگوں نے منع فرمانے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوا پلا دی تھی تو افسانہ ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کیا فرمایا تھا۔؟

جواب ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے منع کرنے کے باوجود دوا دی۔ اسکی سزا یہ ہے کہ سب کو یہ دوا پلائی جائے۔ سوائے حضرت عباس کے کیونکہ وہ اس میں شریک نہ تھے۔

سوال ۱۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا تھا تو دوا کیوں پلائی گئی؟

جواب ۱۔ انھوں نے سمجھا کہ انکار آپ کا ایسا ہی ہے جیسا کہ غلام مرہین دواسے نفرت کرتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں۔

۱۔ چہرہ انور کی ورقِ قرآن سے مشابہت صحیح بخاری میں بروایت انس مذکور ہے۔ یہ ایک عجیب تشبیہ ہے۔ ورقِ قرآن پر طسٹائی کام ہوتا ہے۔ رُخ انور پر مرض کی شدت سے زردی آگئی تھی تو رنگِ مرض اور چمک کو طلا سے اور تقدس کو قرآن سے تشبیہ دیکر ورقِ قرآن کہا۔ بیشبہ نامی

۲۔ بخاری ج ۲ ص ۶۳۷۔ ۳۔ ص ۶۳۷۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری وقت میں مسواک کی تنافرمانی تو اس تمنا کو کس نے پورا کیا ؟

جواب :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

سوال :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کیسے سمجھیں ؟

جواب :- حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکرؓ تمہ میں مسواک لئے آگئے۔ آپ اُسے غور سے دیکھتے رہے یہ

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے آخری کلمہ کیا نکلا ؟

جواب :- اَللّٰهُمَّ فِی السَّوْفِیِّیْنَ الْاَعْمٰییْنَ ۔ اے اللہ مجھے رفیقِ اعلیٰ میں پہنچا دے
(تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا)

سوال :- درد کی پریشانی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اپنا دست مبارک پاس رکھے ہوئے پیالہ میں ڈالتے تھے اور منہ پر بھیج لیتے تھے۔ اس وقت کیا جملہ ارشاد فرما رہے تھے ؟

جواب :- آپ فرماتے جاتے تھے۔ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ یَلْمُؤَتِ سَكْرَاتٍ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ واقعی موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ اے

حادثہ وفات

سوال :- وفات کا روح فرسا واقعہ کب ہوا ؟

اے اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں اور ان سے مسواک لیکر اس کو چاکر نرم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اسی لئے حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ اللہ کا انعام ہے کہ اخیرِ وقت میں میرا لعاب دہن آپ کے لعاب میں مل گیا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۱

۲۵ بخاری ج ۲ ص ۶۲

جواب ۱- ۱۲ ربيع الاول ۱۰ھ بروز دوشنبہ بوقت چاشت۔

سوال ۱- وفات نبوی م کی عیسوی تاریخ بتائیے :

جواب ۱- ۹ جون ۶۳۲ء۔

سوال ۱- وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے ؟

جواب ۱- حضرت عائشہ رضی کی گود میں۔

سوال ۱- وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عمر ہو چکی تھی۔ ؟

جواب ۱- تریسٹھ سال چار دن۔

سوال ۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے مسلمانوں پر جو کوہ غم ٹوٹا اس کا مختصر نمونہ

پیش کیجئے۔ ؟

جواب ۱- وفات کی خبر جو بھی سنتا تھا حیران و ششدر ہو جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی

سکتہ کا عالم تھا۔ شدت غم کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت علی رضی

بیٹھ گئے ان میں حرکت کرنے کی سکت نہ رہی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی

کے قلب پر ایسا اثر ہوا کہ وہ انتقال کر گئے۔ حضرت عمر رضی کے ہوش و حواس

جاتے رہے انھوں نے تلوار کھینچ لی کہ اگر کوئی کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انتقال کر گئے تو اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت ابو بکر رضی نے پیشانی مبارک کو

۱۰ھ یہ جمہور علماء کا قول ہے۔ صاحب اصح السیر نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، لیث وغیرہ

کا قول ہے کہ یکم ربيع الاول کو وفات ہوئی۔ علامہ شبلی نے روایت و درایت سے اسی قول کی تائید

کی ہے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی اور ابو مخنف کی روایت ہے کہ وفات ۲ ربيع الاول کو

ہوئی۔ اصح السیر ۴۳۵ سیرۃ النبی ج ۲ ۱۶۲ تا ۱۶۴ ۱۰ھ ایک مالی تاریخ ۳۱

۱۰ھ مشہور روایت یہی ہے بعض نے ۶۵ برس اور بعض نے ساٹھ برس کی عمر بھی بتائی ہے۔ فتح الباری

بوسہ دیا اور بہت روئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موت جمع نہیں کریگا۔ البتہ ایک موت جو آپ کے لئے لکھی گئی تھی وہ آجکی۔ اے

”تجہیز و تکفین و تدفین“

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس روز غسل دیا گیا اور کس طرح؟
جواب ۱۔ منگل کے روز کپڑے اتارے بغیر غسل دیا گیا۔

سوال ۱۔ غسل دینے میں حضرت عباس انکے صاحبزادے (فضل اور قثم) کے علاوہ اور کون شریک تھے؟

جواب ۱۔ حضرت علیؑ، حضرت اسامہ، حضرت فقران اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم
سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟
جواب ۱۔ تین سفید مٹی چادروں میں کفایا گیا۔ کرتا اور پگڑی نہ تھی صرف چادروں میں پیٹا گیا۔ اے

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کس نے کھودی تھی؟

جواب ۱۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے

سوال ۱۔ قبر مبارک مندوقی تھی یا بغسل؟

جواب ۱۔ بغسل تھی اے

اے اصح السیرۃ ۲۲۶ اے الرقی المنوم ۲۲، اے ایضاً بحوالہ بخاری ج ۱ ص ۱۶۹ اے بغلی قبر کا کھودا جانا ایک اتفاقی امر ہے کیونکہ مدینہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے۔ ۱۔ حضرت ابو عبیدہ جو کہ کے دستور کے مطابق مندوقی قبر کھودتے تھے ۲۔ حضرت ابو طلحہ جو مدینہ کے دستور کے مطابق بغلی قبر کھودتے تھے۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ کسی قبر کھودی جائے۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ انکو بلاو جو پہلے آجائے گا وہ اپنے مطابق قبر کھودے گا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آگئے انھوں نے بغلی قبر کھودی سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۸۶

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟
جواب ۱۔ کسی نے نہیں پڑھائی ۔

سوال ۱۔ نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ اپنایا گیا ؟

جواب ۱۔ حجرہ تنگ تھا اسلئے دس دس صحابہ اندر جاتے تھے اور نماز جنازہ پڑھتے تھے پہلے بنی ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجرین نے پھر انصار نے پھر مردوں کے بعد عورتوں نے پھر بچوں نے لے

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کتنے آدمیوں نے پڑھی ؟
جواب ۱۔ تیس ہزار آدمیوں نے لے

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں چادر کس نے پکھالی تھی ؟
جواب ۱۔ حضرت شقران رضی اللہ عنہ

سوال ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کیا گیا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں جہاں آپ کی وفات ہوئی ۔

سوال ۱۔ مدفن نبوی کے بارے میں جب صحابہ میں اختلاف ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا فیصلہ کن بات کہی تھی ؟

جواب ۱۔ آپ نے فرمایا تھا کہ نبی وہیں دفن ہوتا ہے جہاں وفات پاتا ہے ۔

سوال ۱۔ نماز جنازہ کس روز پڑھی گئی اور تدفین کب ہوئی ؟

جواب ۱۔ منگل کو نماز جنازہ پڑھی گئی اور بدھ کی رات میں تدفین عمل میں آئی ۔

سوال ۱۔ جسم مبارک کو قبر میں کس نے اتارا ؟

لے الر حقی المختوم ۴۲ لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۸۹

لے اصح السیرۃ ۴۲

جواب :- حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور ان کے دو صاحبزادے فضلؓ و قاسمؓ نے لے
سوال :- قبر مبارک کیسی بنائی گئی ؟

جواب :- کوہان نما ۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی کس نے پھڑکا تھا ؟
جواب :- حضرت بلال رضی اللہ عنہ

واقعات متفرقہ اللہ

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیزیں پھوڑ کر گئے تھے ؟

جواب :- ایک سفید خنجر، کچھ تھیار، کچھ زمین بلہ

سوال :- سالہ میں نبوت کے دعویدار کون کون ہوئے ؟

جواب :- (۱) میلہ کذاب (۲) اسود عنسی (۳) طلحہ بن خویلد اسدی

(۴) سجاح بنت حارث ۔

سوال :- میلہ کذاب کا انجام کیا ہوا ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرمانے کے بعد ایک لاکھ سے زائد جہاں

لے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۵۹ بعض کتابوں میں دوسرے حضرات کا نام بھی آیا ہے ۔ دیکھیے

سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۵۹ ص ۱۵۹ السیرۃ ص ۱۵۹ بخاری شریف کتاب الوصایا میں

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی گئی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دست

کے دقت نہ کوئی درہم پھوڑا نہ کوئی دینار ۔ نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی دوسری چیز مگر ایک

سفید خنجر، اور تھیار اور کچھ زمین میں کو اپنی زندگی میں ہی مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا

تھا۔ مزید تفصیل کے لئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۳۵ تا ۲۳۹ کی مراجعت فرمائیں ۔

اس کے پیروں گئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۲۴ ہزار کے لشکر کے ساتھ مسیلہ کے چالیس ہزار کے لشکر کا مقابلہ کیا جس میں وحشیہ کے ہاتھ سے مسیلہ جہنم رسید ہوا۔ اس وقت حضرت وحشیہ نے فرمایا تھا: اَنَا قَاتِلُ خَيْرِ النَّاسِ فِي الْكُفْرِ وَ اَنَا قَاتِلُ شَرِّ النَّاسِ فِي الْاِسْلَامِ۔

سوال :- اسود عسی کا حشر کیا ہوا ؟

جواب :- وفات نبوی سے ایک روز قبل یا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فیروز دہلی (یہ نجاشی کا بھانجا تھا) ایک جماعت کے ساتھ اس ملعون کو قتل کر دیا تھا۔

سوال :- طلحہ بن خویلد اسدی کا انجام کیا ہوا ؟

جواب :- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں ایک لشکر کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا۔ مگر خوبی قسمت سے وہ مسلمان ہو گیا اور جنگ نہ ساند میں شہادت حاصل کی (رضی اللہ عنہ)

سوال :- سجاح بنت حارث مدعیہ نبوت کا حشر کیا ہوا ؟

جواب :- اس کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ۱۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ اور انکی امت مسلمان ہو گئی۔ ۲۔ مسیلہ جس جزیرہ میں رہتا تھا وہاں وہ چھپ کے ہلاک ہو گئی۔ اور پھر کسی نے اس کا نام و نشان تک نہ سنا۔ واللہ اعلم

ازواج مطہرات

سوال :- رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے شادی فرمائی ؟

جواب :- گیارہ عورتوں سے۔

لے مدعیان نبوت کی تفصیل مدارج النبوت قسط ۱۲ تا ۱۳ سے لی گئی ہے

سوال ۱۔ ازواجِ مطہرات کے اسماء نکاح کی ترتیب کے مطابق بیان کیجئے ؟

جواب ۱۔ (۱) حضرت خدیجہ رضی (۲) حضرت سودہ رضی (۳) حضرت عائشہ رضی

(۴) حضرت حفصہ رضی (۵) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی (۶) حضرت ام سلمہ رضی

(۷) حضرت زینب بنت جحش رضی (۸) حضرت جویریہ رضی (۹) حضرت ام حبیبہ رضی

(۱۰) حضرت صفیہ رضی (۱۱) حضرت میمونہ رضی لے

سوال ۱۔ وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بیویاں حیات تھیں ؟

جواب ۱۔ نو ۹

سوال ۱۔ وہ کونسی ازواجِ مطہرات ہیں جنہوں نے حیاتِ نبوی میں ہی انتقال فرمایا ؟

جواب ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اور ام الماکین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی ۔

سوال ۱۔ وہ کونسی زوجہِ مطہرہ ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہوئی ؟

جواب ۱۔ حضرت خدیجہ رضی

سوال ۱۔ وہ کونسی زوجہِ مطہرہ ہیں جو تمام ازواجِ مطہرات کے بعد ملکِ عدم گئیں ؟

جواب ۱۔ حضرت ام سلمہ رضی لے

سوال ۱۔ صلح حدیبیہ موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ہدیٰ ذبح کرنے اور طلاق کرانیکا حکم دیا تو ان میں سے کون سے

تین افراد نے ان کی نافرمانی کی تو وہ کونسی زوجہِ مطہرہ تھیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا تھا کہ پہلے آپ ذبح اور طلاق

کرائیں تب وہ ایسا ہی کریں گے۔ ؟

جواب ۱۔ حضرت ام سلمہ رضی نے ۔

سوال ۱۔ ان زوجہِ مطہرہ کا نام بتائیے جنکا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر ہوا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت زینب بنت جحش رضی ۔

لے بعض اربابِ سیر کا بیان ہے کہ ان عورتوں کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا جن میں جو بیٹہ کنڈیہ اور فاطمہ بنت ضحاک کلابیہ کا نام سرفہرست ہے مگر ان کے اختلافِ

میں سخت اختلافات ہیں۔ اس کے لئے مطولات کی طرف رجوع فرمائیں لے امام ابو نعیم نے ۲۵۵

سوال ۱۔ وہ کونسی بیوی ہیں جن کے ولیمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اہتمام فرمایا ؟

جواب ۱۔ حضرت زینب بنت جحش رض

سوال ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات سے فرمایا تھا؟ ”تم میں سے

جلد مجھ سے وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لانا ہوگا۔“ بتائیے اس سے کس بیوی کی طرف اشارہ تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت زینب بنت جحش رض کی طرف ۔

سوال ۱۔ وہ کونسی ام المؤمنین ہیں جنہوں نے اپنے والد کو کھر کی وجہ سے بسترِ رسول پر بیٹھنے سے روک دیا تھا ۔

جواب ۱۔ حضرت ام حبیبہ رض لے (ابوسفیان جب تجدیدِ صلح حدیبیہ کے لئے مدینہ آیا تھا

تو اپنی بیٹی ام حبیبہ سے بھی ملنے گیا تو انہوں نے بسترِ پیٹ دیا تھا)

سوال ۱۔ ان ام المؤمنین کا نام بتائیے جنکو باندی ہونے کی حالت میں حضرت وحیہ کلبی نے پسند فرمایا تھا۔ مگر حضراتِ صحابہ نے فرمایا کہ ”یہ بنو قریظہ و بنو نضیر کی سیدہ ہیں بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسے اپنے لئے خاص فرمائیں ۔“

جواب ۱۔ حضرت صفیہ بنت حمی بن اخطب لے

سوال ۱۔ وہ کونسی زوجہِ مطہرہ ہیں جن کا نکاح اور زفاف مقامِ سرف میں ہوا اور اشغال و تدفین بھی مقامِ سرف میں ہوا ؟

جواب ۱۔ حضرت میمونہ بنت حارث رض

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں کس سے نکاح فرمایا ؟

جواب ۱۔ حضرت میمونہ رض سے لے

لے رحۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۷۸ لے رحۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۷۹ لے اصح الیرمۃ ص ۲۸۵ بحوالہ بن سعد

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں انکے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ قبیلہ قریش سے ان کا تعلق تھا۔ والد کا نام خُوَیْلِدٌ اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔

سوال ۲۔ حضرت خدیجہ رضی کا لقب کیا تھا اور کیوں؟

جواب ۱۔ طاہرہ لقب تھا۔ کیونکہ یہ جاہلیت کی برائیوں سے پاک تھیں۔

سوال ۲۔ حضرت خدیجہ رضی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے پہلے کتنے نکاح فرمائے اور کس کس سے؟

جواب ۱۔ دو نکاح فرمائے۔ پہلا نکاح ابوبالہ بن زرارہ تمیمی سے ہوا۔ دوسرا نکاح عقیق بن مائد مخزومی سے ہوا۔

سوال ۳۔ حضرت خدیجہ کی اس پہلی کاتبائے جس کے ذریعہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا؟

جواب ۲۔ نفیسہ بنت منبہ۔

سوال ۴۔ حضرت خدیجہ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے پڑھایا تھا؟

۱۔ اصحابِ سیر کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابوبالہ سے پہلے نکاح ہوا یا عقیق بن مائد سے صاحبِ سیرۃ المصطفیٰ نے پہلا نکاح ابوبالہ سے اور صاحبِ حرۃ اللعالمین نے عقیق سے پہلا نکاح نقل کیا ہے۔

۲۔ پہلے نکاح سے حضرت خدیجہ کے دو بیٹے بند اور مالہ پیدا ہوئے۔ دوسرے نکاح سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام بھی ہند تھا۔ حضرت خدیجہ کی یہ اولاد مشرف باسلام ہوئی۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۲۸۲

جواب ۱۔ ابو طالب نے لے

سوال ۱۔ نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اور حضرت خدیجہ کی عمر کیا تھی؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ کی چالیس سال تھی۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کتنے سال رہی۔

جواب ۱۔ ۲۵ سال۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی اولاد ہوئی؟

جواب ۱۔ چھ اولاد (۲ لڑکے اور چار لڑکیاں)

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کی جیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا؟

جواب ۱۔ کسی سے نہیں۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کا مہر کیا مقرر ہوا؟

جواب ۱۔ پانسو درہم

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کا انتقال کب ہوا اور آپ کی کل عمر کتنی ہوئی؟

جواب ۱۔ سنہ نبوی میں انتقال ہوا۔ آپ کی عمر ۶۵ سال کی ہوئی۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں کس نے اتارا؟

جواب ۱۔ نماز جنازہ نہیں پڑھائی گئی بلکہ قبر میں خود رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اتارا۔

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ رحمہاں کہاں دفن کی گئیں۔

لے بعض روایات میں حضرت خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد کا ذکر بھی آیا ہے۔ لیکن ہے کہ

خطبہ نکاح ابو طالب نے پڑھایا ہوا اور ایجاب و قبول عمرو بن اسد نے کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

لے کیونکہ نماز جنازہ کا حکم ابھی تک نہیں آیا تھا۔

جواب : کذا المکرمة مقام چچون میں ۔

سوال : حضرت خدیجہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا ؟

جواب : حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے ۔

” حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا “

سوال : حضرت سودہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیغام لیجانے والی خاتون کا نام بتائیے ؟

جواب : حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا (اہلیہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ)

سوال : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نکاح کرنے کے لئے حضرت سودہ کا نام کس نے بتایا تھا ؟

جواب : حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے ۔

سوال : حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کتنے نکاح فرمائے اور پہلے شوہر کا نام کیا تھا ؟

جواب : صرف ایک نکاح ۔ انکے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا

لے حضرت سودہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کے نکاح کا زمانہ قریب قریب ہونے کی وجہ سے مؤرخین نے اختلافات

کیا ہے کہ ان میں سے کس کا نکاح پہلے ہوا۔ بروایت ابن اسحاق سودہ رضی اللہ عنہا کو تقدم حاصل ہے ۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا قول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان کا نکاح ہوا۔ راجع قول یہی ہے کہ حضرت

سودہ کا نکاح پہلے ہوا سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۴ و زرقانی ج ۲ ص ۲۲۷ ۔ لے حضرت سکران رضی اللہ عنہ

جسٹہ ثانیہ کے مہاجرین میں سے ہیں۔ جسٹہ سے واپس ہونے کے دوران کا انتقال ہو گیا ۔۔۔ ان سے ایک

بیٹا عبدالرحمان ہوا جس کو شرف صحابیت حاصل ہے سیرۃ المصطفیٰ جلد ۲ ص ۲۹۷ ۔

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ چار سو دس ہجری مقرر ہوا ہے
سوال ۱۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری کس کو دیدی تھی؟
جواب ۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

سوال :- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟
 جواب :- والد کا نام زعمہ اور والدہ کا نام شمس بنت قیس تھا۔
 سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہؓ کا نکاح کس نے پڑھایا ؟
 جواب :- خود انکے والد زعمہ نے (سیرۃ النبی ص ۲۴۴)
 سوال :- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات کب ہوئی اور کہاں ؟
 جواب :- سوال ۱۴۴ھ میں ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رض

سوال :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا ؟
جواب :- والد کا نام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ کا نام زینب ام روایہ رضی اللہ عنہا تھا۔
سوال :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کب ہوا اور کتنی عمر میں اور پھر رخصتی کب ہوئی ؟

لے زرقانی ج ۲ ص ۱۲ لے یہ اقتصادی کام جمع قوا ہے۔ شہر اور کسم
کی واپات بھی ہیں۔ یعنی "سہ ماہی"

تاریخ و جغرافیہ کے اعتبار سے پاکستان کے مختلف علاقوں کی
 زبانیں اور لہجے کی وضاحت اور ان کے ارتقاء کی تاریخ

جواب ۱۔ ماہِ خِوَالِ سَلَّہِ نَبَوِی میں ۶ سال کی عمر میں نکاح ہوا، اور پھر نو سال کی عمر میں سَلَّہِ کے ماہِ خِوَالِ میں رخصتی ہوئی۔

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی کی وفات کب ہوئی اور کہاں؟

جواب ۱۔ ماہِ رَمَضَانَ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی کو کہاں دفن کیا گیا اور نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی نے نماز پڑھائی جنت البقیع میں وصیت کے مطابق تدفین ہوئی۔

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی کی برائت میں قرآن کریم کی کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب ۱۔ سورہ نور کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ جَاؤْا بِاِلٰہِ الْفَحْشٰی عَصٰیہُمْ عَنْکُمْ اِنَّہُمْ

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی کی کتنی عمر ہوئی؟

جواب ۱۔ ۶۶ سال۔

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی سے کتنی روایات منقول ہیں؟

جواب ۱۔ دو ہزار دو سو دس۔

سوال ۱۔ حضرت عائشہ رضی کے علمی تفوق و برتری کی کیا دلیل ہے؟

جواب ۱۔ صحابہ کرام کو جب بھی کوئی اشکال پیش آتا تو اس کے حل کے لئے حضرت عائشہ رضی کے پاس جایا کرتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اپنے علم سے ان کو مطمئن کرتیں۔

حضرت حفصہ رضی

سوال ۱۔ حضرت حفصہ رضی کس کی صاحبزادی تھیں نیز انکی ماں کا نام کیا تھا؟

لے یہ واقعہ کی روایت ہے حضرت عمرہ رضی کی روایت ہے کہ کشتہ میں انتقال ہوا۔

سیرۃ النبی ص ۲۰۸

۲۰ تا ۲۱

جواب ۱۔ حضرت عمر فاروق رضی کی ماجرا دی تھیں انکی والدہ کا نام زینب بنت نلعون تھا۔

سوال ۱۔ حضرت حفصہ رضی کے پہلے شوہر کا نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ حضرت عُثْمَانُ بْنُ حُذَافَةَ سہمی رضی سے

سوال ۱۔ حضرت عُثْمَانُ کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضی نے حفصہ رضی کے نکاح کی خواہش

سب سے پہلے کس سے کی تھی؟

جواب ۱۔ حضرت عثمان غنی رضی سے (مگر انھوں نے غدر کر دیا تھا)

سوال ۱۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے کب نکاح فرمایا؟

جواب ۱۔ سترہ میں۔

سوال ۲۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حفصہ رضی کو طلاق دی تو حضرت

جبریل امین کیا وحی لیکر نازل ہوئے؟

جواب ۱۔ "ارْجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ كَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجُكَ

فِي الْجَنَّةِ"

"آپ حفصہ سے رجوع کر لیجئے وہ بڑی روزہ دار اور نمازی عورت ہے

اور جنت میں آپکی بیوی ہے" چنانچہ آپ نے رجعت فرمائی۔

سوال ۱۔ حضرت حفصہ کا انتقال کب ہوا اور کتنی عمر میں؟

جواب ۱۔ شعبان ۳۳ھ میں ۱۷ سالہ سال کی عمر میں۔

سوال ۱۔ انکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں دفن کیا گیا؟

جواب ۱۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں انکو دفن کیا گیا۔

۱۔ غزوہ بدر کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ زرقانی ج ۳ ص ۲۲۶ ۲۔ الامام بیہق ج ۳ ص ۱۵۲

۳۔ انکے سن وفات میں بھی اختلاف ہے۔ ۳۷ھ کی بھی روایتیں ہیں۔ - بیرونی ج ۱ ص ۱۵۲

سوال :- حضرت حفصہ کی مرویات کی تعداد کیا ہے ؟
جواب :- ساٹھ لے

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی

سوال :- حضرت زینب بنت خزیمہ کا لقب کیا تھا اور کیوں ؟
جواب :- ان کا لقب زمانہ جاہلیت سے ہی ام الساکین تھا کیونکہ یہ مساکین کے لئے بڑی سخاوت اور فیاضی کا معاملہ کرتی تھیں۔

سوال :- حضرت زینب رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کتنے نکاح کئے اور شوہروں کے نام کیا تھے۔

جواب :- تین نکاح کئے۔ پہلے شوہر طفیل بن حارث، دوسرے عبیدہ بن حارث، تیسرے عبداللہ بن محسب ہیں۔

سوال :- رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے کب نکاح فرمایا ؟
جواب :- سترہ میں

سوال :- حضرت زینب رضی کا مہر کیا قرار پایا ؟

۱۷۳ھ رجب الثانی ۲۷ھ ایضاً ۲۷ھ حضرت عبداللہ بن جحش جنگ احد سترہ میں شہید ہو گئے۔ ۲۷ھ محرم ۲۷ھ میں کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت جنگ احد سوال سترہ میں ہوئی۔ اور عدتِ چار مہینے دس دن ہے تو سترہ میں کہنے نکاح ہو گیا جبکہ شہادت کے بعد سترہ کے مہینے دس دن باقی ہیں۔ صاحبِ المعانی نے علامہ زرقانی کے قول سے لکھا :- ۲۷ھ حضرت زینب محرم ۲۷ھ میں اور سترہ میں پھر ہو گئی۔

جواب ۱۔ ہانسودرم

سوال ۱۔ حضرت زینب رضی کا انتقال کب ہوا؟

جواب ۱۔ نکاح کے دو تین ماہ گزرنے کے بعد ربیع الثانی سئمہ میں انتقال ہو گیا۔

سوال ۱۔ انہی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس جگہ دفن کی گئیں؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

سوال ۱۔ حضرت زینب کی عمر کتنی ہوئی؟

جواب ۱۔ ۳۰ سال لے

حضرت ام سلمہ رضی

سوال ۱۔ حضرت ام سلمہ رضی کا اصلی نام کیا تھا؟

جواب ۱۔ ہند تھا۔

سوال ۱۔ انکے والد اور والدہ کا نام بتائیے؟

جواب ۱۔ والد کا نام ابواسلمہ مخزومی اور والدہ کا نام ماحکم بنت عامر تھا۔

سوال ۱۔ حضرت ام سلمہ رضی کے پہلے شوہر کا نام اور کنیت بتائیے۔؟

جواب ۱۔ نام عبدالشمر بن عبدالاسد تھا "ابوسلمہ" کنیت تھی۔

سوال ۱۔ حضرت ام سلمہ کے پہلے شوہر ابوسلمہ کا انتقال کب ہوا؟

جواب ۱۔ ۸ جمادی الثانی سئمہ کو لے

سوال ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ رضی کو پیغام نکاح دیا تو انھوں نے

لے میون الاثر ۲ ص ۲۷۷ لے علامہ شبلی نے والد کا نام سہیل بتایا ہے

سیرۃ النبی ج ۲ ص ۲۱۲ لے میون الاثر ۲ ص ۲۷۷

کیا عذر پیش کئے؟

جواب ۱۔ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ مری عمر زیادہ ہے۔ اور میں ایک غیور عورت ہوں اور میرے ساتھ بچے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذروں کا جواب دیا اور نکاح فرمایا۔
سوال ۲۔ حضرت ام سلمہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کب ہوا؟
جواب ۱۔ سوال ۱۲۷ میں۔

سوال ۲۔ حضرت ام سلمہؓ کی وفات کب ہوئی؟ اس وقت انکی عمر کیا تھی؟
جواب ۱۔ ۲۲ھ میں ۴۴ سال کی عمر تھی۔

سوال ۳۔ حضرت ام سلمہؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور ان کا مدفن کہاں ہے؟
جواب ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی ۲۔ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت زینب بنت جحشؓ

سوال ۱۔ حضرت زینب بنت جحشؓ کی والدہ کون تھی؟

جواب ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوبھی ”اُمیمہ بنت عبد المطلبؓ“

۱۔ عیون الاثر ج ۲ ص ۲۱۲ ۲۔ ان کے سن وفات میں زبردست اختلاف ہے۔ وادی ز نے ۵۹ھ ابن جان نے ۶۰ھ اور امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں ۵۸ھ بتایا ہے۔
ابو نعیم کا قول ۶۰ھ کا ہے۔ اسی قول کو حافظ عسقلانی نے ترجیح دی ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۱۲ ۳۔ حضرت ام سلمہؓ نے نماز جنازہ کی وصیت سعید بن زیدؓ کے بارے میں کی تھی مگر وہ اس وقت زندہ نہ تھے۔ اسلئے ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی اصح السیرۃ ص ۲۱۲۔

۴۔ اُمیمہ کے اسلام میں اختلاف ہے صرف ابن سعد نے انکے اسلام کو ثابت کیا ہے اور محمد ابن اسحاق انکے اسلام کے منکر ہیں۔ احابن ج ۲ ص ۲۱۲ ترجمہ اُمیمہ۔

سوال ۱۔ حضرت زینب رض کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت زید بن حارثہ رض سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام)

سوال ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنی (منہ بولے بیٹے) اور آزاد کردہ

غلام حضرت زید کیلئے زینب رض کو پیام نکاح دیا تھا تو زینب اہل ان کے بھائی

عبداللہ بن حمز نے پیغام نکاح کو رد کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم کی

ایک آیت نازل ہوئی جس میں بتایا گیا تھا کہ پیام نکاح کو رد کرنا تمہیں

زیبا نہیں۔ بتائیے وہ کونسی آیت تھی ؟

جواب ۱۔ مَا كَانَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا الْمُؤْمِنَاتِ إِذَا اقْتَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا

أَنْ يَكُونُوا لَهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْأَمْرِ هَذَا مِنْ أَمْرِ هَيْمٍ وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

فَعَدُوٌّ مُلَّاكًا مُبِينًا (سورہ احزاب آیت ۲۶)۔

سوال ۱۔ جب حضرت زید رض سے نکاح ہو گیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی نوبت

کیسے آئی ؟

جواب ۱۔ حضرت زید رض نے آپسی رنجش کی وجہ سے حضرت زینب کو طلاق دیدی تھی۔

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نکاح کو حضرت زینب رض کے پاس لیکر کون گئے

تھے اور انھوں نے کیا جواب دیا تھا ؟

جواب ۱۔ حضرت زید بن حارثہ رض پیغام نکاح لیکر گئے۔ حضرت زینب رض نے فرمایا

”میں اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتی جب تک اللہ سے مشورہ (استخارہ) نہ

کر لوں۔ لے

لے چنانچہ فوراً استخارہ کیا۔ اللہ کو ان کی یہ ادا پسند آگئی تو فرشتوں کی موجودگی میں

اللہ عزوجل نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

سوال :- حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کب ہوا ؟
جواب :- سیکھ یا سیکھ میں ۔

سوال :- نکاح کے وقت حضرت زینب کی عمر کیا تھی ؟ اور ان کا ہر کیا قرار پایا تھا ؟
جواب :- عمر ۲۵ سال تھی لے اور مہر چار سو درہم تھا ۔

سوال :- حضرت زینب کی وفات کب ہوئی ؟ ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟
جواب :- سیکھ میں وفات ہوئی لے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی ۔

سوال :- حضرت زینب کی عمر کتنی ہوئی ؟
جواب :- ۵۰ یا ۵۲ سال لے

سوال :- انکو کہاں دفن کیا گیا اور کہاں انتقال ہوا ؟
جواب :- مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، جنت البقیع میں دفن کیا گیا ۔

حضرت جویریہ

سوال :- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں ۔ ان کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا ؟
جواب :- بنو المصطلق کے سردار حارث بن ابی ہزار کی بیٹی تھی ۔ پہلا نکاح مسامح بن صفوان مصطلق سے ہوا تھا ۔

سوال :- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا تھا ۔ بدل کر کیا رکھا گیا ؟
جواب :- اصلی نام بڑہ تھا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھا لے

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے نکاح کا پس منظر بتائیے ؟

لے یوں الاثر ۲۲۵۲ علامہ منصور پوری نے وثوق کے ساتھ انکی ۱۷ سال بتائی ہے جتہ للعالمین
ن ۲۱۵ لے واقفی اور ابن اسحاق کا بیان ہے کہ وفات ۲۲ھ میں ہوئی ام المومنین ۲۱ھ لے سیرۃ المصطفیٰ

جواب ۱۔ حضرت جویریہ کا پہلا غم ”مناقع“ غزوہ ربیع میں مارا گیا۔ غزوہ میں نہ گز
 قیدیوں کے ساتھ یہ بھی قیدی ہو کر آئیں تقسیم غنائم کے وقت ثابت بن
 قیس بن شماس رض کے حصہ میں آئی تھی۔ انھوں نے حق مکاتبت کی شرط پر
 صلح کر لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا زکر کتابت ادا کر کے ان سے نکاح
 فرمایا۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا لے

سوال ۱۔ اس نکاح کا اثر کیا ہوا؟

جواب ۱۔ صحابہ کرام نے جو المعطلق کے تمام لونڈی، غلام اس بنا پر آزاد کر دئے کہ
 اس خاندان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ نکاح فرمایا ہے۔

سوال ۱۔ اس نکاح کی برکت سے کتنے قیدی رہا کئے گئے؟

جواب ۱۔ سو سے زیادہ لے

سوال ۱۔ حضرت جویریہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب نکاح فرمایا اور اس وقت
 انکی عمر کیا تھی؟

جواب ۱۔ ۱۷ سال میں نکاح فرمایا۔ اس وقت جویریہ رض کی عمر ۲۰ سال تھی۔

سوال ۱۔ حضرت جویریہ رض کا انتقال کب ہوا اس وقت انکی عمر کیا تھی؟

جواب ۱۔ ربیع الاول ۱۷ھ میں انتقال ہوا اس وقت ۶۵ برس کی عمر تھی بلکہ

سوال ۱۔ انکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور انکی قبر کہاں ہے؟

جواب ۱۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں انکی قبر ہے بلکہ

لے مارنہ النبیۃ طہ ۱۲۷ و سیرۃ النبی ص ۲۱۶ و سیرۃ المعطلۃ ص ۲۳۹ لے جزہ ۱۷ ص ۱۶۵

لے سیرۃ المعطلۃ ص ۲۳۹ صاحب السیر نے وفات کا سال ۱۷ھ صیح بتایا ہے ص ۱۷۵

لے الاما ص ۲۶۵

” حضرت ام حبیبہؓ “

سوال ۱۔ حضرت ام حبیبہؓ کا نام کیا تھا اور کنیت کیا تھی ؟

جواب ۱۔ رُملہ نام تھا۔ اُمّ حبیبہ کنیت تھی۔ لہ

سوال ۲۔ ام حبیبہؓ کے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟

جواب ۲۔ والد کا نام ابوسفیان بن حرب اموی۔ والدہ کا نام صفیہ بنت ابی الوہب تھا۔

سوال ۳۔ حضرت ام حبیبہؓ کے پہلے شوہر کا نام بتائیے ؟

جواب ۳۔ عبید اللہ بن عجمیؓ لہ

سوال ۴۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے پاس ایک صحابی کو یہ

پیغام دیکر بھیجا تھا کہ وہ ام حبیبہ سے نکاح کے متعلق بات کریں اور اگر وہ

راضی ہوں تو تم بطور وکیل نکاح پڑھو اگر میرے پاس بھیجو بتائیے وہ

صحابی کون تھے ؟

جواب ۴۔ عمرو بن امیہ قمریؓ

سوال ۵۔ ام حبیبہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام نکاح کو قبول کر کے اپنی طرف

سے وکیل بنا کر کس کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا ؟

جواب ۵۔ خالد بن سعید بن العاصؓ رہا۔

سوال ۶۔ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نکاح کو کس کے ذریعہ ام حبیبہؓ

کے پاس پہونچایا ؟

جواب ۶۔ اپنی باندی ابرہہ کے ذریعہ۔

لہ یہ کنیت انھی بیٹی حبیبہ کے نام پر رکھی گئی تھی لہ یا سلام لے آیا تھا مگر ہجرت حبشہ کے بعد صحابیوں کی محبت سے عیسیٰ ہو گیا تھا۔ اور اسی حال میں انتقال ہوا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۴۴

سوال ۱۔ ام حبیبہ کا نکاح کہاں ہوا اور کس نے پڑھایا؟

جواب ۱۔ حبشہ میں ہوا نجاشی (شاو حبشہ) نے پڑھایا لے

سوال ۱۔ اس نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں میں وہاں کون موجود تھے؟

جواب ۱۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ۔

سوال ۱۔ حضرت ام حبیبہؓ کا مہر کیا متعین ہوا اور یہ مہر کس نے ادا کیا؟

جواب ۱۔ چار سو دینار مہر متعین ہوا، جو نجاشی نے بذات خود ادا کیا۔

سوال ۱۔ نجاشی نے ام حبیبہ کو کس کے ساتھ خدمت نبوی میں بھیجا تھا؟

جواب ۱۔ شریل بن حسنہ کے ساتھ۔ لے

سوال ۱۔ حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ہوا؟

جواب ۱۔ ۳ھ میں لے

سوال ۱۔ انکی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب ۱۔ ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ۵ھ

لے اصحاب میر کا اسی پر اتفاق ہے مگر قتادہ اور زہری کی ایک روایت ہے کہ ان کا نکاح مدینہ میں ہوا حضرت عثمان بن عفانؓ نے پڑھایا۔ ممکن ہے کہ مدینہ میں تجدید نکاح ہوا ہو۔ اصح السیرۃ ۴۸۲ لے اصح السیرۃ ۴۸۲ مہر کی مقدار میں چار ہزار دینار، چار ہزار درہم وغیرہ کی روایات بھی ہیں جن کو کتاب مذکور میں دیکھا جاسکتا ہے لے ایضاً لے بعض کہتے ہیں کہ ۳۲ھ میں نکاح ہوا۔ سید سلیمان ندویؒ نے اسی کو مشہور بتایا ہے۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۸۴

۵ھ صحیح روایت یہی ہے۔ بعضوں نے سال وفات ۳۲ھ ۳۹ھ ۴۵ھ بھی

نقل کیا ہے۔ یہی روایت ہے کہ دمشق میں وفات ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۵۴

- سوال :- حضرت ام حبیبہؓ کی نکاح کے وقت کتنی عمر تھی اور وفات کے وقت کتنی ؟
 جواب :- نکاح کے وقت ۲۷ یا ۲۶ سال، وفات کے وقت ۴۷ سال کی عمر تھی۔
 سوال :- حضرت ام حبیبہؓ سے کتنی روایات منقول ہیں ؟
 جواب :- ۶۵ روایات۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

- سوال :- حضرت صفیہؓ کس کی بیٹی تھیں اور والدہ کا نام کیا تھا ؟
 جواب :- بنو نضیر کے سردار حمی بن اخطب کی بیٹی تھیں والدہ کا نام صرہ تھا۔
 سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے صفیہؓ کے کتنے نکاح ہوئے اور کس کس سے ؟
 جواب :- دو نکاح ہوئے پہلا سلام بن شکم سے، طلاق کے بعد دوسرا نکاح کنانہ بن ابی العقیق سے ہوا لے
 سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کیسے آئیں ؟
 جواب :- حضرت صفیہؓ کا دوسرا شوہر کنانہ بن عوف خیبر میں مارا گیا۔ یہ گرفتار ہوئیں اور اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور نکاح کر لیا۔
 سوال :- حضرت صفیہؓ کا مہر کیا متعین ہوا ؟
 جواب :- انکی آزادی کی ہی مہر بنا دیا گیا۔

- سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کا ولیمہ کیسے فرمایا ؟
 جواب :- دسترخوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور کھانا کھانے والوں کا تھا صحابہ میں سے

جس کے پاس جو کچھ تھا حاضر کر دیا اور رب نے ایک جگہ بیٹھ کر کھایا۔ اس دلمیہ میں گوشت روٹی کچھ نہ تھا۔

سوال ۱۔ یہ دلمیہ کس جگہ ہوا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مصاحبت کہاں ہوئی؟
جواب ۱۔ مقام مہبہ میں۔

سوال ۲۔ حضرت صفیہ کا انتقال کب ہوا اور کہاں دفن کی گئیں؟
جواب ۲۔ شہرہ میں لے انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

سوال ۱۔ حضرت میمونہ کے والد اور والدہ کا نام بتائیے؟

جواب ۱۔ والد کا نام عمارث اور والدہ کا نام ہند تھا۔

سوال ۲۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کس کے نکاح میں تھیں؟

جواب ۲۔ ابو رُثم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں تھیں۔ ۳۵

سوال ۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کب آئیں اور مہر کیا مقرر ہوا؟

جواب ۳۔ ابو رُثم کے انتقال کے بعد شہرہ میں آپ کے نکاح میں آئیں۔ پانسو مہر مقرر ہوا۔

سوال ۴۔ یہ نکاح کہاں ہوا اور کس نے پڑھایا؟

جواب ۴۔ مقام سرف میں نکاح ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھایا۔ ۳۵

سوال ۵۔ حضرت میمونہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

۱۔ علامہ ابن حجر نے اسی کو صحیح کہا۔ واقی کی ایک روایت ہے کہ یہ اس جہان نے عالم کو
کے بعد آج کے مہر مطلق ہے۔ اصحاب صحیحین میں ہے کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

[illegible]

کنیزیں

سوال ۱۔ کیا آپ بنا سکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیزیں کتنی تھیں ؟

جواب ۱۔ چار تھیں۔

سوال ۲۔ کنیزوں کے نام کیا کیا تھے ؟

جواب ۱۔ (۱) ماریہ قبطیہ (۲) ریحانہ بنت شمعون رضی (۳) نفیسہ رضی (۴) ہام معلوم نہیں۔

سوال ۳۔ وہ کونسی کنیز تھیں جن سے صاحبزادہ رسولؐ "ابراہیم" پیدا ہوئے ؟

جواب ۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی

سوال ۴۔ حضرت ماریہ کہاں سے آئی تھیں اُن کا انتقال کب ہوا ؟

جواب ۱۔ شاہ معمر واسکندریہ مقوقس نے ان کو وہاں میں بھیجا تھا۔ انکا انتقال

سالہ بزمانہ عمر رضی ہوا۔

سوال ۵۔ ماریہ قبطیہ رضی کہاں مدفون ہیں ؟

جواب ۱۔ جنت البقیع میں۔

سوال ۶۔ ریحانہ بنت شمعون کا متفرق تعارف کرائیے ؟

جواب ۱۔ یہ بنو قریظہ یا بنو نضیر کے خاندان سے تھیں۔ قید ہو کر آئیں تو خدمت نبویؐ

میں بطور کنیز رہنے کا شرف حاصل کیا۔ سالہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع

میں دفن کی گئیں۔

سوال ۷۔ نفیسہ رضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی کیسے بنی ؟

جواب ۱۔ سہیل نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا تھا۔

اصح الیہ ۹۹

جواب ۱۔ یہ پہلے ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی کی باندی تھی۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہہ کر دی تھی لہ

اولادِ کرام

سوال ۱۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی کل اولاد کتنی ہوئی ؟

جواب ۱۔ سات ۲۔ (۳ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں)

سوال ۱۔ وہ کونسی صاحبزادی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل چلی ؟

جواب ۱۔ حضرت فاطمہ رضی

سوال ۱۔ اولاد میں سب سے پہلے کون پیدا ہوئے اور سب سے آخر میں کون ؟

جواب ۱۔ سب سے پہلے حضرت قاسم اور سب سے آخر میں حضرت ابراہیم رضی

صاحبزادے

سوال ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں کے اسماء بتائیے ؟

جواب ۱۔ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت ابراہیم رضی

سوال ۱۔ حضرت عبداللہ اور قاسم کی والدہ کون تھیں ؟

جواب ۱۔ حضرت خدیجہ رضی

سوال ۱۔ حضرت ابراہیم رضی کی والدہ کا نام کیا تھا ؟

لے باندیوں کی تفصیلات کے لئے زرقانی ج ۳ ص ۲۴۱-۲۴۲ کی مراجعت کی جائے۔

لے تعداد اولاد میں آٹھ، گیارہ، بارہ کے اقوال بھی ہیں۔ ہم نے اصح قول کو بیان کر دیا

ہے۔ مدارج النبوت قسط ۱۱ ص ۶۹

جواب ۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رض

سوال ۱۔ وہ کون سے فرزند ہیں جسکی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم ہے؟

جواب ۱۔ حضرت قاسم رض

سوال ۱۔ حضرت قاسم کی ولادت و وفات کب ہوئی۔ عمر کتنی ہوئی؟

جواب ۱۔ ولادت اور وفات نبوت سے پہلے ہوئی اور دو سال کی عمر ہوئی تھی

سوال ۱۔ اس فرزند کا نام بتائیے جن کا نام طیب و طاہر بھی تھا؟

جواب ۱۔ حضرت عبداللہ رض

سوال ۱۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں فرزند (عبداللہ و قاسم) انتقال کر گئے

تو کس نے آپ کو ان الفاظ سے رنجیدہ کیا تھا کہ آپ ابتر (بے نسل) رہ گئے۔ اور پھر تسلی کے لئے کونسی سورۃ نازل ہوئی تھی۔

جواب ۱۔ عاص بن وائل ہی نے یہ الفاظ کہے تو سورۃ کوثر نازل ہوئی تھی

سوال ۱۔ ابراہیم رض کی ولادت کب ہوئی؟

جواب ۱۔ ذی الحجہ ۱۰ھ میں

سوال ۱۔ ابراہیم رض کا انتقال کب ہوا اور کتنی عمر میں؟

جواب ۱۔ سنہ ۱۶ یا ۱۵ھ کی عمر میں۔

سوال ۱۔ حضرت ابراہیم رض کو دودھ پلانے کے لئے کس کو مقرر کیا گیا؟

جواب ۱۔ ام سیف رض کو (جو حوالی مدینہ میں رہتی تھیں) تھ

سوال ۱۔ ابراہیم رض کی ولادت کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی؟

جواب ۱۔ آپ کے غلام ابورافع رض نے

لے زرقانی ج ۳ ص ۱۹۴ لے مدارج النبوت قطار ۱ ص ۱۵۴ ایضاً

سوال :- وہ کون سے ماجزادے ہیں جنکی وفات کے روز سورج کو گہن لگا تھا ؟
جواب :- حضرت ابراہیم رحمہ

”صاحبزادیاں“

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کتنی ہوئیں اور کس کے بطن سے ؟
جواب :- چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ حضرت خدیجہ رحمہ کے بطن سے ۔

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں کے نام بتائیے ؟
جواب :- (۱) زینب (۲) رقیہ رحمہ (۳) ام کلثوم رحمہ (۴) فاطمہ رحمہ ۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی لڑکی کا نام بتائیے ؟
جواب :- حضرت زینب رحمہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی لڑکی کا نام بتائیے ؟

جواب :- حضرت فاطمہ رحمہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں کا نکاح کس کس سے ہوا ؟

جواب :- حضرت زینب رحمہ کا ابوالعاص بن ریح رحمہ سے۔ حضرت فاطمہ رحمہ کا حضرت

محمد مصطفیٰ رحمہ سے۔ حضرت رقیہ رحمہ کا حضرت عثمان غنی رحمہ سے ہوا۔

سوال :- حضرت زینب رحمہ کا نکاح کب ہوا ؟

اے عرب کا عقیدہ تھا کہ کسوف و خسوف کسی عظیم حادثہ کی بنا پر ہوتا ہے۔ وفات ابراہیم رحمہ کے روز سورج کے گہن لگنے کا سبب انھوں نے وفات ابراہیم کو ٹھہرایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ کسی کے مرنے سے ان کو گہن نہیں لگتا۔ سیرۃ المعطفین ج ۳ ص ۲۷۷

جواب :- نبوت سے دس سال قبل۔

سوال :- حضرت زینب رضی کی وفات کب ہوئی ؟

جواب :- ۱۰ھ میں لاہ

سوال :- ابولہب کے دو بیٹوں "عتبہ اور عتیبہ" سے آپ کی کنڑکیوں کا نکاح ہوا تھا ؟

جواب :- حضرت رقیہ رضی کا "عتبہ" سے۔ حضرت ام کلثوم رضی کا "عتیبہ" سے تھا

سوال :- حضرت رقیہ رضی کے انتقال ۱۰ھ کے بعد حضرت عثمان رضی سے کس کا نکاح کیا گیا ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی کا۔

سوال :- حضرت ام کلثوم رضی کا انتقال کب ہوا ؟ غارِ جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب :- ۱۰ ماہ شعبان ۱۰ھ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

سوال :- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کب ہوئی ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد رمضان ۱۱ھ میں۔

سوال :- حضرت فاطمہ رضی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اعزاز سے لوازا ؟

جواب :- ان کو سیدۃ النساء اہل الجنۃ کا اعزاز دیا گیا۔

سوال :- حضرت فاطمہ رضی کی غارِ جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔

ربنا تقبل منا انک انت التسمیع العلیم و تب علینا انک انت

التراب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ العربی محمد و آلہ و اصحابہ

اجمعین

۱۰ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶۵ لے صرف نکاح ہوا تھا جب تربت یا ابی لبب نازل

ہوئی تو انہوں نے اپنے آپ کے کہنے سے رفعتی سے پہلے ہی طلاق دیدی تھی سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶۶

لے الاما بن ۲ ص ۲۵۹۔

فہرستِ عناوین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰	شام کا دوسرا سفر	۸	ابتدائی معلومات
۲۰	رشتہ ازدواج	۹	ظہورِ قدسی
۲۱	تعبیرِ کعبہ اور حکیم محمد علی اشرف علیہ السلام	۱۰	نسب نامہ
۲۳	آفتاب رسالت کا طلوع	۱۲	عقیدہ و غنیمت
۲۵	وضو اور نماز کا آغاز	۱۲	رضاعت و حضانت
۲۶	تبلیغ اسلام کا آغاز	۱۳	برکاتِ دزیم
۲۶	دارالرحم	۱۵	غنی صدر
۲۷	علانیہ تبلیغ کا حکم	۱۶	مہرِ نبوت
۲۸	اسلام کے خلاف سازشیں	۱۷	والدین کا انتقال
۳۱	حضرت عمرؓ و حضرت عمر فاروقؓ کا اسلام	۱۷	کتاب عبد المطلب
۳۲	معجزہ شق القمر	۱۸	کتاب ابوطالب
۳۵	معجزہ ردِ شمس	۱۸	شام کا پہلا سفر اور {
۳۶	معجزہ صبحِ شمس	۱۸	راہب سے ملاقات
۳۶	ہجرت حبشہ اولیٰ	۱۹	رفیقار کی لڑائی
۳۸	ہجرت حبشہ ثانیہ	۱۹	حلف الفضول میں شرکت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۷	مدینہ کے یہود سے معاہدہ	۳۹	خانہ انبوت کا مکمل بائیکاٹ
۶۸	سہ ہجری	۴۱	غم کا سال (ابوطالب خدیجہ کی وفات)
۶۸	غزوات و سرایا	۴۲	اسلام ابوطالب کی تحقیق درماتہ
۷۰	غزوہ ابواء یا وڈان	۴۳	طائف کا سفر
۷۱	غزوہ بواط	۴۶	قبائل کو دعوتِ اسلام
۷۱	غزوہ صفوان (بدر مغزی)	۴۷	واقعہ معراج
۷۲	غزوہ ذوالغثیرہ	۵۰	مدینہ منورہ میں اسلام کا آغاز
۷۳	سرِ نعل	۵۲	جمعہ کا قیام
۷۴	غزوہ بدر کبریٰ	۵۲	بیعت عقبہ ثانیہ
۸۱	بال غنیمت کی تقسیم	۵۳	بارہ نقیب
۸۲	اسیران بدر	۵۴	ہجرت مدینہ سلمہ
۸۳	غزوہ قرقرۃ الکدر - یا {	۵۷	غار سے روانگی
۸۳	غزوہ جوشلم	۵۸	قباء میں تشریف آوری
۸۴	غزوہ بنی قینقاع	۶۰	قباء سے روانگی اور غارِ جمعہ
۸۵	غزوہ تبوک	۶۱	سوئے مغرب
۸۵	واقعات متفرقہ سلمہ	۶۳	سنہ ہجری کا آغاز
۸۸	سلمہ غزوہ غطفان	۶۳	مدینہ ثانیہ
۸۹	کعب بن اشرف کا قتل	۶۴	رشتہ موافقات
۹۰	غزوہ بجران	۶۵	مسجد نبوی کی تعمیر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	واقعات متفرقہ ۱۰	۹۱	ابو رافع کا قتل
۱۳۵	۱۰ غزوہ خیبر	۹۲	غزوہ اُمد
۱۵۱	غزوہ وادی القریٰ	۱۰۳	غزوہ حمرار الاسد
۱۵۲	واقعہ لیلۃ التعلیس	۱۰۴	واقعات متفرقہ ۱۱
۱۵۲	عمرۃ القفار	۱۰۵	۱۱ غزوہ عادیۃ بئر معونہ
۱۵۳	واقعات متفرقہ ۱۲	۱۰۶	غزوہ بنی نضیر
۱۵۵	{ ۱۲ غزوہ موتہ	۱۱۰	غزوہ نجد
۱۵۸	فتح مکہ	۱۱۳	واقعات متفرقہ ۱۳
۱۶۷	غزوہ حنین	۱۱۵	۱۳ غزوہ دومتہ البندل
۱۷۱	غزوہ اوطاس وخیلہ	۱۱۶	غزوہ بنی المصطلق
۱۷۲	غزوہ طائف	۱۲۰	واقعہ انک
۱۷۳	جعرانہ میں تشریف ارزانی	۱۲۱	غزوہ خندق
۱۷۴	واقعات متفرقہ ۱۴	۱۲۸	غزوہ جوقریظہ
۱۷۶	۱۴	۱۳۰	واقعات متفرقہ ۱۵
۱۷۷	غزوہ تبوک	۱۳۱	۱۵ صلح حدیبیہ
۱۸۳	۱۵ کاج	۱۳۷	بیعت رضوان
۱۸۵	واقعات متفرقہ ۱۶	۱۳۹	سلاطین کو اسلامی دعوت
۱۸۷	۱۶	۱۴۲	{ غزوہ غابہ - یا
۱۸۷	حجۃ الوداع	۱۴۲	غزوہ ذی قعد
		۱۴۲	غزوہ بنی لہیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۲	حضرت زینب بنت خزیمہ رحمہ	۱۸۹	واقعات متفرقہ سلمہ
۲۱۳	حضرت ام سلمہ رحمہ	۱۹۰	سلمہ آخری فوجی مہم
۲۱۴	حضرت زینب بنت جحش رحمہ	۱۹۱	رحلت کے آثار
۲۱۶	حضرت جویریہ رحمہ	۱۹۲	مرضِ وفات
۲۱۸	حضرت ام حبیبہ رحمہ	۱۹۵	وائعہ قرطاس
۲۲۰	حضرت صفیہ رحمہ	۱۹۸	مادہٴ وفات
۲۲۱	حضرت یمونہ رحمہ	۲۰۰	تجہیز و تکفین
۲۲۲	امہات المؤمنین رحمہن	۲۰۲	واقعات متفرقہ سلمہ
	ایک طائرانہ نظر	۲۰۳	ازدواجِ مطہرات
۲۲۳	کنیزیں	۲۰۶	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رحمہ
۲۲۵	اولادِ کرام	۲۰۸	حضرت سودہ رحمہ
۲۲۵	ماہجنزادے	۲۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ
۲۲۷	ماہجنزادیاں	۲۱۰	حضرت حفصہ رحمہ

ناشر

ادارۃ القرائن والعلم الاسلامی

۶۲۷- دی کاردن ایسٹ کراچی پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تم جہاں بھی ہو موت تمہیں پکڑ لے گی چاہے تم مضبوط قلعوں میں چلے جاؤ۔ (سورۃ النساء: آیت: ۷۸)

آپ معاشرے کے جس طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں
آپ سے ایک سوال؟

کیا آپ موت کیلئے تیار ہیں؟

محترم جناب شہار احمد خان فتنی

خلیفہ عجاز حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی

پیش لفظ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۲۳۷/د گارڈن ایٹ بسیلہ کراچی

فون: 7216488 فیکس: 7223688

اسلام آباد آفس: اسٹریٹ نمبر 3 نزد الشفاء ہسپتال H-8/1 اسلام آباد

E-Mail: quran@digicom.net.pk

وَلَا تَبْجُنَ تَبْرِجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
قدیم زمانہ جاہلیت کی طرح
باہر نکل کر کُحس و جمال کی نمائش کرتی نہ پھرو۔

پر دہ شرعی کی جہل حدیث

مؤلف: حضرت مولانا نور احمد صاحب مدظلہ

بانی ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

مقدمہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
تعارف: حضرت مولانا سید سلیمان ندوی صاحب

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ
۴۳۷ ڈی۔ گارفین ایسٹ نزد نیبلہ چوک کراچی ۷۵ (فون ۷۶۱۳۸۸۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور چوں کے ساتھ رہو (بیان القرآن)

اہل سلوک پر اچھی بری

صحبت کے اثرات

اہل سلوک کے لئے ایک بیش بہا کتاب جس میں ہم جنس (صحبت صالحہ) کی ضرورت اور ناجنس کی مضرت و نقصانات، خلوت کی برکات اور عملِ انجذاب و سرایت کی تاثیر ایک مقرب بارگاہِ اہل کی زبان سے صفحہ قرطاس پر منتقل کی گئی ہیں

تألیف

شیخ طریقت حضرت سید رضی الدین احمد صاحب فخری مدظلہ

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳ ڈی کارڈن ایسٹ نزد سید چوک کراچی

اکابرین کے پاکیزہ لطائف

اکابرین کے مزاحیہ واقعات، ظریف الطبع لوگوں کی مزاحیہ باتیں اور لطائف و ظرائف کا ایک ایسا بیٹس بہا مجموعہ جو دل و دماغ کو فرحت و تازگی بخشتا ہے جو کثرت مطالعہ سے تھکنے والوں کیلئے سامان فرحت، اور مغموم لوگوں کے لئے باعث راحت ہے۔

تالیف

مفتی محمد عبدالغنی صاحب مدظلہم

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳۷/د مارڈن ایسٹ سید کراچی فون: 7216488 ٹیکس: 7223688

طشتِ جواہر

حکمت و معرفت کے موتیوں سے بھری ہوئی ایک قابل مطالعہ کتاب

تالیف

محترم جناب نثار احمد خان فتحی
بھار حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تاثرات

ڈاکٹر پروفیسر ابوالخیر کشفی

ناشر

ادارۃ القرآن

D/۴۳- گارڈن ایسٹ، سبیلہ کراچی

فون: 7216488 فیکس: 7223688

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات،
شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعتیہ لوگوں پر اللہ کی گرفت
کے بارے میں مابعد الموت و نما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ و اضافات

مفتی محمد عبدالغنی

تألیف

امام ابوبکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

نبیوں کی سچی کہانیاں

حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف قصص القرآن سے استفادہ کرتے ہوئے اس کتاب کی زبان کو مزید آسان کر کے مؤلف نے بچوں کے لئے قصص الانبیاء اس طرح مرتب کر دیئے ہیں جیسے ایک مشفق استاد بچوں سے گفتگو کر رہا ہو ضرورت اس بات کی ہے کہ روزانہ رات کو بچوں کو فضول کہانیاں سنانے کے بجائے اس کتاب میں سے ایک کہانی سنا دی جائے۔

تالیف

حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۳۳۷- ڈی گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی

فون: 7216488 فیکس/فون: 7223688

برانچ آفس ☆ اردو بازار کراچی فون: ۲۶۲۹۱۵۷

برانچ آفس ☆ H-8/1 اسٹریٹ نمبر 3 اسلام آباد فون: ۳۳۳۳۳۸۸

E-Mail: quran@digicom.net.pk

امت محمدیہ کے گناہگاروں پر دنیا میں نزول عذاب کے

عبرت انگیز واقعات

توہین خدا کا انجام، توہین رسالت پر عبرت ناک دنیوی عذاب، صحابہ کرام کو گالیاں دینے والوں کا کتے خنزیر کی شکل میں مسخ ہونا، ترک جمعہ پر زمین میں دھنس جانا وغیرہ جیسے عبرت ناک واقعات پر مشتمل بے مثال کتاب

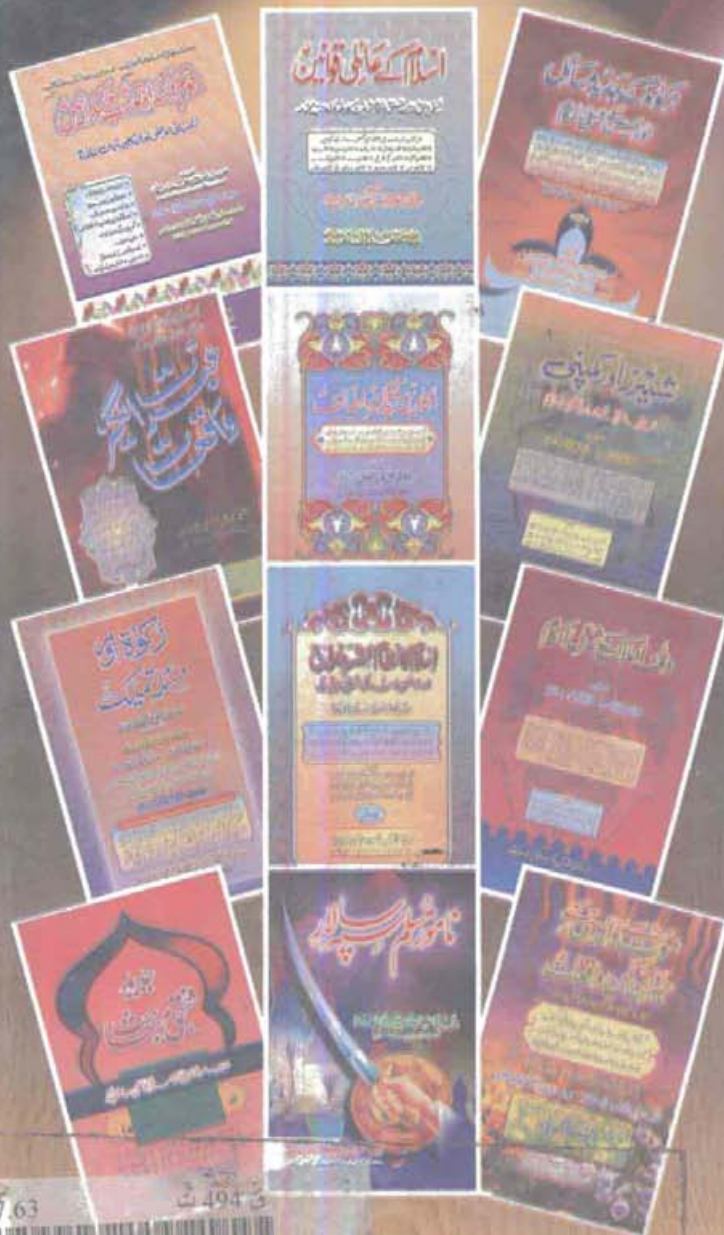
تالیف

مفتی محمد عبدالغنی مدظلہم العالی

www.KitaboSunnat.com

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۳۳۷۔ ڈی گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی فون: 7216488 فیکس/فون: 723688



297.63

494



* 2 3 3 8 0 - E U - 6 4 *

ادارة القرآن

بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران	بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران	بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران
بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران	بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران	بازار اسلامی کتب کی فروش و اشاعت کامران

IDARATUL QURAN- 437/D Garden East Lashels

Karachi Pakistan Ph: 7216488 Fax: 7223688